بہارِ خلد

ترجمہ

شمائلِ ترمذی

سیّد کفایت علی کافی

مرادآبادی علیہ الرحمۃ

نعیمی کتب خانہ

ہزار شکر خداوند ذوالجلال کریم
و نعت سید ابرار و عترت و اصحاب
کہ ترمذی کے شمائل اب اردو میں
جو شرح نظم میں کافی نے کی بہر ثواب

بہار خلد

ترجمہ

شمائل ترمذی

بہار خلد رکھا نام تا کہ اہل جنان
پکاریں خلد میں طوبیٰ لہ و حسن مآب
ہزار و سہ صد و شصت ایک سن ہجری کی
چھپی مطبع نگیں میں خوشنما و خوش آب
دوبارہ تیرہ سو چون میں اہل سنت کے
پریس قی سی یونس نے جاری کی کتاب

قصیدہ فہرست ابواب کتاب بہا بہ خلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمبر صفحہ				تعداد احادیث
	تعالیٰ شانہ کا وصف کب لکھنے میں آتا ہے	کہ شکل یہاں ہیبت سے خامہ تھرتھراتا ہے	ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجاتا	
	کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کاکی اٹھاتا ہے	سبب ابن نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے	کہ عالم کا کفیل کار کیا اب لاتا ہے	
۲	بیاں اسکو سنو اے عاشقان صورت احمد	باب خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے	۱۴
۹	مناسب ہے بیاں سنکر اے نقش نگیں تجھ	باب خاتم النبوۃ	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا آتا ہے	۸
۱۳	یہ کیسے شوق گیسوئے نبی کاکی کو دیوانہ	باب شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ ہر دم وجد کے عالم میں پیچ و تاب کھاتا ہے	۸
۱۴	طریقہ آپکا تھا جس طرح کنگھے کے کرنیں	باب ترجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حدیثیں بندہ اس باب میں پانچ ہی لاتا ہے	۵
۱۵	بیان شانہ و دندان ہو تو ہو چکا کافی	باب شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	اب آگے آپکی پیری کا بیاں کورا آتا ہے	۸
۱۷	ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامین خضاب نبی کو	باب خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تو اب کاکی قلم بھی شاخ مہندی بن جاتا ہے	۴
۱۸	ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمہ	باب کحل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تو اب ہمکو بھلا کحل الجواہر کب خوش آتا ہے	۵
۲۰	کہوں کیا جند اعلام لباس مصطفائی کا	باب لباس النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن کو تار کرتا ہے	۱۴
۲۲	خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے	باب عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	فقیروں میں ہمکو صابر و شاکر بناتا ہے	۲
۲۴	بیان موزہ یا ذکر نعلین مبارک ہو	باب خف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	غرض ہم خاکساروں کو یہی چرچا خوش آتا ہے	۱۲
۲۷	بیان خاتم و ذکر تختم کو بھلم لکھے	باب خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دل مشتاق یہ تقریب ہمکو سمجھاتا ہے	۸
۲۸		باب تختم النبی صلی اللہ علیہ وسلم		؍
۳۰	بہنگام بیان وصف سیف سرور عالم	باب سیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دم تیغ زباں کیا کیا نئے جوہر دکھاتا ہے	۴
۳۱	زرہ کے وصف میں تھا مختصر باب اسلئے کاکی	باب درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے	۲
۳۲		باب مغفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم		؍
	بیجا ل وصف دستار جناب سرور عالم	باب عمامۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دل مشتاق کیا کیا حسن تو بیچ کھاتا ہے	۵
۳۳	ازار لنگی و تہبند نام ثوب واحد ہے	باب ازار النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جسکی کیفیت میں بھاتا باب آتا ہے	۴

صفحات				
۳۹	نہ دیکھا آواں آنکھوں نے رفتار مبارک کو	باب مشیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہی ڈر ہے کہ ہمکو حسرت و افسوس آتا ہے	۳
۴۵	تقنع میں ہوا وارد جو یہ باب جداگانہ	باب تقنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہاں لیکن یہی یک روایت راوی لاتا ہے	۱
۴۶	یہ فیض صفا جلاش لولاک کا ہے	باب جلسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جو تیری نظم کو اور رنگ شہرت پہ چڑھاتا ہے	۳
۴۷	جناب تکیہ گاہ بیکساں کا بالش و تکیہ	باب تکاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہمیں جب یاد آتا ہے تو دل لوٹا ہی جاتا ہے	۴
۴۸	ہوئی مذکور یہاں تک تکیہ و بالش کی کیفیت	باب اتکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنو تکیہ لگانیکا اب آگے ذکر آتا ہے	۲
۴۹	بیان اکل و صفت نان و ذکر نانخورش کا فی	باب اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب سرور کونین کا ہمکو ستاتا ہے	۴
۴۰		باب خبز النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۸
۴۲		باب ادام النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۴۹
۵۰	وضو ہر نام فعل خاص کا لیکن بہت ہوتا ہے	باب وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہیں یہ ہاتھ دھونے میں بھی استعمال آتا ہے	۲
۵	جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے	باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہا کرتے تھے جو کچھ ذکر اب لکھنے میں آتا ہے	۷
۵۲	قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت	باب قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنو اے تشنگان شوق کیا لذت سناتا ہے	۲
۵۳	شرف کیونکر نہ آس میوہ کو ہو خرما جنت	باب فاکہۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	لب لعل مبارک تک جو مقسوم لاتا ہے	۵
۵۴	بذکر وصف آب سرد آشامیدن حضرت	باب شراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مذاق جان کو کیا لطف و کیفیت دکھاتا ہے	۲
۵۵		باب شرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۸
	صبا کے عطر کی خبر لائی ہر گلشن میں	باب تعطر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	گلاب کیوں نہ آب آب خجالت میں نہاتا ہے	۶
	کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے	باب کیف کان کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جہل و کفر کے مردوں کو وہ اب تک جلاتا ہے	۳
	لب خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے	باب ضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جو گنج قفس میں ہم اسیروں کو ہنساتا ہے	۷
	مزاح و طیب جو کچھ فرماتے تھے یاروں سے	باب مزاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہنسانے تھے جنھیں ہمکو غم ہجراں رلاتا ہے	۶
	بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی	باب کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشعر	بیان وہ حال بھی کافی ہو زیبی سناتا ہے	۹
	جناب شاہ رحمت کو رہا افسانہ جو باہم	باب کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السمر	کیا کرتے تھے اب احوال لکھنے میں آتا ہے	۲
	بیان خواب لطف شغل ذکر استراحت میں	باب نوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب سید ابرار کی یہ باب آتا ہے	۶

۷۴	کیے طاعت اٹھائے نہ خیال راحت جانکی	باب عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ کا جو حوصلہ سختی اٹھاتا ہے	۲۰
۸۱	نماز چاشت کے احکام کو باب ہو اول سے	باب صلوٰۃ الضحیٰ	لکھوں باہم ملا کر دل ابھی رغبت آتا ہے	۸
۸۳	رہا جو کچھ رویہ آپکا صوم و نوافل میں	باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بتفصیل اسے بیاں بیان نبی اسکو بتاتا ہے	۱۵
۸۷	قرأت کے بیاں میں ایجگہ حافظ ابو عیسیٰ	باب قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بتصحیح بیاں کیا حدیثیں اب سناتا ہے	۸
۸۸	ہوا ثابت بکانے سے نبی کا نرم سینہ بھی	باب بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ رونا آپکا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے	۶
۹۱	بیان بستر و فرش جناب سرور عالم	باب فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بھلانے سے نہ ہمکو خواب غفلت سے جگاتا ہے	۲
۹۲	بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو	باب تواضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ بھائی خاکساری میں عاجزی سر کو جھکاتا ہے	۱۲
۹۸	جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب	باب خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بیان عظمت اخلاق حسن خلق آتا ہے	۱۴
۱۰۴	حیا و شرم سنکر افتخار آفرینش کی	باب حیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حیا سے دل عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے	۲
″	ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا	باب حجامۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے	۶
۱۰۵	درود و رحمتیں صلوات اب پڑھنا مناسب ہے	باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اسمائے مبارک کا شمار و وصف آتا ہے	۲
۱۰۶	بیاد عیش خیر المرسلیں بکائے مسکیں	باب عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہوس عیش فنا کی بانی خاطر مٹاتا ہے	۸
۱۱۱	سنیں عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی	باب سن النبی صلی اللہ علیہ وسلم	باضافۂ روایات بیاں راوی سناتا ہے	۴
۱۱۲	قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم	باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جسکا یاد کرنا آج تک ہمکو رلاتا ہے	۱۴
۱۱۹	رسول اللہ کی میراث عین کر کے نیا ہے	باب میراث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مجھکو یہ چرچا حب دنیا کو چھڑاتا ہے	۷
۱۲۱	مدد کرتا ہے جسکی طالع بیدار کافی	باب رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار پاتا ہے	۸

از شیخ عبد الرحمٰن حسن

جمع الشمائل ترمذی احسن بصدق مقالہ	کتاب بحری بوجود محمد بفعالہ	فی طبعہ مصرف ہم الاحسن بسوالہ
متمسکا بذیل عز حسنہ بجمیع خصالہ	قطع المبادی باسرہ قد انتفی محالہ	تاریخہ فی ساعۃ بلغ العلی بکمالہ

۱۲۹۶

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب خاص و عام	شد از حسن عادات خیر الوریٰ	ز سجاد تاریخ طبعش بخواں	بیان صفات حبیب خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے | کہ مشکل بیدیان وحشت سے خامہ تھرتھراتا ہے
ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجانا | کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کا فی اٹھاتا ہے

دکھا دے مجھکو اے خلاق معبود | نبی کے واسطے اب راہ مقصود
بیان ثانی و کافی عطا کر | ثناخوان جناب مصطفیٰ کر
الٰہی آپ کی الطاف بیحد | بیاں کب ہوں کروں گر لاکھوں کد
فقط میں کیا اگر افراد عالم | قلم اشجار سے لیکر ہوں باہم
سمندر کی بنا دیں گر سیاہی | بیاں ہوں پر نہ الطاف الٰہی
ہر اک احسان اسکا بے بدل ہے (وحی چھپان) | ہر اک انعام فیض لم یزل ہے (درخشان)
ہر اک بندہ رہین فضل باری | کسے طاقت کرے (مہربانی خدا) نعمت شماری
ہے یکساں یوں تو گو مخلوق عالم | ولیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم
وہ رحمت کیا وجود مصطفیٰ ہے | نمود ذات فخر انبیا ہے
سزا وار خطاب پاک لولاک | ہوا جنکے قدم سے فخر افلاک
مجھے شیریں زبانی دے الٰہی | کہ ہوں مصروف نعت مصطفائی
ملاحت شعر میں میں چاہتا ہوں | ملیحان عرب کا خاک پا ہوں
فصاحت ہو سخن میں یہ دعا ہے | فصیحان عرب سے ملتجا ہے
ملے میرے سخن کو فیض ارشاد | بحق احمد (جسنان) اولاد امجاد (بزرگ)

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے | کہ عالم کا کفیل کار (یعنی خدا) کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سیر اخبار | سنو اب بندہ کالی کی گفتار
کہ تھی مدت سے مجھکو یہ تمنا | یہی تھا روز و شب مقصود اپنا
کہ سیکھے نظم اخلاق نبی کو | احادیث کتاب ترمذی کو
نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے | محبوں کے لیئے آرام جاں ہے
زباں ہند میں اسکو سناؤں | رلاؤں عاشقوں کو اور ہنساؤں
رہی ہر چند دل میں حسرت | نہ پائی آہ پر اتنی فراغت

عدیم الفرصتی سے ہو کے ناچار
کیا جو مشورہ میں عقل کو یار

فراغت کا اگر طالب رہیگا
نہ پائیگا کبھی مقصود دل کا

نظر آتا ہے گو یہ کام دشوار
مگر اس راہ میں اللہ ہے یار

یہ طرز نظم ہے میں نے اٹھایا
کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا

کلام مختصر مرغوب پایا
احادیث مکرر کو نہ لایا

نہ آئے راویوں کے نام بھی یاں
فقط باقی رہا یہ کام اس میں

کدھر بہکا کہاں کافی گیا تو
ہو محتاج انصاف سخن گو

کہ یہاں تعریف تحسین ادنیٰ ہے اصل
سراسر اس جگہ نیت کو ہے دخل

کہ ہے جو إنما الأعمال کی بات
عمل کو ربط ہے نیات کیساتھ

ہمیں اخلاص نیت دے الٰہی
کہ تا روز قیامت ہو رہائی

خرد نے یہ سنایا گوش جاں میں
فراغت غیر ممکن ہے جہاں میں

غرض اب میں بنام حی قیوم
کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم

اگر تائید پر ہے فضل باری
بزودی ہوگی حل مشکل ہماری

کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے

نہایت میں نے کی تشویش و دقت
سمائی پر نہ تا اسناد روایت

نہیں جائے تعرض اہل انصاف
یہ امر غیر ممکن ہے عیاں صاف

تجھے مطلب ہے ذکر جان جاں سے
تجھے کیا کام تحسین جہاں سے

کہ فرمایا محمد مصطفیٰ نے
رسول مجتبیٰ خیر الوریٰ نے

مدار کار دنیا ہے بہ نیت
مدار کار عقبیٰ ہے بہ نیت

الٰہی واسطے خیر الوریٰ کے
ریا و شرک سے ہمکو بچالے

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

بدل اس کو سنو اے عاشقان صورت احمد
سراپا سید کونین کا کافی سنانا ہے

روایت کی ہے یہ راوی انس نے
نبی کے یار و ہمدم ہمنفس نے

میانہ وہ قد خیر الوریٰ تھا
درازی اور پستی سے جدا تھا

صباحت اور ملاحت دونوں پیدا
میانہ رنگ مثل قد و بالا

غرض وہ موئے اطہر آپکی تھی
نہ از راستی جولیدگی سی

کہ تھے حضرت نہ قد آور نہایت
نہ تھے کوتاہ بھی ختم نبوت

نہ بے غایت سپیدی رنگ میں تھی
ملیح محض بھی رنگت نہ آپکی

وہ فرق پاک پر موی معنبر
نہ جولیدہ نہ سیدھی تھی سراسر

ہوئے چالیس سال جبکہ حضرت
عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت

ف اس باب میں شکل و شمائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس میں چودہ حدیثیں ہیں ۱۲

ف٣ از جولیدن بروزن و معنی ولیدن کہ از ہم رفتن و پریشان شدن باشد ۱۲ ب

مقیم مکہ تھے پھر دس برس تک	برس دس پھر مدینہ میں تھے بیشک سپیدی موے ریش و سر میں گو تھی	ہوئی دنیا سے جو رحلت نبی کی ولیکن بیس بالوں تک نہ پہنچی	تو عمر پاک پوری ساٹھ کی تھی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّاُ

روایت دوسری بھی جو انس کی بھرا تھا جسم والا خوبیوں سے بیاں کیا کیجیے بالوں کا عالم	کہ خادم وہ رسول اللہ کے تھے جمال و حسن کی محبوبیوں سے بجز لیدہ فقط نہ راست باہم قدم پڑتا تھا آگے وقت رفتار	کہ تھے حضرت میانہ قد و بالا سمائی تھی یہ طرز اعتدالی اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا دلاور کی طرح قوت سے ہر پا	درازی اور پستی سے مبرا نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی دمک سرخی کی تھی اسمیں ہویدا

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

براء ابن عازب یار حضرت میانہ قد مگر اس طرح کا تھا کہوں کیا جعد بالوں کا عالم نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر تو اسکی کیجیے ظاہر حقیقت	بیاں اسطرح کرتے ہیں روایت کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا پڑی تھی کان کی لو تک اُسکے جہاں میں اس سے حسن اور خوشتر کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت کہ تھے اسمیں خطوط سرخ اکثر	کہ تھے سردار عالم مرد والا بیاں شانوں کی خوبی کیجیے کیا لباس سرخ جبکہ زیب تن تھا ہوئی مذکور یا جب سرخ پوشاک لکھی ہے شارح مشکوۃ یہ بات نہ تھا لیکن تمامی سرخ وہ تھا	میانہ آپکا تھا قد و بالا فراخی دوش سے تا دوش پیدا کوئی ایسا حسین میں نے نہ دیکھا کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک کہ وہ حلہ تو تھا اسطرح کے رنگ

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

روایت دوسری سنئے مناسب کہ میں نے کوئی ذی لمہ نہ دیکھا جن کے بال کندھوں تک ہوں وہ بکھرے بال فرق پاک پر تھے	کہ راوی اسکے بھی ہیں ابن عازب لباس سرخ میں زیبندہ ایسا کہ کندھوں تک وہ لٹکے آ رہے تھے قد والا کا تھا انداز ایسا	براء کا دیکھئے انداز گفتار کہ جیسا حسن تھا خیر الوریٰ کا بہت تھی وسعت میان دوش پیدا درازی اور پستی تھی نہ اصلا	کہ طرز عشق ہے جس سے ہویدا رسول اللہ محبوب خدا کا کہ تھی ہم سنگی ان میں ہویدا

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ

وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّاسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی امام اولیا نے	علی مرتضیٰ شیر خدا نے	کہ ایسی تو نہ تھی ختم رسالت	کہ ہو قد مبارک میں طوالت
غرض یوں تھا عیاں شان نبی سے	منزہ ہیں درازی کوتہی سے	کف دست مبارک تھی کشادہ	بسطر وصاف قوت میں زیادہ
قدم میں آپ کے زیبا سطبری	سر عالی باندازِ بزرگی	ہر اک پیوند عضو و استخواں کا	بعنوان بزرگی خوب زیبا
خط باریک تھا سینہ سے تا ناف	کھنچی موئے مبارک سے بہت صاف	پیادہ جبکہ چلتے تھے زمیں پر	قدم آگے جھکو پڑتے تھے بڑھکر
یہ صورت چال کی انکی عیاں تھی	بلندی سے ہے گویا میل پستی	جمال حسن میں کوئی طرحدار	نہ دیکھا میں نے انسے آگے زنہار
کہوں کیا بعد بھی انکے نہ دیکھا	جہاں میں آپ کی مانند رعنا	یہاں اب ذکر حسن بے بدل ہے	یہاں کب عاشقوں کی جی کو کل ہے

ذرا او کافیؔ آشفتہ احوال — غزل کوئی سنا دے ہمکو فی الحال

غزل

بہار خلد ہے روئے محمد	شمیم جانفزا روئے محمد	بہی سرو ریاض بے مثالی	قد رعنائی دلجوئے محمد
نہ دیکھا ہو زمیں پر جسنے فردوس	وہ آکر دیکھ لے کوئی محمد	کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا	عدیم المثل ہے خوئے محمد
یہیں ہے وہ جگہ محراب طاعت	جہاں ہے ذکر ابروئے محمد	دل وحشی ہے زنجیریں تڑاتا	بشوق یاد گیسوئے محمد
	بس اب کافیؔ نہ آگے جا نہ آگا	کہاں تو اور کہاں روئے محمد	

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ فرماتے علی مرتضےٰ ہیں	کہ وصاف جناب مصطفےٰ ہیں	کہ تھا جو نہ طول قد اقدس	نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ از بس
میانہ قد سے تھے مخدوم عالم	سبھی قوم و قبائل سے معظم	میانہ قد مگر اسطرح کا تھا	کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا

فقط سیدھے نہ پُرخم بال انکے	خمی و راستی کے درمیاں تھے	تنِ عالی نہ فربہ تھا سراسر	بُرج النور نہ تھا مطلق بدن
کچھ اک تدویر تھی لیکن نمایاں	بڑے مقتدائے دین و ایماں	وہ پُرانوار تھی حضرت کی رنگت	سپیدی تھی نہ جسمیں بے نہایت
دمکتی تھی بہم سرخی سپیدی	چمکتا تھا یہ کچھ نورِ تجلی	سیہ چشمی کا عالم چشم بد دور	درازی غرہ کی نور علیٰ نور
بخوبی و بنوررنگی بس کہ دلبند	تمامی مرفق و شانہ کے پیوند	نہ اکثر بال تھی حضرت کے تن پر	نہ بے موئی کا عالم سب بدن پر
کہیں مو اور کہیں اندام تھا صاف	کھنچا تھا خط مو سینہ سے تا ناف	کفِ دست و کفِ پا بھی میں	بزرگی تھی مناسب فربہی میں
کہا ہے اسیوں شارح نے اچھا	بزرگی انگلیوں میں تھی ہویدا	خرام ایسا جنابِ پاک کا تھا	کہ جس سے طرز جولانی تھا پیدا
قدم برکندہ تھے حضرت اٹھاتے	زمیں پست کو گویا تھے جاتے	اٹھاتے تھے جدھر کو چشم عالی	نظر کرتے تھے حضرت لاابالی
نظر میں نور حیا کی عیاں تھا	نہ وہاں ذرہ دریدہ کا گماں تھا	میانِ دوش تھی مہر نبوت	رسول اللہ تھے ختم رسالت
عطا و جود میں تھی اجود الناس	نہ کرتے تھے کبھی دینے میں وسواس	لب و لہجہ مزین راستی سے	بجا ہے یعنی صادق انکو کہیے
ملائم خو نہایت نرم گفتار	بفرط کرمت یاروں کے غمخوار	انھیں جو دیکھتا ناگاہ انسان	جلال شان سے ہوتا ہراساں
اگر ہوتا تھا واقف حسن خو کی	تو رکھتا دوست انکو ہر کسی	جمال و حسن کا عالم کہوں کیا	کہے تھا مدح خوان خیر الوریٰ کا
کہ کیا حسن جناب مصطفیٰ تھا	کہ ان جیسا کوئی پہلے نہ دیکھا	نظیر حسن احمد کوئی خوش رو	نظر آیا نہ اس سے قبل مجھ کو
پس و بیدار حضرت بھی جہاں میں	نہ دیکھا کوئی گل اس گلستاں میں	نزولِ رحمت و صلِ الٰہی	بروئے پاک و حسن مصطفائی

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ تَعَالٰی هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنِينِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضَ الصَّدْرِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ

رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ قَلْعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفا نے | حسن سبط رسول مجتبا نے | کہ ہند ابن ابی ہالہ مرا خال | رسول اللہ کا تھا واصف احوال
کہا میں نے سوال اس باخبر سے | خبر دے حلیۂ خیر البشر سے | کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا بے حد | بیاں کر کچھ تو حال جد امجد
غرض میری یہ تھی سن کر وہ احوال | کروں جمع ہو سکے اسناد اعمال | کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اس دم | رسول اللہ تھے فخیم مفخم
نگاہوں میں وہ یعنی خوش نظر تھے | دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے | تجلی روئے انور پر درخشاں | کہ جیسے چودویں کا چاند تاباں
میانہ کب قد خیر الوریٰ تھا | میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا | اگر کوتاہ کہئے تھا نہ کوتاہ | غرض یہاں کیفیت نے گم کیا راہ
قد و بالا کا تھا انکے یہ عالم | میانہ سے دراز اطول سے کچھ کم | بزرگی تھی سر عالی میں پیدا | نہایت حسن موزونی ہویدا
خم و پیچ عیاں بالوں میں کم تھی | کچھ اک جو پیدگی لیکن بہم تھی | بکھرتے تھے جو فرق پاک پہ بال | وہ فرق انکو کر دیتے تھے فی الحال
اگر از خود نہ بال انکے بکھرتے | تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے | بحال وفرہ سر کے بال انکے | گزرتے نرمۂ گوش سے تھے
درخشانی کا عالم رنگ میں تھا | کشادہ تھی جبین عالم آرا | مقوس دونوں ابروئے مقدس | مقدس دونوں ابرو تھے مقدس
باندازِ مناسب طاق ابرو | نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو | عجب خمدار و باریک مطول | بخوبی طاق تھا ثانی و اول
میان ابروان اک رگ نمایاں | بوقت غصہ ہو جاتے درخشاں | کہوں کیا خندہ بینی کا عالم | کہ تھے نور و نئے شعلے جس کے توام
معلے بینی خیر البشر تھی | باندازِ بلندی جلوہ گر تھی | جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا | بلندی کا گماں ہوتا تھا پیدا
حقیقت میں بلندی تھی نہ چنداں | مگر تھی وہ شعاع روئے رخشاں | خط رخسار کا عالم کہوں کیا | محاسن میں بہت انبوہ پیدا
ملائم آپکے رخسار دونوں | بھلا تشبیہ دوں میں کس سے انکو | بزیبائے کشادہ وہ دہن تھا | کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا
کہوں دانتوں کا کیا وہ حسن سادہ | سپید و صاف آپس میں کشادہ | دقیق المسربہ یعنی خط مو | کھنچا سینہ سے تھا تا ناف گلبو
بوصف گردن شایان معراج | کہا راوی نے مثل صورت عاج | مصفا یعنی وہ گردن تھی ایسی | بشکل نقرہ بانورِ ضیا تھی
کہوں کیا عضو عضو انکے بدن کا | بوضع خوب و مناسب اور زیبا | بخوبی تھے تناور بہر عالم | تمامی عضو تن مربوط باہم
شکم سینہ صفائی میں برابر | مگر سینہ عریض و پہن خوشتر | فراخی دونوں شانوں میں عیاں تھی | سراسر استخواں میں تھی بزرگی
بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا | درخشندہ وہ نور پاک سے تھا | یہ کس کے حسن کا چرچا ہوا ہے | دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے

سنی تعریف کس نور بدن کی	کہ ہے آمد بہار جو انہیں کی	دل مشتاق نے پایا ہانا	غزل پڑھتا ہے طرز عاشقانہ

غزل عاشقانہ

بدن تھا آپکا کان تجلی	عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی	تصور کس کی صورت کا بندھا ہے	کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کی نور جبیں کو	بجا ہے گر کہیں جان تجلی	رُخ پُر نور پر بالوں کا عالم	بہار سلستان تجلی
بر و دوش و سر و دست مبارک	ستون نور از کان تجلی	قد عالی بحسن اعتدالی	سہی سرو گلستان تجلی
نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم	دُرِ دنداں کا لمعان تجلی	نکلنے سے ہوا پسینے کے ثابت	کمر تھی برق جولان تجلی
	نہ دیکھا آہ دیدار مبارک	رہا کافی کو ارمان تجلی	

بس ابکہ لگی ذرا تو ہوش میں آئی	کہ ہے ختم روایت کا ارادا	گلوئے پاک سینہ تا ناف والا	خطا مو تھا کھنچا باریک زیبا
سوا اسکے شکم سینہ سراسر	معرا مو سے تھا صافی برابر	کلائی دونوں شانے اور بازو	مزین تھی بزیب کثرت مو
وہ انکی صدر عالی کی بلندی	خط موسی کی تھی ارجمندی	طویل اندر دو نو دست والا	کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی اس کف پا میں عیاں تھی	نمایاں دونوں قدموں میں بزرگی	کشیدہ تھیں وہ انگشتان والا	لقب ہے سائل الاطراف جنکا
کہایا شائل الاطراف کاتی	کہ حامل انگلیوں کو تھی بزرگی	یہاں جو سائل شائل کو لایا	ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا
کف پا میں سمائی تھی یہ خوبی	کہ رہتی تھی زمین پر سے ذرا اونچی	ہوا وارد بوصف پائے اقدس	کہ تھی پائے مبارک نرم و املس
جدا رہتے زمین سے یوں کف پا	کہ پانی اسکے نیچے سے گزرتا	زمین پر جب خراماں آپ چلتے	قدم کو اپنے برکندہ اٹھاتے
انھیں ہوتا خیال میل نشیب	بتیزی راہ جاتے سرور دین	ہوا یہ حال وارد باخبار	کہ جسدم آپ چلتے تند رفتار
تو اُسدم تھے عیاں یہ صاف معنی	بلندی سے ہے گویا میل پستی	انھیں جب دیکھنا منظور ہوتا	نظر کرتے تھے حضرت نیچے جانب
بہت رہتے تھی آنکھوں کو جھکائے	نظر یعنی سوئے باطن لگائے	زمین اکثر مشرف تھی نظر سے	فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سے
تامل سوچ تھا گیا ہے نظر میں	لحاظ انکے سمایا تھا بصر میں	بیاں کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ ہوتے آپکے اصحاب جب سات
تو یہ ارشاد فرماتے تھے حضرت	چلو تم مجھ سے آگے کر کے سبقت	عجب اخلاق تھی خیر الورا کے	کہ ہوں مخدوم پیچھے خادم آگے
سنو یہ اور عادت مصطفیٰ کی	کہ ہوتا جو کوئی ان سے ملاقی	جناب پاک کرتے اسکو جو ملتا	بتقدیم سلام دین اسلام

حم عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ

بیان جابر نے کی تشریح بہت	ہمیں یہ ذکر ہے رحمت کی آیت	ضلیع الفم کہا خیر الورا کے	بزرگی تھی دہن میں یعنی انکے
ہوا مذکور لفظ اشکل العین	بوصف چشم پاک جد حسنین	کہ آنکھ انکی بزیبائے کلاں تھی	سپیدی میں کچھ اک سرخی عیاں تھی

بیان ہوتا نہیں خوبی کا عالم	سپیدی اور وہ سرخی کا عالم	سبک کم گوشت ایڑی آپکی تھی	یہی تعریف منہوس العقب کی

ح ۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَ
عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

روایت دوسری جابر کی ہے	کہ شیدا قومکا دل تڑپاتی ہے	کہ دیکھا میں نے جو خیر البشر کو	شب مہتاب میں شکل قمر کو
پہنا تھا حلہ حمرا بدن میں	لباس سرخ تھا زیبندہ تن میں	مری کچھ اس گھڑی مضطر نظر تھی	کبھی اُنپر کبھی سوئے قمر تھی
بتحقیق سخن نزدیک میرے	رسول اللہ احسن تھے قمر سے	کیا یہاں شوق ذوقانی تقاضا	کہ لکھوں وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے	منہ تو دیکھو کہ ترے منہ کے مقابل ہووے	ماہ کیا سامنے گر آپکے آوے خورشید	دعویٰ نور سے خجلت سے اُسے حاصل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر	آپکے آگے ٹھہرنا اُسے مشکل ہووے	شان اجلال یہ آجائیں اگر وہ رخسار	اسکو طاقت ہے کہ ہو وقت مقابل ہووے
یہاں خوش آیا نہیں جز ذکر گل عارض کے	نغمہ حور ہو یا صوت عنادل ہووے	ملک دنیا کو تو کیا خاک میں لیکر ڈالے	جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے
آہ برباد نہ یوں جائے مرا نالۂ آہ	آہ کیسا اگر جذبہ کامل ہووے	اب تو لے ڈوبے دل حسرت زدہ گھبرا	یا الٰہی شب فرقت کہیں زائل ہووے
لائیں گر آپکی تصویر نکیر و منکر	کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے	ہے تمنا یہی ذرات کہ روز محشر	دست کافی میں ترا پایۂ محمل ہووے

ح ۱۰ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحٰق ہے اک مرد راوی	روایت کرنے کی ہے اسطرح کی	کہ اصحابوں میں سے جو ابن عازب	کوئی اُس سے ہوا آکر مخاطب
کہ یعنی تم جو یار مصطفا ہو	خبردار جمال با صفا ہو	بتاؤ کیفیت روئے نبی کی	کرو تعریف شکل احمدی کی
کہ روئے پاک محبوب خدا کا	بشکل سیف کہیے فی المثل تھا	کہا اس نے نہ تھا چہرہ وہ ایسا	وہ روئے پاک بل مثل قمر تھا

ح ۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

روایت بوہریرہ نے بیاں کی	زباں صف نبی میں درفشاں کی	کہ یعنی آپ تھے ابیض باندام	سپید و صاف گویا نقرۂ خام
	کچھ اک موئے مبارک میں شکن تھی	ہویدہ تھی ادا ژولیدگی کی	

ح ۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا
اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ

شبہا صاحبکم یعنی نفسہ ورایت جبریل فاذا اقرب من رایت بہ شبہا دحیۃ۔

وہ جابر ابن عبداللہ انصار	بیاں اسطرح سے کرتے ہیں گفتا	کہ فرمایا امام مرسلاں نے	کہا ہے سرور کون و مکاں نے
کہ دکھلائے گئے مجھ کو نبی سب	کلیم اللہ پر آئے نظر جب	انھیں ناگاہ ایسا صحیح ہیں پایا	شنوئہ کے تھے اشخاص گویا
پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا	شبیہ عروہ بن مسعود پایا	خلیل اللہ ابراہیم فی النفوس	نظر یوں آئے گر اب کیجئے غور
تو انکی مثل ہو صاحب تمہارا	کیا اپنی جانب کو اشارہ	کہ یعنی میں ہوا دنیا میں پیدا	خلیل اللہ کی صورت ہو ہویدا
نظر کی اور جو روح الامیں پر	لگے ناگاہ دیکھا پیش منظر	تو اسکی شکل کی تشبیہ پایاں	ہے شکل دحیہ کلبی نمایاں

۱۳ ح عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل یقول رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد راٰہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض ملیحا مقصدا صلوات اللہ علیہ

سعید تابعی ہیں یہ جریری	روایت ہیاں انہی سے اس کی مروی	وہ کہتا ہے کہ یوں میں نے سنا تھا	کلام بوطفیل اسطرح کا تھا
کہا تھا یعنی یوں اس محترم نے	رسول اللہ کو دیکھا ہے ہمنے	نہیں باقی ہے اب روئے زمیں پر	بجز میرے کوئی با یہ ہمہ بیر
کیا یہ عرض میں نے اس ولی سے	مشرف کیجئے وصف نبی سے	کہا حضرت کا کیا گلفام تن تھا	عجب نمک سمن صافی بدن تھا
سنا تھے توسط کے یہ اطوار	صباحت میں ملاحت بھی نمودار	سلام اللہ کا خیر الورا پر	رسول اللہ محبوب خدا پر

۱۴ ح عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ عباس	نبی کے ابن عم وہ افصح الناس	کہ دونو آپکے دندان پیشیں	جدا آپس سے تھے بکشادہ آئیں
کچھ ایسا فرق تھا انمیں پیدا	کہ جس سے نور زیبائی عیاں تھا	بہنگام تکلم بات کے سات	نظر آتے تھے گویا انوار لمعات
	عجائب فرق تھا انمیں کہ اکثر	نمایاں جس سے تھے نور کے شعلے	

باب ماجاء فی خاتم النبوۃ

یہ باب مہر نبوت کے بیان میں ہے اور اس میں آٹھ حدیث ہیں

۱ ح عن الجعد بن عبد الرحمٰن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذھبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضا فشربت من وضوءہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم بین کتفیہ فاذا ھو مثل زر الحجلۃ

مناسب ہے بدل شکر اس کا بھی سمجھیے	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

روایت جعد یہ پہنچا گیا ہے	کہ سائب کے تئیں میں نے سنا ہے	بیاں کرتا تھا یہ احوال سائب	رسول اللہ کا اجلال سائب
کہ مجھ کو میری خالہ ساتھ لیکر	گئی سوئے شہ تسنیم حوض کوثر	کہا پھر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا ہے آہ دیکھو
کروں کیا عرض تمسی شاہ لولاک	کیا ہے درد نے اب اسکو غمناک	شفیق دردمنداں نے یہ سنکر	رکھا دست مبارک میرے سر پر
کف دست مبارک سر پہ پھیری	دعائے خیر میری واسطے کی	وضو فرمایا ختم مرسلاں نے	پیا آب وضو اس ناتواں نے
کھڑا ہو کر پس پشت معظم	نظر میں نے جو کی پھر سوئے خاتم	نظر کی یعنی اُس خاتم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان دوش والا
بیاں کیا کیجئے خاتم کا احوال	کہ جیسے زر حجلہ تھی وہ تمثال	سنو اب زر حجلہ کی یہ تفسیر	بیاں شارح نے کی و طرح تحریر
کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پرداز	کہ جیسے کبک کا بیضہ سرافراز	دوبارہ شرح زر حجلہ یہ کی	کہ تھی وہ تکمہ پردہ عروسی

ح ٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامِ

بیاں کرتا ہے اک راوی بقولے	کلام جابر سمرہ کو منقول	کہا اُس نے کہ خاتم میں نے دیکھی	رسول اللہ کے کندھوں میں وہ تھی
برنگ	برنگ سرخ تھا وہ ایک غدہ	کہ تھا گویا کبوتر کا وہ بیضہ	

ح ٣ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ
بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

رُمیثہ نے بیاں ایسا کیا ہے	کہ میں نے آپکا کہنا سنا ہے	اگر اُس وقت میں کرتی ارادا	تو تھا مقدور خاتم چومنے کا
وہ خاتم آپ کی اس موضع پہ تھی	کہ مابین دو شانہ جلوہ گر تھی	یہ حاصل قرب تھا وقت عنایت	کہ لیتی چوم میں مہر نبوت
غرض یہ ہے کہ فرماتے تھے اسدم	بحق سعد سردار دو عالم	ہوئی تھی سعد کی جس روز رحلت	اسی دن کی یہ ہے یعنی حقیقت
	بیاں کرتے تھے یوں محبوب سبحان	بلا اُس کے لئے ہے عرش رحمان	

ح ٤ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عَلِيٌّ إِذْ وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت	نبی کے ابن عم شان ہدایت	با وصاف جناب شاہ ابرار	سناتے تھے طویل اذیال اخبار
اسی میں سے یہ جملہ مختصر ہے	بیان مہر نبوت کا مگر ہے	کہا وہ خاتم محبوب یزداں	کہ مابین دو شانہ تھی نمایاں
	رسول اللہ تھے ختم رسالت	وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت	

ح ٥ عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ
أُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ وَوَقَعَتْ أَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ

ابوزید عمرو ابن اخطب انصار	رسول اللہ کا یار مددگار	بیاں کرتا ہے یہاں ایسی روایا	کہ فرمانے لگے یوں مجھ سے حضرت
کہ اے بوزید میرے پاس آ تو	ذرا کر مسح پشت مصطفےٰ کو	یہ سُنکر بات میں نے پاس آکر	پھرایا ہاتھ پشت باصفا پر
کہ آئیں انگلیاں میری یکایک	بروئے خاتم و مُہر نبوت	یہاں کرتا ہے راوی ذکر ایسا	کہ بوزید عمرو سے یہ میں نے پوچھا
کہیں کسطرح کی حضرت کی خاتم			کہا مجمع تھا مو گرد و باہم

٦ تخ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا
فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ ابْسُطُوْا
ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ
فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ
مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهٖ

یہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے	کہ اپنے باپ سے دیتا خبر ہے	کہ میں نے یوں بریدہ سے سنا ہے	یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے
کہ سلمان آپ کی خدمت میں آیا	چھوہاروں کا بھرا اک خوان لایا	یہ اس ہنگام کی ہے سب حقیقت	کہ جب سوئے مدینہ آئے حضرت
رکھا اس خوان کو حضرت کے آگے	کہا حضرت نے مرد فارسی سے	کہ اے سلمان تو یہ کیا چیز لایا	کہا اس نے کہ صدقہ لیکے آیا
کیا ہے میں نے اس صدقہ کو حاضر	تمہارے واسطے یاروں کی خاطر	کیا ارشاد حضرتؐ نے کہ سلمان	اٹھا لے اب چھوہاروں کا تو یہ خوان
کہ ہم کھاتے نہیں صدقہ کو بھلا	یہ سُنکر اس نے اس خوان کو اٹھایا	پھر اسکی مثل اس نے روز دیگر	رکھا حضرت کے آگے خوان لاکر
کیا پھر آپ نے ارشاد کیا ہے	کہا اس نے کہ ہدیہ آپکا ہے	کہا حضرت نے پھر یاروں کو آؤ	ادھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ
پھر اس کے بعد سلماں نے نظر کی	بسوئے خاتم خیر البشر کی	وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی	کہ پشت صاحب لولاک پر تھی
ہوئے سلمان مشرف بہ ایمان	کہ لائے آپ پر ایمان سلمان	وہ سلماں تھے جو مملوک یہودی	کچھ اک قیمت معین کر کے اُن کی
رسول اللہ نے اُن کو خریدا	ثمن دی اور یہ شرط ٹھہرا	کہ ختم الانبیا خرما کے اشجار	جہودی کے لیے کردیں تیار

وہ نخلستاں زجنبک بارور ہو — نہ اُسکا قابل خوردن ثمر ہو — رہی مصروف کاروبار سلمان — نہ بیٹھی اس جگہ بیکار سلمان
غرض جو عہد حضرت نے کیا تھا — بدست پاک نخلستاں لگایا — مگر اک نخل خرما کو عمر نے — جمایا باغ میں اُس خوش سیر نے
کہوں کیا آپکی اعجاز کا حال — پھلا پھولا وہ نخلستاں اسی سال — مگر وہ نخل ہی کچھ پھل نہ لایا — کہ جسکو تھا عمر نے وہاں لگایا
رسول اللہ نے تب کی یہ گفتار — نہ لایا یہ شجر کس واسطے بار — عمر نے اس حقیقت کو سنایا — یہ نخلہ ایک تھا میں نے لگایا
اکھاڑا آپ نے نخل عمر کو — لگایا اپنے ہاتھوں وہاں شجر کو — دکھایا دست معجز نے یہ اجلال — پھلا پھولا وہ نخلہ بس اسی سال

ح عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَهْرِهٖ بَضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ

روایت ہے ابی نضرہ سے منقول — کہ فرماتا ہے یوں وہ مرد مقبول — کہ تھی جو بو سعید باسعادت — یہ اُن سے میں نے پوچھی تھی حقیقت
کہ حال خاتم حضرت بتاؤ — بیاں مہر نبوت کا سناؤ — جواب ایسا دیا اُس خوش سیر نے — ندیم مجلس خیر البشر نے
کہ خاتم تھی میان پشت زیبا — کہ بضعہ ناشزہ ہے وصف جسکا — وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پر تھا — نمایاں و ممیز سر بسر تھا

ح ۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدُرْتُ هٰکَذَا مِنْ خَلْفِهٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰی کَتِفَیْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِیْلَانٌ کَاَنَّهَا ثَآلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُهٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

روایت اب وہ ہوتی ہے قلمبند — کہ راوی جس کا ہے سرجس کا فرزند — رکھا تھا نام عبد اللہ اُس کا — سنو یہ قصہ دلخواہ اُس کا
بیاں کرتا ہے وہ احوال اپنا — کہ میں نزد رسول اللہ آیا — جناب شان رحمت اثر کی تھی — میان مجمع اصحاب بیٹھی
فَدُرْتُ ہٰکذا یعنی کہ دُورا — کیا یوں میں نے گرد پشت والا — ہوئے جب آپ اس معنی سے آگاہ — کہ تھی مہر نبوت کی مجھے چاہ
ردا پشت مبارک سے گرا دی — تو جائے مہر میں نے دیکھ پائی — ہوئی اُس مہر کی مجھکو زیارت — کہ تھی وہ درمیان دوش حضرت
نمایاں مثل مشت دست خاتم — کچھ اک تل اُس کے گرداگرد باہم — تکونکی کی ہے شارح نے یہ تفصیل — سر پستان تھی گویا وہ ثالیل
پھرا پیچھے سے جب میں کر کے دورا — رسول اللہ کے آگے کو آیا — کہا میں نے تمہیں اللہ بخشے — کہا تجھکو بھی ہاں وہ مغفرت دے
کہی پھر قوم نے یہ بات مجھکو — دعا حضرت نے یہ فرمائی تجھکو — کہا میں نے کہ ہاں مجھکو دعا دی — تمہیں بھی تو بشارت ہے دعا کی
پڑھی پھر میں نے از بہر حضرت — یہ استغفر لذنبک ساری آیت

https://archive.org/details/@awais_sultan

باب ۴ بیچ بیان [illegible] رسول اللہ

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور گناہ بخشوا تو اپنی امت کے مغفرت چاہ تو سب مومن مرد اور عورت کے واسطے

[illegible] ۱۲

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ

یہ کس کے شوق گیسو نے کیا کافی کو دیوانہ		کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہے	
اب اس موئے مبارک کا بیاں ہے	کہ رشک سنبل باغ جناں ہے	الٰہی سنے زلف لیلائے سخن کو	کیا اسطرح سے ہے عنبری بو
کہ موئے مشکبو خیر الوریٰ کی	رسول اللہ محبوب خدا کی	پہنچے گوشہائے پاک تک تھی	غرض یہ ہے کہ یونہی اُنے دیکھی

کیا جاتا ہے نظر وہیں وہ عالم — **غزل** — کہاں آنکھوں سے کافی دیکھتے ہم

دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے	محو نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے	ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے	داغ حرمان دل مجزوں سے مٹاتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے	دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے	پائے اقدس پہ لگاتے نہ کبھی آنکھوں کو	روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہم آجاتی	چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے	خواب میں دولت بیدار ہی ملتی و اگر	بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے	دھجیاں جیب گریباں کی اڑاتے جاتے	دست صیاد سے چھوٹے جو ہزاروں کی طرح	چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے
	کافی کشتۂ دیدار کو زندہ کرتے	لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے	

ح ۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں	کہ وہ محبوبہ خیر الوریٰ ہیں	بیاں کرتی ہیں وہ اسطرح کی بات	کہ تھی میں غسل کرتی آپکے سات
بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن	کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن	بیاں موئے مبارک کا کیا حال	کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھی بال
	فرو تر یعنی نرمہ گوش سے تھی	کچھ اک و تھی مبارک دوش سے تھی	

ح ۳ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَانَتْ جُمَّتُهٗ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

براء فرزند عازب کی روایت	دکھاتی ہے ہمیں راہ ہدایت	کہ تھے حضرت بہ بالائے میانہ	فراخی آنکی مابین دو شانہ
	کچھ ایسے موئے اطہر آپکے تھے	کہ نرمہ گوش تک وہ آرہے تھے	

ح ۴ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

قتادہ ایک راوی معتبر ہیں	انس سے اسکو اسناد خبر ہیں	کہا اسنے کہا میں نے انس سے	کہ موئے فرق تھے حضرت کے کیسے
انس نے یہ کیا اظہار احوال	نہ تھے جولیدہ مطلق آپکے بال	کہوں سیدھے بھی تو سیدھے کہاں تھے	خمی و راستی کے درمیاں تھے
	پہنچتے تھے رسول اللہ کے بال	بہ نرمہ گوش یعنی وقت رسال	

۵ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ

ابوطالب کی بیٹی ام ہانی	بیاں کرتی ہیں با صدق بیانی	کہ روز فتح مکہ جبکہ آئے	ہمارے یہاں نبی تشریف لائے
	کیا تھا موئے سر کو چار گیسو	کہ تھے بافیدہ اسدن آپکے مو	

۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

انس سے اور ہے منقول یہ حال	کہ بالتحقیق تھے یوں آپکے بال	کہ نصف گوشہائے پاک تک تھے	بگوش صاحب لولاک تک تھے

۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

یہاں سے ہے بیان ابن عباس	بیان دُر فشان ابن عباس	کہ تھی عادت یہ محبوب خدا میں	سدل کرتے تھے حضرت ابتدا میں
سدل یہ تھا کہ یعنی بال سر کے	جبیں و پشت پہ پڑتے بکھر کے	وہاں تھے مشرکان زشت زندیق	کہ کرتے تھے وہ موئے سر میں تفریق
دو حصہ کرکے یعنی موئے سر کو	جدا کر دیتے تھے ادہر ادہر کو	و اہل الکتاب انکے روئے ترجیل	کیا کرتے تھے موئے سر میں تسدیل
محبت بھی رسول اللہ رکھتے	موافق ہونے میں اہل کتب سے	نہ تھا جس چیز میں کچھ حکم آیا	کیا کرتے تھے حضرت سات انکا
پھر اسکے بعد تھا یہ آپکا حال	کئے دو حصے فرق پاک کے بال	نکالی مانگ یعنی موئے سر میں	جدائی کی عیاں شام و سحر میں

۸ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

مجاہد نام ہے جو ایک راوی	یہ اُس نے ام ہانی سے خبر دی	کہ بنت عم حضرت نے کہا ہے	جو دیکھا اپنی آنکھوں ماجرا ہے
بیاں کرنے میں احوال غدائر	کہ تھے وہ صاحب اربع ضفائر	جناب مصطفےٰ نے موئے سر کو	کیا تھا چار گیسو بافتہ ہو

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

طریقہ آپکا تھا جسطرح کنگھی کے کرنے میں
حدیثیں ترمذی اس باب میں یہی ہی لاتا ہے

کروں کیا وصف ام مومناں کا
جناب عائشہ صادق زباں کا
کہ عورہ بھی نہ امر دیں چھپایا
صریحا مسئلہ اُسکو بتایا
کہ میں درحالت عذر زمانہ
کیا کرتی سر حضرت میں شانہ

ح ۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

انس کا کیا کلام جانفزا ہے
کہ وہ خادم جناب پاک کا ہے
بیان کرتا ہے عادات نبی کو
خوش آتا ہے بہت یہ ذکر جی کو
رسول اللہ کی ایک ایک عادت
ہمارے واسطے ٹھہری عبادت
یہ عادت بھی ہوئی وارد خبر میں
کہ روغن ڈالتے تھے آپ سر میں
انھیں مرغوب تھی روغنکی کثرت
بہت محبوب تھی روغن کی کثرت
یہ تھی حضرت کی خوئے جاودانہ
محاسن میں کیا کرتے تھے شانہ
رکھا کرتے تھے کپڑا ایک سر پر
کہ جس سے بو پہنچے موئے معنبر
جو بالوں سے گزر جاتا تھا روغن
وہ کپڑا جذب کر لاتا تھا روغن
یہ باعث کثرت دہن کا تھا
وہ کپڑا ثوب زیاتان ہوا تھا

ح ۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومناں سے
جناب عائشہ صادق زباں سے
کہ رکھتے دوست تھے حضرت یمیں کو
بہت کاموں میں ہمت رہتی یمیں کو
یمیں سے ابتدا کرتے وضو میں
یمیں سے شانہ کرتے آپ مو میں
یمیں سے ابتدا غسل کرتے
یمیں سے کفش میں وہ پانو دھرتے

ح ۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے
کہ یار صحبت خیر البشر ہے
کہا اُسنے کہ حضرت نے نہی کی
نہی یعنی یہ حضرت نبی کی
کہ کنگھی ہو نہ شغل جاودانہ
کریں ہاں ایکدن کو بعد شانہ

ح ۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ

حمید عبد رحمن نے کہا ہے
کہ ایسے شخص سے یہ بھی سنا ہے
کہ حضرت کی جسے صحبت تھی حاصل
بیاں کرتا تھا یوں وہ مرد ناقل
کہ تحقیق عادت آپکی تھی
وہ کرتے ایکدن کے بعد کنگھی

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سفیدی موئے مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْ بَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ شَيْئًا

بیان شانہ و تدہین ہو تو ہو چکا کافی
اب آگے آپ کی پیری کا بیان گوش آتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے
انس بولے نہ پہنچی تھی یہ نوبت
ولیکن حضرت بوبکر صدیق

انس سے یہ روایت انہی کی ہے
کہ کرتے رنگ بھی بالوں میں حضرت
کہ ہو راضی خدا ان سے یہ تحقیق

کہا انسے انس سے ہم نے پوچھا
سوا اسکے نہیں ہے جو بنی میں
انھوں نے یوں خضاب کیا تھا

خضاب بھی حضرت نے کیا تھا
سپیدی کچھ نمایاں کنپٹی میں
کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تھا

۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا اَرْبَعَ عَشَرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

انس سے ہم کو اک آثر ملی ہے
کہ یعنی جبکہ بالوں میں سپیدی

عجب وہ واقف حال نبی ہے
جناب سرور عالم کے آئی
سر و ریش مبارک میں سپیدی

بیاں کرتا ہے وہ ایسی روایت
کیا میں نے جو گننے کا ارادہ
جو کی تعداد میں نے اسقدر تھی

عیاں ہے جس سے انداز محبت
نہ پائے بال چودہ سے زیادہ

۳ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَاِذَا لَمْ يَدْهَنْ رُئِيَ مِنْهُ

سماک حرب یوں راوی ہوا ہے
کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے
جو ہوتا اتفاق ایسا بھی انکو

کہ میں نے ایسا جابر سے سنا ہے
کہ جب تیل ہی نہ تھوڑا سر میں کرتے
کہ بے تدہین رہتے آپکے مو

کہ پوچھا پوچھنے والے نے ان سے
نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں
تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر

کہ حال پیری حضرت بتا دے
کہ کتنے بال ہیں حضرت کے سر پر
بفرق پاک بس شفاف ظاہر

۴ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

کیا آگاہ نافع نے خبر سے

خبر سنی ابن عمر سے
کہ یعنی انکو جب آئی سپیدی

کہ گنتے تھے سوا اسکے نہیں حال
قریب بیس مو پائی سپیدی

کہ تھا یہ آپکی پیری کا احوال

۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

فقیہوں میں علم میں ابن عباس
جناب سرور عالم سے بولے
جواب انکو دیا حضرت نے فی الحال
امور مرسلات و سورہ عم

بنی کے ابن عم ہیں ابن عباس
وہ یعنی ایک درد و غم سے بولے
کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال
دکھاتے ہیں مجھے پیری کا عالم

بیاں کرتے ہیں احوال تحقیق
کہ یا حضرت نبی اللہ اب تو
بنایا مجھکو سورہ ہود نے پیر
کہوں کیا حال شمس کورت کا

کہ یار غار وہ بوبکر صدیق
بڑھاپا آگیا تحقیق تم کو
کیا ہے ہول الواقعہ نے دلگیر
کہ جسکے ہول سے آیا بڑھاپا

ح ٦ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا

روایت کر گیا ہے بوجحیفہ	ہمارا رہنما ہے بوجحیفہ	بیاں کرتا ہے وہ شیریں عبارت	کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت
کہ یعنی دیکھتے ہیں ہم کو جو ہم	عیاں ہے آپ پر پیری کا عالم	کیا ارشاد ختم الانبیا نے	جواب ایسا دیا خیر الوریٰ نے
	کہ سورہ ہود اور ہمسروں نے اُسکی	دکھایا مجھکو یہ ہنگام پیری	

ح ٧ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِّیْ قَالَ فَاَرَیْتُهُ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُهُ هٰذَا نَبِیُّ اللّٰهِ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ وَشَیْبُهٗ اَحْمَرُ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا	مرا بیٹا تھا میرے ساتھ اُس دم	کہ دکھلائے گئے سردار عالم
کہا بس میں نے جس دم اُنکو دیکھا	نبی اللہ ھذا بے محابا	رسول اللہ کے اُس وقت تن پر	وہاں جلوہ گر تھے دو ثوب اخضر
ہری پوشاک یعنی زیب تن تھی	بیاں ہوتی نہیں خوبی بدن کی	یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا	کہ مجھ رو کے دل نے جوش کھایا
نہ دیکھا آہ اُس زیبیدہ تن کو	ہری پوشاک میں رشک چمن کو	نہ دیکھی آہ صورت مصطفےٰ کی	رہی محشر تلک حسرت یہ باقی
بس اب آگا ہی چھوڑنا کام	کہ پہنچے قول راوی بھی باتمام	بیاں کرتا ہے راوی حال ہو کو	نبی کے موئے اطہر مشکبو کو
کہ تھا اُن پر نمایاں شیب کا حال	مگر سرخی لیے تھے آپ کے بال	ہوا ثابت باندازِ سپیدی	کہ وہ سرخی تھی آغازِ سپیدی

ح ٨ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَكُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ

سماک حرب سے ہے قول منقول	کہ جابر یوں ہوا اک با مسئول	کسی سائل نے پوچھا یعنی اُن سے	کہ فرق پاک میں خیر الوریٰ کے
ہوئی تھی کچھ بھلا پیری نمودار	غرض یہ ہے کہ کر مجھ کو خبردار	جواب ایسا دیا جابر نے اُس کو	نہ تھے ایسے تو سر میں آپ کے مو
مگر تھے اُنکی فرق میں کچھ ایک بال	کہ تھا اُن پر عیاں اس طرح کا حال	کیا کرتے مگر تدہین جس دن	سپیدی کو چھپا لیتی تھی تدہین

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

" یہ باب ہے خضاب کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں "

ح ١ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ابْنُكَ هٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ

ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامینِ خضابی کے
تو اب کاتی قلم بھی شاخِ مہندی سے بنا ہو

ابو رمثہ کی رنگین روایت
کہ آیا میں سوے ختمِ رسالت
مرا فرزند تھا ہمراہ میرے
کہ فرمانے لگے یوں آپ مجھ سے

یہ بیٹا ہے ترا میں نے کہا ہاں
گواہی کا ہوں اس سے خواہاں
جواب ایسا دیا باخیر الورا نے
جنابِ شافعِ روزِ جزا نے

خیانت یہ کرے تجھ پر نہ ہر چند
نہو سے تو بھی خائن بہر فرزند
کہا راوی نے اس میں جو لکھا
نمایاں شیب احمر آپ کا تھا

یہاں کی ترمذی نے ایسی تحریر
کہ ہے اس بات میں احسن یہ تفسیر
مگر ہے اور روشن تر روایت
کہ پیری کو نہیں پہنچے تھے حضرت

۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ پوچھا بوہریرہ سے کسی نے
کیا تھا کیا خضاب مو کسی نے
جواب اس طرح کا سائل نے پایا
کہ حضرت نے خضاب مو کیا تھا

۳ عَنْ جَهْدَمَةَ امْرَأَةِ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَتْ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِهٖ رَدْعٌ اَوْ قَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِيْ هٰذَا الشَّيْخُ

ہوئی مروی روایت جہدمہ سے
بشیر خوشنجر کی اہلیہ سے
کہا اُس نے کہ حال اس طرح کا تھا
رسول اللہ کو یوں میں نے دیکھا

نکلتی تھی جناب پاک گھر سے
وہ تھے فرق مبارک کو جھٹکتے
جھٹکتے تھے وہ اپنے موے سر کو
کہ آپ غسل سے تھے تر بتر مو

ملی کچھ چیز تھی بر فرق والا
کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا
کہا راوی نے یا رنگ حنا ہے
اثر فرق مبارک پر تھا یہ

۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوْبًا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے یہ حال
رسول اللہ کا مخضوب تھا بال
بیان کرتا ہے یہاں یہ بات حماد
کہ عبد اللہ سے ہے اُسکو اسناد

وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو
انس کے پاس دیکھا آپ کا مو
غرض یہ ہے کہ تھا مخضوب وہ بال
بیان کرتا تھا عبد اللہ یوں حال

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سرمہ لگانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۵ حدیثیں ہیں

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمہ اثمد
تو اب ہم کو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے

عبد اللہ سے وارد ہوئے
بتاتے ہے واسطے دو بصر کے
بیان کرتے ہیں حضرت کی زبانی
کہ دوا آنکھوں میں سرمہ اصفہانی

کریں تحقیق جو سرمہ بانساں
بیاں کرتے ہیں یہی ابن عباس

بصارت کے تئیں کرتا ہے تاباں
کہ تھی اک سرمہ دانی آپکے پاس
دیا کرتے تھے میل سرمہ حضرت

وہ سرمہ موئے مژگاں ہے جما تا
اسی سے آپ لیتے تھے سرمہ
ہر اک چشم مبارک میں سہ کرت

بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا
ہمیشہ رات کو دیتے تھے سرمہ

۲ ؎ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ

کہا عباس کے دانا پسر نے
یہ تھا ہنگام خفتن آپکا معمول
محدث ہے یزید ابن ہارون

خبر جان اخبار و سیر نے
کہ پیش از خواب کرتے چشم کو ل
ادا اسنے کیا یہ اور مضمون
لگا لیتے تھی میل سرمہ بھر کر

کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے
ہر اک چشم منور میں سہ کرت
کہ تھی اک سرمہ دانی از بہر حضرت
مکرر تین تین آنکھوں کے اندر

مبارک چشم میں سرمہ لگاتے
لگاتے سرمہ اثمد کو حضرت
اسی سے آپ تھے بستر جہت

۳ ؎ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

کہا ہے جابر روشن بیانی

کہ فرمایا رسول انس و جاں نے
کیا کرتا ہے روشن وہ بصر کو

کہ لازم سرمہ اثمد کو جانو
جما تا ہے وہ سر مژہ کے مو

رہو دیتے بوقت خواب مانو

۴ ؎ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

سنو اب یہ کلام ابن عباس
کہا یعنی یہ چشم عرب نے
ضیا نور نظر کو اس سے حاصل

کہ ہیں وہ علم دیں میں افقہ الناس
جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

رسول اللہ کے بھائی چچا زاد
کہ اثمد بہترین توتیا ہے

زبانی آپ کی کرتے ہیں ارشاد
تمہارے واسطے کحل صفا ہے
نمود موئے مژگاں اس سے کامل

۵ ؎ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

خبر منقول ہے ابن عمر سے
کہ یعنی تم یہ میری بات مانو

ندیم مجلس خیر البشر سے
سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو
نظر پاتی ہے بس تائید اس سے

کہا فرزند یار مصطفےٰ نے
کہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہے
فزونی مژہ کے واسطے تاکید اس سے

کہ فرمایا رسول مجتبےٰ نے
بصر کے واسطے عین جلا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۱۳ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ

کہوں کیا حبذا عالم لباس مصطفائی کا
یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن کے پُرزے اُڑاتا ہے

زبان خامہ یہاں شوریدہ سری ہے کہ ذکر کسوت خیر البشر ہے
یہ کس پوشاک کا مذکور آیا کہ سنتا ہوں تجھے دل نے جوش کھایا

یہ حضرت ام سلمہ کی روایت دل صد چاک کو دیتی ہے راحت
کہ حضرت کو یہی پوشاک تن ہے محبت تھی زیادہ پیرہن سے

۲ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

لکھا راوی نے اسما کی زبانی کہ تھی اسطرح فرماتی وُہ بی بی
کہ حد آستین حضرت نبی کی
بیان آستین پیرہن میں یہ کی تھی گوہر افشانی سخن میں
بحد بند دست پاک تک تھی

۳ عَنْ قُرَّةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ اِنَّ قَمِيْصَهُ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيْصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

بیاں کرتا ہے قرہ حال اپنا کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا
ہوا حاضر حضور باصفا میں جناب مستطاب مصطفا میں

مزینہ سے ہم آئے جو اشخاص انھیں کے ساتھ میں آیا باخلاص
ہوئے تھی اس لیئے ہم آکے موجود رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود

بتحقیق بیاں یہ ماجرا تھا قمیص سرور عالم کھلا تھا
کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ کہا تشکیک کا راوی نے کلمہ

بہر صورت یہ ہے مطلب ہویدا کہ تھا اُس دم گریباں آپکا وا
میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑھا کے گریباں میں قمیص مصطفا کے

دیا بوسہ بروئے خاتم پاک ہوا یعنی بایں دولت شرفناک
یہاں مشتاق کو رقت کی جا ہے مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے

بھلا کالی نہ کیونکر جوش کھاوے کہ دست غیر یہ دولت اُڑاوے

غزل

ستا جب دست غیر آیا وہاں چاک گریباں ہے
نظر یہاں غیرت الفت نجی تاراج داماں ہے
یہ سکے مسکرانے کا تصور لمبیں آیا تھا
کہ بجلی طور کی ہیبات بھر گرتی ہی جاتی ہے

تکلف برطرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے
کہ جاتا وجد کے عالم میں ہے خار بیاباں ہے
دکھائی تیرہ بختی نے بنائے ظلمت فرقت
نظر کرا تو اور شب سمر شام غریباں ہے

قفس میں ہم اسیر شکایب ابر بہاری
کھلا دی دید وامید تک لطف نیستاں ہے

۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ.

انس کرتا ہے یہاں ایسی روایت کہ باہر آئے تھے ختم رسالت
وہ اس انداز سے تشریف لائے کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے

اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا	رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا	جناب پاک کے اسوقت تھیں	لھبا تھا جامہ قطری بدن میں
چھپا تھا جس میں انکا جسم والا	تن والا یہ تھا وہ ثوب زیبا	پھر اس کے بعد ہوتا ہی یہ اثبات	پڑھی ملکر نماز اصحاب کے ساتھ

عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

روایت ہے ابی نضرہ سے یوں ہی	کہ وہ راوی لقب ہے جنکا خدری	بیاں مجھ سے کیا اس متقی نے	محدث معتبر یار نبی نے
کہ تھے حضرت بایں عادانا کو	کہ جب کرتے نئے کپڑے کو ملبوس	جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے	ردا و پیرہن کا نام لیتے
بیاں کرتے جناب نیک فرجام	عمامہ کا زبان پاک سے نام	غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتے	اسی کا نام لیتے تھے زباں سے
پھر اسکے بعد فرماتے کہ یارب	تجھے مخصوص ہے حمد و ثنا سب	مجھے پوشاک یہ جیسے پہنائی	بیاں کسطرح ہو حمد الٰہی
سوال اب تجھ سے کرتا ہوں خدایا	میں اس کپڑے کی خیر و عافیت کا	ہو جس خیر خاطر یہ تیار	الٰہی ہو وہ خیر اس میں نمودار
اماں دے اس کے شر سے یا الٰہی	بچا لینا ضرر سے یا الٰہی	بچا اس شر سے جو اس میں سکھا کر	دیا تیار یہ شر سے ہوا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةَ

انس فرزند مالک نے کہا ہے	لباس پاک کا جو ماجرا ہے	کہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ	تمامی کسوت والا سے حبرہ
بہت جو پہنے کر کے محبوب	نہایت اس کو رکھتے آپ مرغوب	مگر تفسیر میں حبرہ کے کافی	ہوئے ہیں مختلف آپس میں راوی
کوئی کہتا ہے یہ شایاں سخن ہے	غرض اس سے مگر برد یمن ہے	کوئی کہتا ہے یہاں یہ بات خوب	کہ ہے حبرہ سے رنگ سبز مطلوب

عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ اُرَاهَا حِبَرَةً

کلام بوجحیفہ معتبر ہے	کہ وارد بیشتر اس سے خبر ہے	بیاں کرتا ہے احوال نبی کو	کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو
یہ تھا انداز محبوب خدا کا	بدن میں حلہ حمرا کھبا تھا	مری نظروں میں ہے گویا وہ عالم	کہ تھا ساق نبی سے نور توام
کیا سفیان راوی نے اشارا	کہ مجھ کو یہاں گمان ہوتا ہے ایسا	کہ جس حلہ کی یہ تعریف کی ہے	وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہے

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ جُمَّتُهٗ لَتَضْرِبُ قَرِيْبًا مِّنْ مَّنْكِبَيْهِ

ابی اسحٰق نے کی در فشانی	کہ تھی یہ ابن عازب کی زبانی	برا ابن عازب کہہ رہا تھا	کہ میں نے ایک بھی ایسا نہ دیکھا

کہ یعنی اسطرح کا وہ بشر ہو	لباس سرخ میں زیبندہ تر ہو	غرض دیکھا تو دیکھا مصطفےٰ کو	بخوبی طاق محبوب خدا کو
کہوں کیا حلۂ حمرا کا عالم	تن زیبا پہ جو زیبا تھا اُس دم	وہ گیسوئے دوش پر جو آب تھی	بہار تازہ تر دکھلا رہے تھی
رہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا	غزل		سر زلف معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال	فروغ عارض گلبو نہ دیکھا	رہے اکثر کف افسوس ملتے	کہ اُن ہاتھوں کا دستبو نہ دیکھا
ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا	قفس میں تو نے او گلرو نہ دیکھا	بھلا کہیئے کہ کیا دیکھا جہاں میں	اگر کافی نے یہاں تمکو نہ دیکھا

ح ۹ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	روایت کو رواں کرتا ہے ایسا کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو	ہری رنگت کی اوڑھے چادریں دو

ح ۱۰ عَنْ قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ اَسْمَالُ
مُلَیَّتَیْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ

روایت ہے زبان قیلہ سے	سنا راوی نے بنت مخرمہ سے	وہ مستورہ بیاں کرتی ہے ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر یعنی جو کی حضرت کے تن پر	تو تھے دو جامۂ کہنہ بدن پر	عیاں یہ بھی ہوا اُسکے بیاں سے	کہ رنگیں تھی و رنگ زعفران سے
مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا	کہ اُسکے رنگ کو عرصہ ہوا تھا	طوالت اس خبر میں بیشتر ہے	لکھا راوی نے پھر مختصر ہے

ح ۱۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ
الثِّیَابِ لِیَلْبَسْهَا اَحْیَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خِیَارِ ثِیَابِكُمْ

مبین اس خبر کے ابن عباس	بیاں کرتے ہیں حال افضل الناس	کہ یہ ارشاد ہے خیر الوریٰ کا	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا
یہ لازم ہے لباس اُسکا بناؤ	غرض آسائش تن اس سے پاؤ	برائے زندگاں تزئین اس سے	کرو مُردوں کی بھی تکفین اس سے
	کہ بالتحقیق یہ کپڑا بھلا ہے	تمہارا بہترین جامہ ہے	

ح ۱۲ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا
الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ وَكَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ

بیاں فرزند جندب نے کیا ہے	کہ یہ ارشاد ختم انبیا ہے	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا	کہ بے تحقیق یہ تو پاک تھا
	کہا ہے اور یہ حضرت نبی نے	کہ اسمیں دو کفن مُردوں کو اپنے	

ح ۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ

کہا محبوبۂ محبوب رب نے	جناب عائشہ صاحب ادب نے	کہ نکلے صبحدم فخر دو عالم	حبیب خاص حق ذات

ہوئے سے اطرح سے اس دن برآمد | کہ اوڑھے تھے گلیم موئے اسود

۱۴ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ

ہوا ثابت باسنادِ مغیرہ | کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ
وہ جبہ صنعتِ رومی میں تھا | غرض یہ ہے کہ وہ تنگ آستیں تھا
ہوا وارد مگر یہ بھی خبر میں | کہ اس جبہ کو پہنا تھا سفر میں

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَیْشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے گزران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس میں ۲ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ کَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِیْ اَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخْ بَخْ یَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ فِی الْکَتَّانِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَاَخِرُّ فِیْمَا بَیْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَۃِ عَائِشَۃَ مَغْشِیًّا عَلَیَّ فَیَجِیْءُ الْجَائِیْ فَیَضَعُ رِجْلَہٗ عَلٰی عُنُقِیْ یُرٰی اَنَّ بِیْ جُنُوْنًا وَمَا بِیْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کالی سناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے | بیاں کرتا یہ حال واقعی ہے
کہ تھے قسم کتاں کے پارچے دو | کیا رنگین گل احمر سے انکو
بسبب اتفاق ناگہانی | ہوئی معلوم بینی میں گرانی
غرض اس مقتدا نے سادہ جوں جیبی صاف کی پوشاک تن سے
کہ تو نے بوہریرہ یہ کیا کیا | کہ بینی پاک یہ جامہ بنایا
رسول اللہ کا منبر ادھر تھا | ادھر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا
پڑا تھا غش کی حالت میں کبھی میں | جو آنے والے آتے تھے وہیں
بھلا مجھکو کہاں دیوانگی تھی | مرے اوپر تو شدت بھوک کی تھی
رسول اللہ نے بھی ایسی تنگی میں | اٹھائی کیا نہ سختی امتحانیں
ہوئی روشن نہ گھر میں آگ اصلا

نقیر دل منعموں کو صابر و شاکر بناتا ہے

کہ بیٹھے بوہریرہ پاس ہم تھے | یہ حالت دیکھتی اسکی ہم تھے
تو غش اوڑھے ہوئے دو ثوب رنگین | جلیس بزم تھا باعز و تمکین
کنارہ ثوب رنگیں کا اٹھایا | صفائی کے لیے بینی پہ لایا
پھر اس کے بعد دو بار پیمبر | کہا تھا لفظ بخ بخ کو مکرر
قسم کھاتا ہوں میں اپنے خدا کی | کہ میں نے یہ حقیقت اپنی دیکھی
ضعیفی سے جو غش میں آ گیا میں | میان حجرہ و منبر گرا میں
مری گردن پہ رکھتے تھے قدم کو | سمجھتے تھے مگر دیوانہ ہم کو
عزیزو غور کرنے کی یہ جا ہے | فقط قصہ نہ یہ صحاب کا ہے
کہوں کیا آہ یوں حضرت نبی نے | گزارے بیشتر دو دو مہینے
رہی ایسی ہی تکلیف دنیا

۲ عَنْ مَالِکِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ قَالَ مَالِکٌ فَسَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَۃِ مَا الضَّفَفُ قَالَ اَنْ یَّتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

روایت مالک دینار سے ہے	کہ یہ بھی راوی اخبار سے ہے	کہا اس نے جناب مصطفےٰ نے	شفیق رمز شاہ و گدا نے
نہ روٹی سیر ہو کر نہ کھائی	نہ ہرگز لحم سے سیری اٹھائی	رسول اللہ کو لیکن ضفف پہ	ہوا کرتی تھی یہ حالت میسر
وہی راوی ہے اب آگے یہ کہتا	کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا	کہ ہے لفظ ضفف کس چیز کا نام	جواب اس نے دیا مجھ کو بانجام
	کہ کہتے ہیں ضفف اس کو مقرر	کہ کھانا کھائیے لوگوں میں مل کر	

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اور اس میں ۱۲ بارہ حدیثیں ہیں۔

فح ۱ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ النَّجَاشِيُّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

بیان موزہ ہو یا ذکر نعلین مبارک		غرض ہم خاکسا	روں کو یہی ہے جو خوش آتا ہے
بیان موزہ خیر البشر ہے	یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے	پدر کی اپنے کہتا ہے وہ گفتار	نجاشی تھا جو وہ حبشہ کا سردار
بطور ہدیہ اک موزے کے جوڑے	رسول اللہ کو تھے اس نے بھیجے	ہوا ثابت کہ ان موزوں کی رنگت	سیاہ محض تھی وہ دونوں کی رنگت
پہن کر ان کو ختم انبیا نے	کیا پھر جو وضو خیر الوریٰ نے	غرض فارغ ہوا ارکان کر کے	کیا پھر مسح ان پر دست کر کے

فح ۲ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَهْدَى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا

بیاں کرتا ہے شعبی یہ روایت	کہ ہے اس کو مغیرہ سے سماعت	مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال	کہ جوڑی اس نے کی موزوں کی ارسال
حضور پاک میں جب آئے موزے	مشرف پاؤں سے سرور کے ہوئے	غرض ہدیہ ہوا دحیہ کا مقبول	دیا عامر نے لیکن اس جگہ طول
کہ وہ موزے جو تھے دحیہ نے بھیجے	مگر جبہ بھی تھا ہمراہ ان کے	کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس	دیا موزوں کو اعزاز قدم بوس
کیا یہ بھی رقم راوی نے احوال	کہ ان موزوں نے پایا تھا یہ اجلال	وہ پہنا شک پائے والا میں تھے	کہ ہو کر مندرس ٹکڑے ہوئے تھے
یہاں راوی نے کی ہے یہ تقریر	کہ ان موزوں کا کچھ احوال تطہیر	نہ جانا آپ نے با حال ظاہر	کہ ہیں یہ غیر طاہر یا کہ طاہر
بھلا کافی کو سنکر یہ حقیقت	نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت	کہ یہ تو یہاں رہے محروم و مایوس	وہاں ہوں موزہ چرمی قدم بوس

غزل

امید بوسہ پائے نبی میں			رہی کیا کیا نہ حسرت اپنے جی میں
بجائے کفش پا میں کاش ہوتا	یہی کہتا ہوں ہر دم بیکلی میں	رسول اللہ کے اوصاف و اخلاق	پڑھے جیسے کتاب [illegible] میں

ہوا ثابت نہ ہوگا مثل اُن کے سنا تھا ماجرائے شعلۂ طور پھوں کیا جال کا فی معمور	ملک جن و بشر حور و پری میں دکھایا اُسنے یہ عالم ہنسی میں پھنسا ہے جب کے دام بیکسی میں	قد عالی سے کچھ نسبت نہ پائی نکل جائے تمامی دل کی حسرت رلاتا ہے آپ سے شوق ہائی	صنوبر سرو شمشاد و سہی میں اگر مر جائیے اُنکی گلی میں تڑپتا ہے امید مخلصی میں

۳ خ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا ذوال چرم بھی ہر نعل میں دو	کہ تھا کیا طرز نعلین نبی کا	کہا اُس خادم حضرت نے احوال	کہ نعلین مبارک کا تھا یہ حال مرتب یوں کیا تھا کفش پا کو

۴ خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا

سنو بھائی نے بیان ابن عباسؓ	کہ رہتے تھے بہت وہ آپکے پاس کہ تھی کس طرح کی ترکیب نعلین	انھوں نے حال نعلین نبی کا کئے تھی تعبیہ اُس پر دوالین	کیا ہی اسجگہ مذکور ایسا

۵ خ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کو جو محبت آپ سے تھی محدث ہے جو عیسیٰ ابن طہمان اثر اُس پر عیاں تھا ہر گھڑی کا بیاں کرتا ہے عیسیٰ یہ بھی گویا	نہ وہ اُلفت اُسے اب آپکی تھی رقم کرتا ہے اس روداد کو یاں نہ موئے پوستین باقی رہا تھا کہ تجھ پر کیا ثابت ہے اظہار کہ یعنی جو انس کے پاس تھیں	یہ تھا عین محبت کا تقاضا کہ تھا وہ جو انس مالک کا بیٹا دوالین جو تھیں اُس پر جو لگی تھیں ر ہ اظہار کی اس طرح سے یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں	کہ نعلین مبارک کو رکھا تھا ہمارے پاس جفت نعل لایا ہوا محسوس یہ دو دو لگی تھیں کہ یہ ثابت باسناد انس ہے

۶ خ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا

روایت ہے عبید ابن جریج سے کہا ابن عمر نے بے تکلف کہ جنکے چرم پر پیدا نہ تھا مو	کہ اُس نے یہ کہا ابن عمر سے کہ یعنی اس سبب سے مجکو نعلین مرتب یوں کیا تھا یعنی اُن کو عجب ہے یہ محبت کا تقاضا	کہ دیکھا میں نے یہ احوال تیرا کہ میں نے آپکو تحقیق دیکھا وضو سے جب فراغت آپ پاتے کہ موافق ایسی نعلین پہنتا	کہ تو نعلین سبتی ہے پہنتا انھوں نے ایسی نعلینوں کو پہنا قدوم پاک نعلینوں میں لاتے

٧ خ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ

عمرو ہی زمرۂ اہل خبر سے	کہ ہے آگاہ وہ حال سیر سے	یہاں نازل ہوا ہے اس خبر کا	کہ میں نے آپ کو اس طرح دیکھا
سمجھتے یعنی وہ مصروف عبادات	نماز اس طور پڑھتے تھے حضرت	کہ نعلین قدوم پاک میں تھیں	قدوم صاحب لولاک میں تھیں
ہوا یہ بھی غرض احوال مکشوف	کہ تھا نعلین کا انداز مخصوف	سمجھ لو نام ہی مخصوف اس کا	سیا ہو جس میں باہم جرم دو برا

٨ خ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا	کہ ارشاد ہے حضرت نبی کا	یہ فرماتے تھے وہ عالم کے مرشد	نہ پہنے یعنی کوئی نعل واحد
نہ کوئی یوں چلے زنہار رستا	کہ ہووے ایک پا میں کفش تنہا	اگر پہنے ہم دونوں کو پہنے	وگرنہ پاؤں ہوں دونوں برہنے

٩ خ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ

کہا جابر نے حضرت نے نہی کی	یہ ہے یعنی نہی حضرت نبی کی	نہ کھاتا کوئی دست چپ سے کھاوے	نہ ہرگز نعل واحد پاس لاوے
	چلے کوئی نہ راہ لا ابالی	کہ ہو اک پاؤں سے بے کفش یا خالی	

١٠ خ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

کیا اعرج نے یہ بیاں ہر کس کا	کلام بوہریرہ جو سنا تھا	کہ یوں تقریر کی اس خوش سیر نے	رفیق خادم خیر البشر نے
کہ فرماتے تھے یہ سردار کونین	اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین	کرے وہ ابتدا بائیں سے	نہ پھیرے پاؤں سمت داہنی سے
خیال اس بات کا لازم ہے ہر دم	پہننے میں کرے دہنا مقدم	نکالے پاؤں سے جب کفش پا کو	تو بائیں جب ہی بہتر ابتدا کو

١١ خ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ

جناب عائشہ صادق زباں سے	رسول اللہ کی آرام جاں سے	خبر دی حال خیر المرسلیں سے	کہ تھی الفت انہیں سمت یمیں سے
اگر شانہ کشی کرتے بگیسو	مقدم رکھتے سمت راستیں کو جانب	پہنتے تھے اگر نعلین والا	مقدم واں بھی پا راستیں تھا
اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے	تو کرتے ابتدا اسی طرف سے	غرض حضرت کو تھا امکان جہاں تک	یمین و راستیں سے تھی محبت

١٢ خ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ

کہا ہے بوہریرہ متقی نے	محدث صاحب ہادی کہ ہے	کہ نعلین رسول اللہ میں تو	مرتب تھی دوال چرم دو دو

یہی حال بوبکر و عمر تھا | کہ وہ تیسوں کی نعلینوں کو پہنا
مگر انداز کفش پیک والی | ہوا ہے حضرت عثماں سے جاری

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں۔

١ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

بیاں خاتم و ذکر نقش کو ہم لکھے | دل مشتاق یہ تقریب اب ہمکو سمجھایا ہے
انس کا کیا کلام دلنشیں ہے | بجان عاشقاں نقش نگیں ہے
کہ وہ جو آپ کی انگشتری تھی | وہ انگشتر زنقرہ کی بنی تھی
نگینہ اس کے اوپر جو لگا تھا | حبش کا وہ عقیق پر ضیا تھا

٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهُ

ہوا ابن عمر سے قول مروی | کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی
بنایا اس کو بہر خاتم تھا | مگر مقصود تو اس کام سے تھا
کہ نامی جو ہوا کرتے تھے مرقوم | بہر خاص فرماتے تھے مختوم
فقط یہ کام تھا انگشتری سے | رہی پر دور انگشت نبی سے

٣ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ

انس سے اور بھی وارد خبر ہے | مخالف قول اول سے مگر ہے
کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی | بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی
نگینہ کا یہ تھا اس کے قرینہ | کہ تھا چاندی ہی کا اس کا نگینہ
روایت ہے یہ اس معنی کی شاید | کہ تھی آپس میں دونوں جنس واحد

٤ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ

انس کہتے ہیں جو قول اس کا | رہے مجمل سنو حال مفصل
یہاں تقریر کی اس نے زیادہ | کہ تھا پیغمبر آپ کا جب یہ ارادہ
کہ خط لکھیں سلاطین عجم کو | پسند آیا ہے یعنی اب یہ ہمکو
کسی نے آپ سے کی یہ گذارش | کہ ہے اس طرح پر حال نگارش
عجم والوں کا یہ طرز ہے معمول | نہیں رکھتے خط بے مہر مقبول
سنے جب آپ نے یہ تازہ اخبار | تو کی حضرت نبی نے مہر تیار
انس کہتا ہے اب آنکھوں کیا | مری نظروں میں ہے وہ حال گویا
سفیدی جگہ انگشتری کی | کف والا میں جلوہ کر رہی تھی

٥ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ

انس کہتا ہے جو تھی بیسواتی | محمد سطر بالا میں لکھا تھا
کہ نقش خاتم ختم رسالت | رسول اوسط میں کندہ کیا تھا
ہوا اس طرح سے کندہ نگیں ہے | لکھا تھا کلمہ اللہ بالا
کہ تھیں اس میں منقش تین سطریں | کہ سب سے فوق تھا نام والا

۶ ح عن انسٍ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسریٰ وقیصر والنجاشی فقیل لہ انہم لا یقبلون کتاباً الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتماً حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انس سے یہ حدیث پانچویں ہے — بیاں کرتا ہے وہ یوں اس حسیں سے
کہ جس ہنگام میں خیر الوریٰ نے — یہ چاہا افتخار انبیاء نے
کہ فرماویں رقم منشور اطہر — سوئے نجاشی و کسریٰ و قیصر
کسی نے آپ سے کی ایسی تقریر — کہ ہے اس طرح پر احوال تحریر
یقیں کرتے نہیں کسریٰ و قیصر — نہ جب تک ثبت ہووے مہر خط پر
وہیں حضرت نے بنوائی انگوٹھی — وہ انگشتر تو ہاں اس طرح کی تھی
کہ حلقہ اس انگوٹھی کا بنایا — بسیم خام تھا اچھا بنایا
میان مہر یہ نقش بجا تھا — محمد ہے رسول اللہ لکھا تھا

۷ ح عن انس بن مالکٍ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ

چھٹی سن لیجئے انس کی یہ روایت — حقیقت میں ہے یہ راہ ہدایت
کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتے — انگوٹھی ہاتھ سے باہر نکالتے

۸ ح عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتماً من ورقٍ فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ عنہ حتی وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ

اب آگے قول ہے ابن عمر کا — وہ حال مہر ظاہر ہے کرتا
کہ لی تھی آپ نے جو انگوٹھی — نبی انگشتری وہ سیم سے تھی
رہی وہ خاتم والا مکرم — بدست پاک سردار دو عالم
ہوئے جب سوئے جنت آپ راہی — وہ خاتم ہاتھ میں نائب کے آئی
رکھی انگشتری یار نبی نے — بدست خود ابوبکر ولی نے
خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی — تصرف میں رہی ان کے انگوٹھی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت — گئی ان پاس وہ مہر رسالت
رہی ان کے تصرف میں بیاں تک — کہ آخر گم ہوئی وہ مہر بے شک
اریس اس چاہ کا مشہور ہے نام — گری جس میں وہ مہر نیک انجام
کہ جس کا نقش تھا اس طور کی سات — محمد تھا رسول اللہ کے سات

باب ما جاء فی تختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

۱ ح عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ فی یمینہ

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے — علی فرزند عم مصطفیٰ سے
بیاں کرتے ہیں وہ با طرز اخلاص — کہ سردار دو عالم خاتم خاص
رکھا کرتے تھے دست راست میں ہیں — پہنتے آپ تھے اس کو یمیں میں

۲ ح عن حماد بن سلمۃ قال رأیت ابن ابی رافع یتختم فی یمینہ فسألتہ عن ذلک فقال رأیت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

کیا حماد نے مذکور ایسا جواب اس نے دیا مجھکو ہویدا	کہ میں نے ابن ابو رافع کو دیکھا کہ عبد اللہ تھا جعفر کا بیٹا کہا اس نے کہ سردار دو عالم	انگوٹھی تھی بدست راست اسکے اسے پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم	کیا پس میں نے استفسار اس سے بدست راست کیں اس وقت پوچھا

ح ۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

کہوں میں جو روایت دوسری ہے	کہ عبد اللہ بن جعفر نے کہی ہے	رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی	رہا کرتی بدست راست تھی

ح ۴ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ
وَلَا اِخَالُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

یہاں حال ہوتا ہے جو مرقوم گماں کرتا ہوں میں اس بات کا بھی	ہوا جو صلت کے کہنے سے معلوم کہ اس مخدوم نے ایسا کہا بھی	کہ عبد اللہ تھے فرزند عباس کہ مہر خاص ختم الانبیاء کی	انگوٹھی وہ پہنتے تھا بدست راست بدست راست میں زینت فزا تھی

ح ۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ
کَفَّہٗ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَنَھٰی اَنْ یَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسَ

روایت اب سنو ابن عمر کی انگوٹھی کے نگینہ کو پھراتے مگر حضرت نے اوروں کو نہی کی ہوا پھر اتفاق کار ایسا	کہ لی حضرت نے چاندی کی انگوٹھی ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے کہ کھدوائے کوئی ایسی انگوٹھی کہ خادم حضرت عثمان کا تھا اریس ایک چاہ ہے مشہور عالم	پہننے کا رکھا تھا یہ قرینہ کھدوایوں نقش تھا مہر نبی کا مبادا کوئی یوں ہو جائے بیباک اسی کے پاس تھی یہ ہر حالت گری وہاں سے خادم سے وہ خاتم	کہ رو گرداں کئے کرتے نگینہ محمد تھا رسول اللہ بھی تھا کہ چاہے التباس خاتم پاک رکھے تھا وہ بعنوان کفالت

ح ۶ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِھِمَا

امام جعفر صادق زباں سے	روایت کی ہے یوں اپنے پدر سے	کہ عادت حضرت حسنین کی تھی	بدست چپ پہنتے تھے انگوٹھی

ح ۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِہٖ

انس کے قول سے ہوا ہے معلوم	کہ خیر المرسلین عالم کے مخدوم	انگوٹھی کو پہنتے تھے یمیں میں	رکھی تھی مہر دست راست ہی میں

ح ۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ
النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ

کیا مذکور فرزند عمر نے ۔ کہ مخبر انبیاء خیر البشر نے ۔ انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار ۔ طلا سے تھی بنی وہ مہر سرکار
مگر دستور یہ بھی آپ کا تھا ۔ کہ دست راست میں اس کو رکھا تھا ۔ خبر اشخاص نے جس وقت پائی ۔ کہ پہنی آپ نے مہر طلائی
یہ صورت دیکھ کر اشخاص کثیر ۔ ہوئے مصروف نزیب خاتم زر ۔ جو دیکھا آپ نے یہ طور احوال ۔ تو پھینکا ہاتھ سے خاتم کو فی الحال
کیا یہ اور بھی ارشاد و اظہار ۔ نہ پہنوں گا اسے زنہار زنہار ۔ سبھوں نے دیکھ کر حال نبی کو ۔ گرایا ہاتھ سے انگشتری کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تعریف تیغ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

یہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم ۔ دم تیغ زبان کیا کیا ہی جوہر دکھاتا ہے
انس نے کھینچ کر تیغ زباں کو ۔ کیا تسخیر اقلیم بیاں کو ۔ کہ قبضہ سیف ختم المرسلیں کا ۔ رسول غازی سلطان دیں کا
ہوا تھا جنس نقرہ سے وہ طیار ۔ بجز بی تھا طرحدار و نمودار

۲ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بھی سعید بو الحسن کی ۔ انس کے قول سے جو متحد تھی ۔ کیا بس اکتفا اس ہی بیاں پر ۔ نہ کی تکرار مضمون مکرر

۳ عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

کیا ہے ہود نے مذکور ایسا ۔ کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا ۔ کہ مکہ پر مظفر آپ ہو کر ۔ وہاں داخل ہوئے با نصرت و فر
یہ عالم آپ کی تلوار کا تھا ۔ طلا و نقرہ اس پر تعبیہ تھا ۔ بیاں کرتا ہے طالب نام راوی ۔ کہ یہ تقریر جب ہود سے کی
کہ تو مجھ سے بیاں کر حال اس کا ۔ کہ نقرہ کس جگہ اس پر لگا تھا ۔ دیا اس نے جواب آشکارا ۔ لگا تھا اس پہ سمت قبضہ نقرہ

۴ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

عجائب ابن سیریں کا بیاں ہے ۔ کہ جس سے صورت معنی عیاں ہے ۔ مثل مشہور ہے عالم میں ہر سو ۔ محبت جس کسی سے ہو کسی کو
اسی کا ذکر وہ کرتا رہے گا ۔ اسی کی چال پر چلتا رہے گا ۔ غرض ہے ابن سیریں کا بیاں کہ ۔ ولیکن بات ہے یہ امتحاں کی
کہ تیغ اس نے بنائی از رہ حب ۔ بطرز و شکل تیغ ابن جندب ۔ کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار ۔ بعینہ شکل تیغ شاہ ابرار
مکرر یہ بیاں کرتا ہے راوی ۔ کہ حنفی تیغ تھی سردار دیں کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان زرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

اخ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ

زرہ کی وصف میں تھا مختصر باب جداگانہ | سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے

زبیر جنتی یار نبی نے	بشارت اس کو جنت کی ملی ہے	مبشرہ جو ہیں اصحاب حضرت	انہی دس میں یہ ہے اہل بشارت
بیاں کرتا ہے احوال احد کو	کہ پہنے آپ تھے اس دن زرہ دو	بیاں کافی نہ تھا خوشی کی جا ہے	کہ وصف غزوہ خیر الورا ہے
کروں کچھ وصف ختم المرسلاں کا	نبی غازی آخر الزماں کا	مسلح درمیان رزم گہ تھے	زرہ بر دوسری پہنے زرہ تھے
پسند آئی تھی یہ شان تجمل	کہ ہے روز وغا آن تجمل	عیاں چہرہ پہ تھا نور جلادت	جبیں تھی مطلع انوار شوکت
تہور کا یہ عالم برملا تھا	کہ جان اشقیا پر زلزلہ تھا	شجاعت دیکھ کر محبوب رب کی	ہزیمت تھی شجاعان عرب کی
بعین رزم ٹھیرا عزم والا	کہ ہو بالائے صخرا جلوہ فرما	کہ تا اصحاب دیکھیں روئے اطہر	بزدلی ہوں مظفر اشقیا پر
ولیکن کثرت چالش گری سے	تن والا پہ آثار کسل تھے	تردد نے دکھایا تھا یہ نیرنگ	نہ آسکتے تھے حضرت بر سر سنگ
کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر	ادب سے پشت کو نیچے جھکا کر	بعینہ صورت زینہ بنایا	رسول اللہ کو اوپر چڑھایا
عجب طلحہ بھی مرد جانفشاں تھا	حصار دین کا گویا نردباں تھا	غرض حضرت باستقلال کامل	ہوئے بالائے سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے پس میں نے سنا تھا	کہ یوں ارشاد حضرت نے کیا تھا	یہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب	کہا شارح نے یہاں یہ مطالب
کیا جنت کو واجب اپنے اوپر	شفاعت کر کیا یار روز محشر	نہیں معلوم یہ کافی کدھر ہے	کہ بحر رحمت یہاں جوش پر ہے
سخاوت دیکھنا خیر الورا کی	کہ جنت آج طلحہ کو عطا کی	پکڑلے آپکے دامان نبی کو	نہ چھوڑ اپنے گدا دست سخی کو

غزل

مسرت کردم بمیدان شفاعت			نظر فرما بخواہان شفاعت
بہیبت مطلع خورشید احسان	بجالت ماہ تابان شفاعت	سر افرازی بتاج عز و تمکین	سرافرازی بایوان شفاعت
سحاب گشتہ برفرق عالم	محیط کرسکان شفاعت	برائے تشنگان روز محشر	وجید ابر نیسان شفاعت
گرفتارم باستقام جرم اثم	ملاجم کن بپیمان شفاعت	چو بیم از آفتاب روز محشر	تظلل ہمزبان شفاعت

گدایان در ت را یاد آری	بروز حشر بر خوان شفاعت	بحال کاتی مسکین کرم کن	کہ شاہان بیا مان شفاعت

٢ خ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا

یہ راوی ہیں صاحب خبر ہیں	طریق راستی کا راہبر ہے بلکل ابرہ واستر ملا کر	کہا حال جناب مصطفےٰ کو کیا تھا انکو ہم پشت و مظاہر	کہ تھے روز احد پہنے زرہ دو

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان خود مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

١ خ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيْلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ

انس سرخیل اصحاب خبر ہے لگا کہنے کوئی واں اصحاب ہوش	بیاں کرتا ہے یہ حال معتبر ہے کہ ہے ابن خطل کعبہ میں روپوش دیا حضرت نے حکم قتل اس کو	کہ حضرت آئے یوں مکہ کے اندر وہ یعنی اب یہاں مخفی ہوا ہے کہ بس اس کو وہیں پر مار ڈالو	رکھا تھا خود بر فرق منور پس پردہ وہ مرتد چھپ رہا ہے

٢ خ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

انس نے اور بھی تقریر کی ہے	حقیقت یہ بھی روز فتح کی ہے	کہ جس دم آپ منصور و مظفر	ہوئے کعبہ میں داخل خود در سر
وہاں جب خود سر سے اتار	کہ لشکر میں کوئی مخبر پکارا	کہ اب ابن خطل حال پریشاں	ہوا ہے آن کر کعبہ میں پنہاں
وہ مرتد آج چھپا کر چھپا ہے	در پردہ پنہاں ہو گیا ہے	ہوا اس کے لئے یہ حکم والا	کہ ہووے قتل وہ مرتد دغا
روایت اور اک وہ بھی کی ہے	کہ یہاں یہ بات بھی میں نے سنی ہے	کہ جب کعبہ میں آئے ہو کے فیروز	نہ تھے احرام باندھے آپ اس روز

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِمَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان دستار مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں ۱۲

١ خ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

بحال وصف دستار	جناب سرور عالم	دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے

بیان جابر شیریں ادا ہے	محبتوں کو نوید جاں فزا ہے	کہ روز فتح ہنگام ولی فیروز	ہوئے کعبہ میں داخل پا پیروز

بفرق پاک تھا رنگین عمامہ | سیہ رنگت کا اک شکیں عمامہ

۲ خ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه قال رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء

کہا ہے جعفر ابن عمرو نے | کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے | کہ میں نے سرورِ عالم کو دیکھا | عمامہ آپ کے سر پر بندھا تھا
عمامہ تھا جو بر فرقِ مکرم | سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

۳ خ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء

روایت اور جعفر نے یہی ہے | زبان بیان بھی اسکو باپ کی ہے | وہ کہتا ہے بہ تحقیق روایت | کہ تھے مشغول خطبہ جبکہ حضرت
بیانِ خلق یعنی خطبہ خوان تھے | زبان وعظ سے گوہر فشاں تھے | عمامہ تھا سرِ عالی پہ اسود | سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

۴ خ عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال
وكان ابن عمر يفعل ذلك قال عبيد الله ورأيت القاسم بن محمد وسالما يفعلان ذلك

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے | کہ تھا یہ عادتِ خیر البشر سے | کہ جس دم باندھتے حضرت عمامہ | رکھا کرتے میان دوش شملہ
کہا نافع نے بھی ابن عمر سے | ہمیشہ باندھتے دستار ایسے | عبید اللہ یوں ہے ذکر کرتا | کہ میں نے سالم و قاسم کو دیکھا
وہ دونوں شخص یعنی اس طرح سے | عمامہ سر پہ اپنے باندھتے تھے

۵ خ عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عصابة دسماء

ہوا ثابت بقول ابن عباس | کہ تھے مشغول خطبہ افضل الناس | بفرق پاک سردار دو عالم | سیہ رنگت کی تھی دستار اسود

باب ما جاء في صفة إزار رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان تہبند مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ خ عن أبي بردة قال أخرجت إلينا عائشة رضي الله عنها كساء ملبدا وإزارا غليظا
فقالت قبض روح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين

ازار و لنگی یعنی تہبند نام ثوب احرم | کہ جسکی حد کیفیت یہاں بیان ہے | ابی بردہ سے ہے منقول حال | بیان کرتا ہے وہ یوں صدق حال
نہایت یہ روایت با نگرا ہے | ہمارے حضرت خیر الورا سے | کہا راوی نے یہاں سلطان عالم | ہوئی تھی یعنی یہ اتحاد و اوقات
نکالے عائشہ نے پارچہ دو | ہمارے سامنے آ کمبل کو | غرض یاران دو میں تھی لپیٹی | لگے تھے اور ان میں بھی پیوند اکثر
بہت کثرت پیوند کی تھی | تھی کمبل کی شکل وہ چادر موٹے تھے | شتاب کیفیت ثوب دگر کی | ازار خاتم پیغمبران تھی

حقیقت یون ہوئی اسکی مروے	کہ تھی موٹی باندازِ سطبرے	کہا پھر صاف ام موسان نے	رسول اللہ کی آرام جان نے
یہ دونو پارچہ یعنی جو دیکھے	غرض اوصاف بھی دونوں کی کہہ لے	انہیں میں آپنے فرمائی رحلت	یہی ملبوس تھا ہنگام فرقت
بوقتِ استعمال وار فا سے	بیان کیا کیجئے غم کی کہانی	اسی پوشاک کو پہنے ہوئے تھے	یہی دونو بدن آپ کے تھے

٢ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِيْ يَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهُ اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهُ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ

بیان کرتا ہے اشعث یون حقیقت	کہ ہے میری پھوپھی سے یہ روایت	پھوپھی میری بیان کرتی ہے ایسا	کہ تھا میں اچھا یہ بات کہتا
کہ مین شہر مدینہ مین رواں تھا	چلا جاتا بحال خود وہان تھا	کہ اس حالت مین کوئی شخص ناگاہ	مرے پیچھے سے بولا بر سر راہ
ازار اپنی کو پیچھے سے اٹھالے	کہ بس نزدیک ہے یہ اتقا سے	بتقوی لباس یہ نزدیکتر ہے	غرض پائندہ تر بھی سر بسر ہے
وہین ناگاہ اسکا کہنے والا	جناب سرور عالم کو پایا	کہ تھے پیچھے سے وہ تشریف لائے	یہ باتیں آپ تھے مجھکو سناتے
کیا پھر عرض مینے شاہ دین سے	جناب رحمت للعالمین سے	کہ ہے یہ چادر با زیب و زینت	نہایت باتکلف بیش قیمت
بنی ہے یہ اسی انداز کے سات	نہین لٹکائی مینے واسطے سات	کیا ارشاد یہ حضرت نے مجھکو	نہین کرتا ہمارا اقتدا تو
غرض سنکر یہ مینے بات ڈورکی	ازار پاک کی جانب نظر کی	معاً مجھکو ہوئی یہ بات محسوس	کہ نصف ساق تک کرتا ہے ملبوس
	یہی ارشاد مجھکو آپ کا ہے	ازار اسطرح پر رکھنا بجا ہے	

٣ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَأْتَزِرُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ایاس باخبر سے	کہ ہے وہ زمرہ اہل سیر سے	ہوا ہے باپ سے اوس کے یہ منقول	کہ تھا یون حضرت عثمان کا معمول
ازار اسطرح کی ہوتی تھی انکی	کہ نصف ساق سے آگے نہ بڑھتی	ہوا تھا انکو یہ انداز مانوس	کہ نصف ساق رکھتے زیر ملبوس
کہا کرتے تھے وہ احباب کو بھی	ازار ایسی ہی صاحب کی تھی	غرض یہ سنت خیر الورا ہے	ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

٤ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلُ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حذیفہ حسب مناسب بنی سے	روایت اس سے یہ مروی ہوئی ہے	کہا اس مقتدائے دین نے ایسا	کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑا
دیا ساق مبارک پر کہا ہات	کبھی راوی نے بیان شک کی ہے بات	بہر صورت یہ ہے مقصود والا	کہ فرمایا حذیفہ کو یہ ارشاد

اوراس عباسی مت لکارا یہ بھی	حد معین ہے حذیفہ	غرض مقدار نصف ساق تک کی	نہیں اس بات میں ہنا رشک کی
اگر انکار تو رکھتا ہو اس سے	تو ہاں کچھ ایک نیچے یہاں تک لائے	نہیں اصلی اگر اس سے بھی	تو شاید چاہتا ہو تو درازی
	نہیں لنگی یہ ثابت حق کعبین	رہی یہ ساق او کعبین کے بیچ ہیں	

باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے رفتار مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں تین حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عن ابی ہریرۃ قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ وما رأیت احدا اسرع فی مشیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجہد انفسنا وانہ لغیر مکترث

نہ دیکھا آہ ان آنکھوں سے رفتار مبارک کو		ہیں رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے	
رقم جو ماجرا ہوتا یہاں ہے	زبان بوہریرہ کا بیان ہے	کریوں اسکی زبان گوہر فشاں کا	کہ میں نے کوئی شی ایسی کبھی
کہ وہ احسن رسول اللہ سے ہو	بھلا حاصل ہوا یہ حسن کس کو	وجاہت جو بنداروی نبی کی	کہ تھا ایسی کان الشمس تجری
خرام پاک کا عالم کہوں کیا	نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکھا	یہ سرعت آپ کی رفتار میں تھی	زمیں انکو لئے گویا لپٹتی
کیا کرتے تھے ہم کوشش نہایت	کہ تا رستے چلیں ہمسر او حضرت	گر وہ راہ او جاتی بے تکلف	قدم کو تھے اٹھاتے بے تکلف

۲ ح عن علی بن ابی طالب کان علی اذا وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا مشی تقلع کانما ینحط فی صبب

روایت ہے جناب بو الحسن سے	علی شیر خدا خیبر شکن سے	کہ جب سیدا گھر سی کرتے بیاں تھے	وہ یوں وصف نبی میں در فشاں تھے
کہ کرتے آپ جب رفتار جسم	یہ ہنگام خرامش تھا یہ عالم	قدم برکندہ تھی رفتار ان کی	بلندی سے ہے گویا میل پستی

۳ ح عن علی رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا تکفیا کانما ینحط من صبب

روایت اوسکی شیر خدا سے	سزاوار خطاب ہل اتی سے	کہ تھا یہ حال محبوب خدا کا	کہ جس دم آپ جاتے راہ چلتا
	قدم مسطرح آگے کو اٹھاتے	نشیب و پست کو گویا اترتے جاتے	

باب ما جاء فی تقنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان سر پر تقنع رکھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ۱۲

۱ ح عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات

تقنع میں ہمارا اردو میں باب جدا گانہ	یہاں ایک ہے روایت راوی اخبار لانا ہے

بیانِ حاصلِ قولِ انس ہے ۔ کیا یوں اسنے راہِ گفتگو طے ۔ کہ تھی آپکی یہ خوئی سرورِ دین ۔ کیا کرتے تھے موئے سر میں تدہین

پس تدہین سوا یک نون لیکے ۔ وہ اپنی موئے سر کو پوچھتے تھے ۔ کیا کرتے تھے اکثر آپ یہ کام ۔ تقنع ہے مگر اس کام کا نام

دہن کی کیا کہوں طرزِ نفاست ۔ کہ ہوتی جس گھڑی روغن کی کثرت ۔ برای جذب روغن ایک کپڑا ۔ مقنعین آپنے جو کر رکھا تھا

بفرقِ پاک رکھ لیتے تھے اکثر ۔ وہ ہوتا چرب روغن سے مکرر ۔ یہاں اوس کپڑے کا آخر ہوا تھا ۔ بشکل ثوب زیاتان ہوا تھا

عزیزو یہ مکان بھی رشک کا ہے ۔ کفِ افسوس ملنے کی یہ جا ہے ۔ ملا کیا مرتبہ اوس پارچہ کو ۔ کہ رہتا بیشتر ہمدوشِ گیسو

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان بیٹھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ثنا عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

یہ فیضِ وصفِ اجلاسِ شہِ لولاک ہے کافی ۔ کہ تیری نظم کو اورنگِ شہرت پہ بٹھاتا ہے

بیانِ جلسۂ شاہِ رسل ہے ۔ یہاں قاصر زبان جزو کل ہے ۔ سزاوار جلوس تخت جنت ۔ مقیم صدر ایوان رسالت

کیا کرتے تھے جس صورت سے جلسہ ۔ بیان اوسکا نہیں ہوتا ہے نقشہ ۔ فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے ۔ کہ اونکی بے بدل ہر اک ادا ہے

عیان ہوتی نہیں کیفیتِ حال ۔ تڑپتا ہے بہت ہجر انکا پامال ۔ اگر شکل مبارک دیکھ پاوے ۔ کوئی انداز تو لکھنے میں آوے

الٰہی ہو دعا میری اجابت ۔ رسول اللہ کی پاؤں زیارت ۔ مجھے غم سے چھڑاوے یا الٰہی ۔ رخ احمد دکھاوے یا الٰہی

بس اب کافی نہ آگے کو بڑھا جا ۔ یہ بہتر ہے کہ تو مطلب پہ آجا ۔ تجھے ایک موقوف کر اظہار رقت ۔ کہ ہے منظور تحریر روایت

بیان کرتا ل بنت مخرمہ کا ۔ کہ اوسنے سرورِ عالم کو دیکھا ۔ کہ تھی رونق فزا مسجد کے اندر ۔ جناب شافع و سردارِ محشر

بطور قرفصا حضرت نبی بیٹھے ۔ بزانوی مبارک متکی سے تھے ۔ باجلاس نیاز و خاکساری ۔ مراقب تھی سوئے درگاہ باری

جو دیکھا منکسر انکو سراپا ۔ پڑا اک زلزلہ میری بدن پر ۔ کہ سلطانِ رسل اوسوقت بیٹھے ۔ باندازِ خشوع و مسکنت تھے

روایت تو ہوئی اتمام اسجا ۔ رہا اجمال لیکن قرفصا کا ۔ سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر ۔ کتابوں میں ہوئی جسطرح تحریر

کہ اس جلسہ کا ہے انداز ایسا ۔ نشستن گاہ پہ ہو شخص بیٹھا ۔ شکم سے اپنے گھٹنوں کو لگادے ۔ بگرد ساق دو ہاتھوں کو لاوے

وہ دونوں ہاتھ اسکے بالعروت ۔ بگرد ساق ہوں حلقہ کی صورت ۔ غرض اسطرح کا جو بیٹھنا ہے ۔ عرب میں نام اوسکا قرفصا ہے

۲ ثنا عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

بیان ہے راوی روداد عباد ۔ کہ ہے اپنے چچا سے اسکو اسناد ۔ کہا اوسنے کہ میری عم نے دیکھا ۔ جناب سرورِ عالم کو لیٹا

کر لیتے آپ تھے مسجد کے اندر | رکھا تھا پشت عالی کو کبھی پر | یہ تھا انداز پائے باصفا کا | اٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا تھا
غرض باوسدم سرادو رسالت | وہاں لیٹے تھے مستلقی کی صورت

۳ وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بوسعید باصفا کی | مبین ہے نشست احتبا کی | کہا اس نے کہ وہ عالم کے سرور | تھے جبدم بیٹھے مسجد کے اندر
نشست انکی بطور قرفصا تھی | ہوئی مذکور یوں تفصیل اسکی | زمین پر آپ یعنی بیٹھ جاتے | شکم کو دونوں زانوں سے ملاتے
ابھر کر لیتے دونو ساق پا کو | پکڑ لیتے بزور دست و بازو | بنا ہاتھوں کا حلقہ بیچ پا | بگرد ساق رکھتے دست والا
نزول رحمت حق اسکے اوپر | باصحاب کرام و آل اطہر

باب ما جاء فی تکأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ

جناب تکیہ گاہ بیکساں کا | کا بالش و تکیہ | ہمیں جب یاد آتا ہے | تو دل لوٹا ہی جاتا ہے
بیان کرتا ہے جابر یہ عبارت | کہ پائی آپ کی میں نے زیارت | جو دیکھا آپ تھے اسطرح جو تھی | سر بالش پہ اُسدم تکی تھے
تھا بالش کا یہ انداز دیکھا | کہ سمت چپ وہ تکیہ لگ رہا تھا

۲ عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا قال وشہادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت

ابی بکرہ کا بیٹا عبدرحمان | بیان کرتا ہے یہ حال نمایاں | کہ یعنی یہ کہا میرے پدر نے | کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہ اے لوگو ذرا سوچو تو کیونکر | نہ بتلاؤں کبائر تمکو اکبر | کیا معروض اصحاب نبی نے | کہ ہمیں یا رسول اللہ کہیے
کیا یوں آپ نے لوگوں کو ارشاد | کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد | کبھی زنہار تم ہرگز نہ کیجو | شریک خالق اکبر کسی کو
کبیرہ نام ایسے جرم کا ہے | شریک حق بنا کب دوسرا ہے | ستانا اور یہ مادر پدر کا | کبیرا ہے کبیرا ہے کبیرا
کہا راوی نے یہ تھا بیچ ماجرا | کہ بیٹھے آپ تھے اسدم بعظمت | کہ تھے تکیہ لگائے ذات اکرم | جناب سرور سردار عالم
ہوا ارشاد غیب الورا کا | کہ جھوٹی گواہی بھی کبیرا | کہا تھا یا کلام زور اس جا | ہوا ہے شک بیان لکھی

کہا راوی نے یہ ہر وقت ہر بار کہ ان بالوں سے ہوتے کاش خاموش	کیا کرتے انہیں بالوں کو تکرار جناب مرشد ہر صاحب ہوش	یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے	کہ ہم پہ اپنے دلیں فکر کرتے

٣ عن ابی جحیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انا فلا اکل متکئا

ہوا ہے ابو جحیفہ سے یہ مروی	بیان کرتا تھا ایسا وہ صحابی کہ ہم کھاتے نہیں تکیہ لگا کر	کہ فرمایا شہ کون و مکان نے یہی دستور ہے اپنا مقرر	جناب رہنمائے گمرہاں نے

٤ عن جابر بن سمرة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة
قال ابو عیسی لم یذکر وکیع علی یسارہ وهکذا روی غیر واحد عن اسرائیل نحو
وکیع ولا نعلم احدا روی فیه علی یسارہ الا ما روی اسحق بن منصور عن اسرائیل

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی کہ وہ راوی نہیں یہ ذکر لایا وکیع با خبر سے ہیں موافق کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا بصریح حقیقت جستجو کی کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگایا روایت اُن کی ہے سب کے مطابق کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو کہ جس میں ذکر ہے بائیں طرف کا	نظر یعنی مجھے یوں آپ آئے وکیع راوی اخبار کی بابت بیان اوروں کا بھی یہاں ہے بیان کرتے ہیں وہ سب یہ عبارت ولیکن ایک یہ اسحق راوی ہے اسرائیل سے اسناد کرتا	سر بالش پہ بیٹھے تکیہ لگائے بیان کرتا ہے اس تقریب سے تھا کہ اسرائیل سے اس کو سنا تھا کہ ہم کو یہ نہیں ثابت روایت روایت کر گیا ہے اس طرح کی

باب ما جاء فی اتکاء رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ باب ہے بیچ تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ١٢

١ عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان شاکیا
فخرج یتوکأ علی اسامة وعلیه ثوب قطری قد توشح به فصلی بهم

روایت یوں ہوئی مروی انس سے اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا	ہوئی مذکور بیماری کی کیفیت کہ کچھ بیمار ختم انبیاء تھے رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا پڑھی پیروان نماز اس دم سبی نے	سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے کہ اس حالت میں آئے آپ باہر کہوں کیا جامہ قطری کا عالم ہوئے باہم وہ سب اصحاب ایکے	اسامہ کی تمیں تکیہ بنا کر ابالا سے مبارک تھا جو اس دم

٢ عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه

الذي توفي فيه وعلى رأسه عصابة صفراء فسلمت فقال يا فضل قلت لبيك يا رسول الله قال اشدد بهذه العصابة رأسي قال ففعلت ثم قعد فوضع كفه على منكبي ثم قام ودخل في المسجد وفي الحديث قصة طويلة

بیان کرتے ہیں فضل بن عباس | کہ میں آیا رسول اللہ کے پاس | بیچ اوس ہنگام کا کرتا ہوں مذکور | مرے تھے آپ جن روز میں رنجور
سبب ہے ذکر و اس رنج و مرض کا | کہ جس میں آپ نے دنیا کو چھوڑا | عصابہ زرد تھا حضرت کے سر پر | سلام اونکو کیا واں بیٹھ کر
مجھے یا فضل کہکر جو پکارا | کہا لبیک میں نے آشکارا | کہا ہوں مستعد یعنی بخدمت | مجھے ہوتا ہے کیا ارشاد حضرت
کہا تو اس عصابہ سے مرا سر | ذرا اب باندھ دے مضبوط کس کر | غرض میں نے عصابہ سے اسی دم | سر والا کو باندھا خوب محکم
پھر اس کے بعد بیٹھے آپ و سجا | رکھا کندھے پہ میرے دست والا | وہاں سے پھر بیقدم آگے بڑھائے | وہ مسجد کی طرف تشریف لائے
خبر میں تھا طویل الذیل احوال | لکھا ہے ترمذی نے بیان اجمال

باب ما جاء في صفة أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان صفت کھانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن ابن لكعب بن مالك عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلعق اصابعه ثلاثا قال ابو عيسى وروى غير محمد بن بشار هذا الحديث قال كان يلعق اصابعه الثلث

بیان اکل و وصف نان و ذکر ناخورش کا سنے | جناب سرور کونین کا تم کو سناتا ہے
کہا کعب ابن مالک کے پسر نے | کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے | کہ سچی تحقیق یہ حضرت کی عادت | کہ انگشتان عالی کو بہ کثرت
پس از خوردن دہاں میں اپنی لاتے | زبان باصفا سے چاٹتے تھے | اور ایسی بیان کرتا ہو تکرار | کہ ہے بس اس کا راوی ابن بشار
سوا اسکے جو راوی دیگر ہیں | روایت اسطرح سے کر گئے ہیں | کہ تا بہ سہ انگشت اور وسطی | رہا معمول انکو چاٹنے کا

۲ عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اكل طعاما لعق اصابعه الثلث

انس ہی اب شریح روایت | بیاں یہ آپکی کرتا ہے عادت | کہ جس دم آپ تھے کھانیکو کھاتے | تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے تھے
جناب سرور عالم کی تھی خو | کہ تھی وہ چاٹتے تین انگلیوں کو

۳ عن ابن لكعب بن مالك عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل باصابعه الثلث ويلعقهن

بیٹا کعب کا راوی اخبار | زبان کعب سے کرتا ہے اظہار | کہ کرتے جب تناول آپ کھانا | تو رکھتے دخل بس انہیں انگلیوں کا
تناول سے جو ہو جاتی فراغت | تو انکو چاٹ بھی لیتے تھے حضرت

۴ عن مصعب بن سليم قال سمعت انس بن مالك يقول اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فرأيته ياكل وهو مقع من الجوع

رکھے ہے نصب اخبار مصعب	یہاں کرتا ہے یوں اظہار مصعب	کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے	انس یا ربی نے جو کہا ہے
کہ شاہ و افتخار انبیاء کے	چھوہارے سامنے لائے گئے تھے	نظر میں سے جو کی دیکھی جاتی تھی	یعنی اشتہا کھاتے تھے حضرت
	اٹھائے پاؤں کو بیٹھے ہوئے تھے	عیاں آثار تھے بھوک کے تھے	

باب ما جاء فی صفة خبز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان روٹی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۸ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عن عائشة رضی اللہ عنہا انہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو عیسیٰ بیاں کرتا ہے تحریر	زبان اسود راوی کی تقریر	کہا اس نے واقف حال خبر نے	سند دیگر جناب عائشہ سے
کہ وہ محبوب ختم رسالت	بیاں کرتی تھیں یہ ام عشرت	کہ تھا یہ حال آل مصطفیٰ کا	نبی کی اہل بیت باصفا کا
نہ کھائے نان جو دو دن برابر	انھوں نے پیٹ بھر کر سیر ہو کر	رہی یہ آپ پر عسرت گرانی	کیا جس روز تک نقل مکانی

ح ۲ عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة یقول ما کان یفضل عن اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبز الشعیر

سلیم ابن عامر نے کہا ہے	کہ میں نے ابو امامہ سے سنا ہے	بیاں کرتا تھا وہ راوی اولیٰ	معیشت کا رسول اللہ کے حال
کہ تھے جو آپ کے سب اہل خانہ	یہ تھی انکی معاش جاودانہ	کبھی یعنی نہ انکی پاس بچتی	زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

ح ۳ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعة طاویا ہو واہلہ لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزہم خبز الشعیر

ہوا ثابت بقول ابن عباس	کہ تھا اکثر یہ حال اشرف الناس	بسر کرتے تھے یوں اوقات خالی	کہ گھر ہوتا طعام شب سے خالی
بہت راتوں کو اہل بیت والا	شکم خالی کیا کرتے تھے فوا	طعام شب نہ پاتے تھے وہ اکثر	غذا راتوں کو کھاتے تھے وہ اکثر
میسر گر انھیں ہوتا تھا کھانا	تو وہ کھانا بھی ہوتا اسطرح کا	کہ اکثر بیشتر نان جویں تھی	بعسرت یوں معاش شاہ دیں تھی

ح ۴ عن سہل بن سعد انہ قیل لہ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی یعنی الحواری فقال سہل ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی حتی لقی اللہ عز وجل فقیل لہ ہل کانت لکم مناخل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کانت لنا مناخل فقیل کیف کنتم تصنعون بالشعیر قال کنا ننفخہ فیطیر منہ ما طار ثم نعجنہ

زبان سہل بن سعد کی بات	سنا ہے کہ سنو ہوش کر ساتھ	رسول اللہ کا وہ یار مقبول	ہوا اس حال سے ایکبار مسئول
کہ حضرت نے بھلا میدہ کی روٹی	سنا اول بھی کبھی فرمائی ہو گی	کہا اس واقف حال خبر نے	خبردار و احادیث و اثر نے
کہ حال نان میدہ یعنی یہ تھا	رسول اللہ نے اس کو نہ دیکھا	ہوئے اللہ سے جب تک وہ واصل	ہوئی کب انکو نان میدہ حاصل
دوبارہ سہل سے سائل نے پوچھا	کہ ہاں عہد رسول اللہ میں کیا	تمہارے پاس تھے موجود غربال	بیان اسکا بھی کیجئے حال
کیا پھر سہل نے سائل سے اظہار	نہ تھا غربال سے ہمکو سروکار	کہا پھر پوچھنے والے نے اسکو	کہ کیا کرتے تھے تم با آرد جو
سنایا سہل نے یہ اوسکو احوال	کہ ان دنوں میں تھا اسطرح کا حال	سبوس آرد جو کو جدا ہم	کیا کرتے تھے یعنی پھونک کر دم
تف دم سے اوڑاتے تھے جو بھوسہ	کوئی اوڑ گئے تھے جو ایسے اور رہے تھے	تھے دلا سطرح ہوتے اوڑا کے	خمیر آرد جو پھر بنا تے تھے

(۵) عَنْ یُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا فِیْ سُكُرَّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا یَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

روایت یونس اسکا ناقل ہے	سند اسکی قتادہ سے انس ہے	قتادہ کو انس سے ہے سماعت	کہ اسکی جانب پر ہو حق کی رحمت
کہا یہ کہ مالک کے پسر نے	کہ فخر دو جہان خیر البشر نے	کھایا خوان پر کھانا لگا کے	طبق میں نہ آیا ان کے آگے
نہ انکے سامنے حاضر ہوئے تھے	کبھی نان تنک یعنی چپاتی	کبھی حضرت نے وہ روٹی کھائی	لب جان بخش تک گر نہ آئی
سنکے ہے راوی اخبار ایسا	کہ میں نے پھر قتادہ سے یہ پوچھا	کہ تھے کس چیز پر کھانے کو کھاتے	جناب مصطفے مجھکو بتا دے
جواب ایسا دیا اس ہوش سیر نے	قتادہ واقف حال عجب نے	کہ یعنی آپ جب کھانے کو کھاتے	تو دسترخوان کے تھے وہ بچھاتے

(۶) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ فَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِیَ اِلَّا بَكَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰہِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ مَّرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ

کہا مسروق نے احوال اپنا	کہ نزد عائشہ مادر ہوا تھا	یہ ام المؤمنین کے جی میں آیا	کہ میرے واسطے کھانا منگایا
کہی یہ بات بھی جیسے مسیحا	کہ رہتا ہے مرا یعنی یہ عالم	کبھی کھاتی نہیں ہوں پیٹ بھر کر	کہ میں یہ چاہتی ہوں از غم
کہ دل کو کھول کر اب خوب روؤں	یہ آب دیدہ اپنے منہ کو دھوؤں	رہیں پھر صورت ابر بہاری	مژہ پر تا شک ہو جائے جاری
کہا میں نے عرض کیا حال	کہ ہے کس واسطے یہ آپ کا حال	کہا یہ عائشہ نے مجکو ارشاد	کہ میں کرتی ہوں اس حال کو یاد
کہ جس حال پہ دنیا سے حضرت	بیان کرتی ہوں یعنی حقیقت	قسم ہے مجکو ذات کبریا کی	کہ تھی حالت یہ محبوب خدا کی
گئے تا ملک عقبیٰ سے ز دنیا	کھایا سیر ہو کر دن میں دو بار	نہ پایا آپ نے ایسا زمانا	کہ کھائے ایکدن دو بار کھانا

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خبز شعیر یومین متتابعین حتی قبض

ہوا یوں ورد مروی عائشہ سے | جناب زوجہ خیر الوریٰ سے | کہ نانِ جو سے بھی دو دن برابر | نہ کھایا شاہِ دیں نے پیٹ بھر کر
گئے جب تک تنہا سے حضرت | رہی لاحق ہی کچھ اُنہ عسرت

۸ عن انس قال ما اکل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی خوان ولا اکل خبزا مرققا حتی مات صلوات اللہ علیہ

کہا ہے یہ انس راوی ولی نے | نہ کھایا خواں پر کھانا نبی نے | بیاں کرتا ہے یہ احوال اُن کا | کبھی نانِ تُنک کو بھی دکھایا
ہوئی جب تک وفاتِ نسبت اقدس کا | یہی دستور حضرت کا رہا سب | سلامِ حق تعالیٰ اور رحمت | جناب مصطفےٰ پر تا قیامت

بابُ ما جاء فی صفۃ ادام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان سالن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۲۹ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل

جناب عائشہ وہ بنت صدیق | بیاں کرتی ہیں یہ احوالِ تحقیق | کہ حضرت نے کیا ارشاد | کہ بہتر نانخورش ہو کیا ہی سرکہ

۲ عن سماک بن حرب قال سمعت النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلے اللہ علیہ وسلم وما یجد من الدقل ما یملأ بطنہ

سماک نے ایسا کہا ہے | کہ نعمان سے سنیں میں نے سنا ہے | بیان کرتا تھا یوں وہ حال | کہ طبع کہ لوگوں سے یہ احوال
کہ لوگوں کس طرح کا ماجرا ہے | تمہیں کس وجہ سے اشتہا ہے | کہ جو کچھ چاہے دل تمہارا | انہی کھانے کو کرتے ہو گوارا
قسم کھانے عوض میں ہو جو کہتا | نبی کو یوں تمہارے میں نے دیکھا | کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمے | رسول اللہ صلعم تو نہ پاتے
وہ جیسے جناب پاک کھا کر | شکم اپنے کو کرتے سیر

۳ عن زہدم الجرمی قال کنا عند ابی موسی فاتی بلحم دجاج فتنحی رجل من القوم فقال ما لک قال انی رایتہا تاکل شیئا فحلفت ان لا آکلہا قال ادن فانی رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاکل لحم دجاج

روایت زہدم جرمی کی ہے | حقیقت اس کی یہ کچھ ہوئی ہے | بیان کرتا ہے وہ یہ صورت حال | کرتے وہ جو ابو موسیٰ خوش اقبال
ابو موسیٰ کے پاس تھے مجلس میں جب | کہ وہاں ایسا ہوا احوال تھا | کہ پس تناول لحم مرغ خانہ | ہوا حاضر یہ پیش آن لگا
غرض یہ ہے کہ کوئی شخص کہ | وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا | پھر اس مجمع کے لوگوں سے کوئی | کنارہ ہو گیا مجلس سے یکبار
ابو موسیٰ نے فرمایا کہ تم کو | کہ تو کیوں ہو گیا ان سے کنارہ

کہا اُسنے کہ میں مرغ دیکھا | کہ وہ ناشتہ بدبو کھا رہا تھا | تو پس میں قسم کھائی باانکار | کہ لحم مرغ کھاؤنگا نہ زنہار

کہا اس سے ابو موسیٰ نے ایسا | کہ آ نزدیک کو کہتا ہے تو کیا | کہ میں نے اسطرح دیکھا نبی کو | کہ کھایا لحم مرغ خانگی کو

۴ عَنْ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى

سفینہ نام ہے ایک مرد اور | روایت اسنے اپنے باپ سے کی | سفینہ کو پدر نے بھی روایت | پدر سے اپنے کی تا جد غایت

غرض جد سفینہ نے کہا ہے | کہ یہ بھی مصطفےٰ اکبار کا ہے | کہ میں نے آپ کے ہمراہ کھایا | حباری جانور کے لحم کو تھا

۵ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِيْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اُدْنُ فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِنْهُ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اَطْعَمَهٗ اَبَدًا

بیان ہوتی ہے زہدم کی روایت | کہ اس راوی نے کی ایسی روایت | روایت کا یہ ہے راوی کی تفصیل | کہ ہم نزدیک بوموسیٰ تھے [illegible]

کہ وہاں لایا گیا کھانا کو آگے | رکھا آگے ابو موسیٰ کے لاکے | ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا | اس میں لحم مرغ خانگی تھا

وہاں اشخاص تھے موجود اکثر | ان اشخاصوں میں تھا اک مرد احمر | کہ تیم اللہ کی وہ قوم سے تھا | برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا

کہ اپنی قوم کا گویا تھا مولیٰ | نہ آیا پاس تب کھانے کے زنہار | ابو موسیٰ نے جب یہ حال دیکھا | کہا اس سے کہ تو نزدیک آجا

بتحقیق بیان کرتا ہوں ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | کہ لحم مرغ کھایا مصطفےٰ نے | جناب شافع روز جزا نے

کہا پھر معترض نے سنکے یہ حال | کہ میں نے اسطرح دیکھا تھا احوال | یہ مرغ خانگی کچھ کھا رہا تھا | پلید اسکے تئیں سمجھا میں تنہا

وہیں کھائی قسم میں نے بانکار | کہ کھاؤنگا نہ اسکا گوشت زنہار

۶ عَنْ اَبِيْ اَسِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

کہا ہے یہ اسید باخبر نے | کہ فرمایا ہے یہ خیر البشر نے | کہ تم سب روغن زیتون کھاؤ | بدن پر اپنے یہ روغن لگاؤ

کہ بالتحقیق ہے احوال ایسا | کہ یہ روغن ہے بابرکت شجر کا | ہم نے یہاں دو حدیثیں اکھٹی وارد | بلفظ و معنی و مضمون واحد

کلام مختصر ہم نے اٹھایا | روایات مکرر کو نہ لایا

۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُعْجِبُهٗ

انس اہل خبر کا پیشوا ہے | کہ خادم آپ کی درگاہ کا ہے | بیاں کرتا ہے وہ یہ آپکی خو | کہ کدو آتا تھا خوش حضرت ہی کو

ہوا تھا اتفاق کار ایسا | کہ کھانیکو وہاں لایا گیا تھا | دیا اور مجھے لے کھانا منگایا | ہوا شک لفظ میں راوی کو پہلا
انس کی گفتگو سے ہے یہ حاصل | کرایا تھا کدو بھی اسکی شامل | ہوا تھا میں تو یوں آمادہ کار | رکھوں تا اسکو آگے پیہلا
کرتی معلوم مجکو یہ حقیقت | کہ ہوگی اس خورش سے انکو الفت | فقلت

٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءً يُقَطَّعُ
مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَجَابِرٌ هٰذَا هُوَ جَابِرُ بْنُ طَارِقٍ وَيُقَالُ
ابْنُ اَبِيْ طَارِقٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ

کہا جابر نے یہ احوال اپنا | کہ میں نزد رسول اللہ آیا | وہاں پر آکر میں نے یہ دیکھا | حضور پاک میں رکھا کدو تھا
کہ اسکی آپ قاشیں کر رہے تھے | کہا میں نے جناب مصطفیٰ سے | کہ یہ کیا چیز ہے یوں آپ جو لے | طعام اپنا بڑھاتے ہیں ہم اس سے
غرض ہے یہ کہ فرمایا یہ جابر | کہ اس سے نانخورش ہوتا ہے افزوں | روایت تو ہوئی اتمام یہاں جو | ولیکن اسم جابر میں اک شک
ابو عیسیٰ بیان کرتا ہے ایسا | کہ یہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا | کسی نے ذکر ایسا بھی کیا ہے | اسے ابن ابی طارق کہا ہے
بہر صورت یہ جابر نام راوی | ہوا ثابت کہ ہے مرد صحابی | ولیکن ہے حقیقت اسکی | حدیث اس سے یہی ایک آئی

٩ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ
قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہے تھا اک مرد درزی | ضیافت اوس نے کی حضرت نبی کی | پکایا اس نے کھانا انکی خاطر | ہوا میں آپکے ہمراہ حاضر
غرض حضرت ہوئے جب رونق افزا | طعام اسطرح کا نزدیک لایا | کہ تھے نان جو اور شوربا تھا | کدو و لحم خشک اسمیں ملا تھا
دیکھی اسکی یہی میں نے حقیقت | کہ ختم انبیا آثار رحمت | بیانِ کیا کہ دست پاک لاکے | کدو کی قاش ہر سو ڈھونڈتے
اسی دن سے کدو ہے مجکو محبوب | ہمیشہ اسکو میں کہتا ہوں مرغوب

١٠ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

جناب عائشہ کی یہ بیان ہے | بآداب نبی رطب اللسان ہے | کہ تھا حضرت نبی کا حال ایسا | کہ رکھتے دوست تھے وہ شہد و حلوا

١١ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

جناب ام سلمہ کی روایت | ہوئی وارد یہاں ایسی روایت | کہ اسنے پہلوے بریاں مہیا | رکھا نزدیک لاکر وہ پہلو

سنو پھر بعد کا حال نمایاں کیا کچھ نوش جان وہ لحم بریاں
اُٹھے پھر افتخار آفرینش گل زیب بہار آفرینش
ہوئے معروف وہ سوئے عبادت لگے پڑھنے نماز اسوقت حضرت
نہ فرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

(۱۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَکَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِی الْمَسْجِدِ

یہ عبد اللہ ہے حارث کا بیٹا بیان کرتا ہے با طرز دل آرا
کہ بھتی اسطرح کی تقریب آتی کہ ہم کھاتے تھے کھانا آپ کے ساتھ
رسول اللہ تھے مسجد میں بیٹھے وہاں وہ لحم بریاں کھا رہے تھے

(۱۳) عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاُتِیَ بِجَنْبٍ مَشْوِیٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَۃَ فَجَعَلَ یَحُزُّ لِیْ بِہَا مِنْہُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَاَلْقَی الشَّفْرَۃَ فَقَالَ مَا لَہٗ تَرِبَتْ یَدَاہُ قَالَ وَکَانَ شَارِبُہٗ قَدْ وَفٰی فَقَالَ لَہٗ اُقِصُّہٗ لَکَ عَلٰی سِوَاکٍ اَوْ قُصَّہٗ عَلٰی سِوَاکٍ

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت ہوا تھا داخل بزم ضیافت
بیان کرتا ہے وہ اسطرح کا لیا کہ وہاں لایا گیا تھا لحم بریاں
جناب پاک پھر کارد اٹھا کر لگے وہ گوشت کھانے مجکو بھی کھلا
غرض میرے لئے وہ لحم بریاں جدا کارد سے کرتے آپ تھے وہاں
پھرانے میں بلال آکر پکارا اذان دینے لگا وہ آشکارا
لگے ارشاد کرنے شاہ والا ہوا نا تھا مگر وقت عشا یاد
یہاں حضرت نے پھر کارد کو ڈالا لگے ارشاد کرنے شاہ والا
کہ ہے اسکے لئے یعنی یہ کیا بات کہ خاک آلود ہو اسکی ہو جیو ہات
بیان شارح نے کی تشریح و تفسیر کہ تھا یا آپ کا مقصود تقریر
کہ تو نے دی اذان کیا جلد آکر مناسب تھا توقف کچھ یہاں پر
نہایت وقت تھا باقی عشا کا بہت ہنگام تھا یاد خدا کا
ابھی کھانے ہی کو ہم کھا رہے تھے خورش سے ہم نہیں فارغ ہوئے تھے
وقت تھا مناسب یکجو اتنا کہ کھا لیتے باطمینان کھانا
پھر اسکی بعد کرتے ہم عبادت باطمینان مستحکم عبادت
کسی راوی نے یہاں اور بیان کہ گذری یہ حقیقت تھی اول اقامت
کہ موچھیں لبی تھیں نہایت طوالت کر گئے تھے حد علت
کہا یہ آپنے اور دیکے ادراک تراشوں موچھ لب چوب مسواک
دیا مسواک پر رکھ موچھ لب کو بلال اب قطع کر دوں لب کو
یہاں ہو کلمۂ تردید لایا ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا

(۱۴) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَہَسَ مِنْہَا

[illegible] کا یہ ماجرا ہے کہ مروی اور سے پہنچے ہوا ہے
کہ کچھ ایک لحم وہاں لایا گیا غرض بہر نبی حاضر کیا تھا
اسی میں لحم شانہ اسدم کوئی لایا بہ پیش فخر عالم
وہ یعنی جانتا تھا یہ حقیقت کہ لحم شانہ سے رکھتے ہیں رغبت
جناب لحم شانہ لیکے بدندان مبارک کاٹنی تھی
پسند خاطر اقدس جو وہ تھا تو اسطرح وہ لحم شانہ کھایا

(۱۵) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِی الذِّرَاعِ وَکَانَ [illegible]

ہوا ثابت بقول ابن مسعود	یہ حال احمد ممدوح و محمود	کہ تھا سردار عالم کا یہ عالم	وہ ہوتے تھے ہمیشہ شانہ کے خواہاں
انہیں مرغوب تھا بکری کا شانہ	خورش اسکے پسند جاودانہ	ہوا تھا ایکدن اسطرح کا حال	کرتے تھے وہاں جو یہودان افعال
انہوں نے زہر حضرت کو دیا تھا	یہودوں نے فریب ایسا کیا تھا	کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر	ملایا زہر تھا اوس میں سراسر
کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر	ہوا اسوقت یہ اعجاز ظاہر	کہ بے کام و زبان بولا وہ شانہ	کیا اسنے کلام دوستانہ
کہ مجھ میں کر گیا ہے سم سرایت	نہ فرماوین تناول ابھی حضرت	وہیں دست مبارک کو اٹھایا	رسول اللہ نے اسکو نہ کھایا

۱۶ عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدرًا وکان یعجبہ الذراع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع فناولتہ ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول اللہ وکم للشاۃ من ذراع فقال والذی نفسی بیدہ لو سکت لناولتنی الذراع بعد ذراع ما دعوت

کلام بوعبید اسطرح کا ہے	کہ یہ بھی ایکدن کا ماجرا ہے	کہ میں نے واسطے حضرت نبی کے	نبی ہاشمی ابطحی کے
میان دیگ لحم پکایا تھا	ہوئے سردار عالم رونق افزا	یہ تھے حضرت کی خوبی جاودانہ	پسند آتا انہیں بکری کا شانہ
تو میں نے ایک شانہ کو نکالا	رکھا لا کر حضور شاہ والا	کیا جب نوش تب حضرت نبی نے	تو پھر کرنے لگے ارشاد مجھسے
کہ لا تو اور شانہ میری خاطر	کیا اسکو بھی لا کے میں نے حاضر	کیا بار سوم ارشاد مجھکو	کہ شانہ اور بھی نزدیک لا تو
کیا اظہار پھر میں نے یہ انسے	کہ شانے ہوتے میں بکری کے کتنے	عجائب یعنی یہ تو ماجرا ہے	کہاں بکری میں شانہ میسر ہے
قسم پھر آپنے اسطرح کھائی	کہ ہے سوگند ذات کبریائی	بقدرت ہے جسکی میری جان پر	اگر خاموش تو رہتا یہاں پر
نکرتا تو اگر تکرار کی بات	تو کھلتی اسجگہ اسرار کی بات	تو دینے میں کچھ تکرار لاتا	جہاں تک مانگتا میں دیتا جاتا

۱۷ عن عائشۃ قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن کان لا یجد اللحم الا غبا وکان یعجل الیہا لانہا اعجلہا نضجا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا	کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا	نہ تھا حضرت کو لحم شانہ محبوب	مگر یہ بات تھی منظور و مطلوب
جو آتا تھا کبھی ان کو میسر	تو وہ اس لحم کو رکھتے تھے خوشتر	بسوی لحم شانہ جو کہ حضرت	کیا کرتے تھے شتابی اور سرعت
	تو اس جلدی کی تھی یہ وجہ بتایا	کہ وہ ہوتا ہے جلدی پختہ تر	

۱۸ عن عبد اللہ بن جعفر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اطیب اللحم لحم الظہر

یہاں راوی ہوا جعفر کا بیٹا	کہ میں نے آپ سے ایسا سنا تھا	جناب سرور کونین سے یعنی	اوصاف لحم تھے ارشاد کرتے
	کہ سارے گوشتوں میں گوشت بہتر	یہ لحم پشت ہے پاکیزہ خوشتر	

عن ام ہانی قالت دخل علیّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعندک شیء فقلت لا الا خبز یابس وخل فقال ہاتی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہانی کہ ہیں دختر وہ حضرت کے چچا کی
کہ میرے ہاں رسول اللہ آئے یعنی مرحمت تشریف لائے
ہوا حکم یہ حکم اشرف الناس کہ کچھ کھانے کو ہے اس دم ترے پاس
کہا میں نے کہ ہوں اس وقت تم کا نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر
مگر ہے ایک نان خشک اسجا بجائے نان خورش ہے او سرکا
کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ وہ روٹی اور سرکہ اب جو موجود
نہیں محتاج وہ گھر نان خورش کا کہ ہووے جس جگہ موجود سرکا

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

ابی موسی ہوا راوی خبر کا حدیث ہادی جن و بشر کا
کہ فرماتے تھے یوں عالم کے سردار یہ فضل عائشہ ہے عورتوں پر
کہ جیسی ہے ثرید اوروں پہ توفیق سبھی کھانوں پہ ہے فاضل بتحقیق

عن ابی ہریرۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا من ثور اقط ثم راٰہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا

بیان ابو ہریرہ ہے بتصدیق کہ انہنے آپ کو دیکھا بتحقیق
کہ کھا کر آپ نے ٹکڑا اقط کا وضو بھی بجا اسکی پھر کیا تھا
پھر اس کے بعد کھاتا ہی [illegible] کہ دیکھی کی حقیقت یہ بھی ہے
کہ گوشت شانہ بکری کو کھا کر لگے پڑھنے نماز اس وقت سرور
تناول کرکے لیکن اسکے ہمراہ وضو پھر نہ حضرت نے کیا تھا
یہاں پر اہل تحقیق خبر نے لکھا ہے شارحان معتبر نے
وضو سے یہاں مناسب ہے مراد شستن دست و دہن ہے

عن انس بن مالک قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفیۃ بتمر وسویق

انس کہتا ہے جب حضرت نبی کی صفیہ سے ہوئی ہمسر وہ بی بی
کیا تھا آپ نے ایسا ولیمہ کہ تھا خرما و ستو کا ولیمہ
ولیمہ اسکو کہتے ہیں عرب میں طعام و مسکن و مکتب بیاہ
کہ جب شوہر دولہن کو بیاہ لاوے وہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاوے
کھلاوے سب اپنے یار و اقربا کو ولیمہ کی یہ ہے تفسیر سن لو

عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوہا فقالوا لہا اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ فقالت یا بنی لا تشتہیہ الیوم قال بلی اصنعیہ لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنتہ ثم جعلتہ فی قدر وصبت علیہ شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل

ثُمَّ قَرَّبَتْهُ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مَا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهُ

سنو احوال سلمہ کی زبان کا	کیا انہا ماسی عورت نے ایسا	کہ یعنی وہ حسن فرزند حیدر	پسر عباس کا اور ابن جعفر
یہ تینوں ملکے باہم سات آئے	جہان سلمہ تھی وہان تشریف لائے	کہا اس سے کہ کہانیکو پکا تو	ہمارے واسطے اسکے کھلاتو
کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی کو	سمجہتے تھے خورش کو اسکو نیکو	کہا سلمہ نے یون اُنسے کہ بیٹا	نہ آویگا تمہیں اب یہ شکم کہا
انہوں نے پھر کہا اس سے مکرر	ہماری واسطے کچھ ہی لیا کر	کہا راوی نے وہ بی بی پھر اٹھکر	کہ جو پاک ہو لیکے آئی آسیا پر
پھر انکو پیش کر آرد بنا کے	رکھا وہ دیگ کی بیچ لا کے	کہ چپا اسپر روغن زیتون ملا	ملاتے اسمین فلفل او زیرا
یہ پھر کہنے لگی اُنسے وہ بی بی	کہ ان چیزون سے ہے ترکیب اُسکی	کہ جس سے آپ تھے خوشحال ہوتے	خورش کو اسکے احسن جانتے تھے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ كَاَنَّهُمْ عَلِمُوْا اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

زبان جابر فرخندہ گفتار	ہوئی ہے اس حقیقت سے گہربار	کہ حضرت سرور کونین آئے	ہمارے گھر ہی تشریف لائے
کیا بس ایک بکری کو جو ذبح	ہماۓ خاطر محمود ممدوح	کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا	کہ تھا معلوم ان لوگون کو گویا
کہ ہمکو ہے محبت لحم کے سات	ہوا اس ذبح سے یعنی یہ اثبات	کہا راوی نے اسجا مختصر ہے	طوالت اس خبر میں بیشتر ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

ہوا منقول جابر کی زبان سے	کہ نکلے آپ تھے اپنے مکان سے	غرض میں بھی تو تھا ہمراہ ہردم	کہ یہ ظاہر ہوا احوال اسدم
ہوئی داخل زن انصار کے یہان	جناب رہنمائے جن و انسان	زن انصار نے بکری کو لیکر	کیا بس ذبح از بہر پیمبر
جناب حضرت اخلاق نیکو	کیے تناول لحم بز کو	کیا پھر لاکے اس عورت نے حاضر	چہوہارون کا طبق یک انکی خاطر
رسول اللہ نے خرمے کو کھایا	پھر اسکے بعد وقت ظہر آیا	وضو فرمایا حضرت مصطفی نے	نماز اسدم پڑہی خیر الوری نے
فراغت آپنے جسوقت پائی	حضور پاک میں وہ زن پھر آئی	بقیہ جو رہا تھا لحم بز کا	اسے پیش حضرت لاکے رکھا
تناول کر کے پھر اس لحم کو بھی	نماز عصر حضرت نے ادا کی	نفرمایا وضو لیکن مکرر	کیا تھا اتقا اول وضو پر

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَاْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّ هٰذَا اَوْفَقُ لَكَ

جو ثابت بقول اُمّ منذر	کہ وہ یہ ماجرا کرتی ہیں ظاہر	کہ میرے یہاں نبی تشریف لائے	علی مرتضیٰ بھی ساتھ آئے
ہمارے یہاں دوالی نخل خرما	کہ تھیں اس وقت موجود و مہیا	چھوہارے اُنکے کھائے کچھ نبی نے	ہمراہ نبی کھائے علی نے
کیا ارشاد حضرت نے علی کو	کہ اب تم یا علی انکو نہ کھاؤ	کہ یعنی ناتواں ہو تم نہایت	تمہیں تحقیق ہے لاحق نقاہت
علی نے تھی جو بیماری اٹھائی	تو حضرت نے یہ بات اُنکو سنائی	کہا ہے اُمّ منذر نے پھر ایسا	کہ یعنی میں نے یہ احوال دیکھا
علی مرتضیٰ بیٹھے ہوئے تھے	رسول اللہ خرمے کھا رہے تھے	پھر آگے قول ہے منذر کی ماں کا	کہ اُنکے واسطے میں نے بنایا
بنایا یعنی آش سلق و جو کو	تو حضرت نے کہا حیدر کہ کھاؤ	کہ اسکا حال تو اسطرح ہے یہ	کہ تمسے یہ موافق سر بسر ہے
ہوا لفظ دوالی میں جو تحریر	تو اب اس لفظ کی کرتا ہوں تفسیر	عرب میں ہے دوال اسکا رکھا نام	کہ خوشہ شاخ خرما پر بہ اتمام
بجائے جس گھڑی انکو پاویں	انھیں ہمراہ خرما کاٹ لاویں	چھوہاروں کی بھری شاخیں سراسر	وہ اپنے گھر میں لٹکاتے ہیں لاکر
توقف اسکو انکے گھر جو ہو	تو پک کر اسکا ہر خوشہ رطب ہو	یہ جسکا وصف شارح نے کیا ہے	دوال اس کے تئیں کہنا بجا ہے

ع عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانَا يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهُ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ

جناب عائشہ فرخندہ افعال	بیاں کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال	کہ تھے جو آپ میرے یہاں آتے	تو وہ اسطرح تھے ارشاد کرتے
کہ تیرے پاس ہے اسوقت موجود	طعام روز میں کہتے کہ مقصود	یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایما	بقول خاص انی صائم کا
کہ یعنی کر نہیں موجود کھانا	تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادہ	کہا ہے عائشہ نے اور یہ بھی	کہ صورت اسطرح کی ایکدن تھی
کہ آئے میرے یہاں ختم رسالت	تو کی معروض میں نے یہ حقیقت	کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا	کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا
کہا میں نے کہ جسکا حیس ہے نام	وہ ہدیہ آگیا ہیگا اس ہنگام	کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ	کہ میں نے صبح کے روزہ کی تھی چاہ
کیا یعنی ارادہ صوم کا تھا	بہ ہنگام سحر میں جو اٹھا تھا	بیاں یہ عائشہ کرتی ہیں ایسا	کہ حضرت نے پھر اس کو کھایا دیکھا
یہاں کہتے ہیں اکثر اہل اخبار	کہ صوم نفل میں صائم ہے مختار	پس از نیت گر آئے لیکن	کہ کھانا کھائے بیشک کہا ہے
	کہا لیکن قضا اسکی تئیں ہے	کہا بعضوں نے کچھ واجب نہیں ہے	

ع عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ كِسْرَةً

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ فَاَكَلَ

بیاں کرتا ہے عبداللہ ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	کہ ٹکڑا نان جو کا ایک لیکر	رکھا اس ایک خرما اسکے اوپر
پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا	کہ ہے یہ نانخورش یعنی اب کا	کیا پھر نوش جاں فخر عرب نے	جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

۲۹ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

بیاں کرتا ہوں بتحمل انس کو	کہ تھی ایسی رسول اللہ کی خو	کہ بچ رہتا تھا جو کھانیکا نیچا	جناب پاک ہوتے اس سے خوشحال
غرض یہ ہی کہ جو پس ماندہ ریزہ	کہ رہ جاتا میان دیگ کا	خوش آتا تھا وہ ختم المرسلین کو	جناب رحمۃ للعالمین کو

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

یہ باب ہے بیان صفت وضو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نزدیک کھانیکے اور اس میں دو ۲ حدیثیں ہیں

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ

وضو ہے نام غسل خاص کا لیکن ہوا ثابت | کہیں یہ ہاتھ دھونے میں بھی استعمال پاتا ہے

خبر وارد یہ عبداللہ سے ہے	کیا یوں اس نے راہ گفتگو طے	کہ ختم انبیا مفروغ ہو کے	برآمد جو ہوئے بیت خلا سے
حضور سرور سردار عالم	رکھا لوگوں نے کھانا لاکے ہمدم	رکھا کھانا کیا معروض ایسا	کہ ہم لائے نہیں پانی وضو کا
کیا تب آپ نے یہ انکو ارشاد	کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد	کہ جو حکم خدا میرے تئیں ہے	تو وہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے
	کہ یعنی جب نماز اٹھکر پڑھوں میں	وضو اسکے لئے اس دم کروں میں	

۲ عَنْ سَلْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰىةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ

بیان اس بات کا سلمان ہے کرتا	کہ لکھا میں نے پڑھا تورات میں تھا	کہ دھونا ہاتھ کا کھانیکو کھاکر	ہے کھانیکی یہ برکت سراسر
غرض تورات کی پھر یہ حقیقت	بیاں کی میں نے جاکر پیش حضرت	خبر دی آپکو اس چیز کے سات	پڑھی تھی میں نے جو تورات میں بات
کیا بس آپ نے ارشاد مجکو	کہ اب اس بات کو بھی جان لے تو	کہ قبل و بعد خوردن ہاتھ دھونا	ہے کھانے میں یہ برکت کا ہونا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ

یہ باب ہے بیان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبل کھانا کھانے و بعد فراغت کے اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ

ثم اکلنا ما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا واقل برکۃ فی اٰخرہ قلنا یا رسول اللہ کیف ہذا قال انا ذکرنا اسم اللہ تعالیٰ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ تعالیٰ فاکل معہ الشیطان

جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے | کیا کرتے تھے جو کچھ اور سب لکھنے میں آتا ہے

ابی ایوب کی یہ روایت	کہ ہم تھے ایکدن نزدیک حضرت	کہ بس اُسوقت کھانا کھانیکو آیا	کوئی کھانا نہ دیکھا میں نے ایسا
کہ ہووے جو طعام از روئے برکت	زیادہ اُس سے اول میں بلطافت	غرض یہ ہے کہ ہمنے وہ جو کھایا	تو اُسمیں اسطرح کا وصف پایا
پھر اُس کھانے میں ہمنے آخر کار	عدیم البرکتی کے پائے آثار	کہا تب آپ سے ہمنے یہ قول	کہ کچھ تجھے بیاں کیفیت حال
کہ یعنی اُس خورش میں خیر و برکت	ہوئی محسوس اول میں بکثرت	پھر آخر ہوگئی وہ خیر معدوم	ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم
کہا حضرت نے ہاں یہ ماجرا تھا	کہ ہمنے لیا نام خدا تھا	لیا وقت خورش نام الٰہی	اُسی کے واسطے سے خیر آئی
پھر ایسا شخص اُس کھانے پر آیا	کہ کھاتے وقت نام حق بھلایا	تو بس شیطان نے کھایا ساتھ اُسکے	ہوئی زائل وہ برکت اس خورش سے

۲ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ تعالیٰ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ واٰخرہ

حدیث عائشہ اس طرح آئی	کہ فرماتے تھے محبوب الٰہی	کہ جب تم میں سے کھاوے کوئی کھانا	اُسے ہو اور ایسا سہو پیدا
وہ یعنی از رہ نسیان بھولے	کہ ہنگام خورش نام خدا لے	غرض اُس کے تئیں لازم ہے یہ بات	فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات
	کہے وہ یعنی کرکے غور آخر	کہ بسم اللہ اول اور آخر	

۳ عن عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ طعام
فقال ادن یا بنی فسم اللہ تعالیٰ وکل بیمینک وکل مما یلیک

عمر ہے یہ ابی سلمہ کا بیٹا	بیاں کرتا ہے وہ یہ حال اپنا	کہ آیا پاس حضرت مصطفیٰ کے	طعام اُسدم رکھا تھا انکے آگے
کہا از راہ شفقت یا بنیؐ	ہمارے پاس یعنی آ بنیؐ	تناول کر خدا کا نام لیکے	بدست راست اپنے سامنے کی

۴ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ
من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین

جناب بوسعید اس طرح گویا	کہ یہ دستور تھا حضرت نبیؐ کا	کہ جب پاتے تھے کھانے سے فراغت	یوں حمد خدا کرتے تھے حضرت
کہ حمد بے عدد اسکو سزا ہے	کہ جسنے ہمکو کھانے کو دیا ہے	پلایا ہمکو پانی کے تئیں بھی	بنایا اُس نے ہمکو مسلمیں بھی

۵ عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت مائدتہ
من بین یدیہ یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا

ہوا ہے بو امامہ سے یہ منقول | کہ تھا یوں آپکا دستور معمول
کہ دسترخوان جب پیش حضرت | اٹھایا جاتا تھا باخیر و برکت
تو فرماتے تھے حضرت یہ دعا کو | تمامی حمد ہے ثابت خدا کو
بیاں حمدا کثیرا طیبا کا | رسول اللہ کا ورد زباں تھا
کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک | کہ ہووے بے خبری سے وہ شرفناک
نہ ہو وہ حمد قابل چھوڑنیکے | نہ ہووے سب بے نیازی اور اس سے
غرض ایسا وظیفہ آپکا تھا | بلفظ ربنا ختم دعا تھا

۶ ح عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل الطعام فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو سمی لکفاکم

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات | کہ یعنی یوں ہوئے اتفاق اوقات
کہ تھے حضرت نبی کھانیکو بیٹھے | کچھ اک اصحاب بھی ہمراہ انکے
رسول اللہ کے وہ یار و احباب | جلیس بزم تھے اُسدم چھ اصحاب
کہ وہاں ناگاہ اعرابی جو آیا | وہ کھانا اس نے دو لقموں میں کھایا
کیا حضرت نے تب ارشاد ایسا | کہ گر یہ شخص بسم اللہ کہتا
تو یہ کھانا تمہیں کرتا کفایت | غرض تم سیر ہوتے حد غایت

۷ ح عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا

ہوا مفہوم گفتار انس سے | کہ تھے حضرت نبی ارشاد کرتے
کہ اس بندہ سے ہی اللہ راضی | کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی
کہ ہووے ایک لقمہ ہی خور و خواب | و یا سیراب ہو یکدم سے آب
کرے وہ اسکا پھر شکر باری | رہے اسکی زباں پر حمد باری

باب ما جاء فی قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عن ثابت قال اخرج الینا انس بن مالک قدح خشب غلیظا مضببا بحدید فقال یا ثابت ہذا قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت | سنو لے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے

انس یار نبی کا یار ثابت | بیاں کرتا ہے یہ گفتار ثابت
کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا | نکالا اس نے کاسہ چوب کا تھا
پیالہ وہ دکھایا کھول کر | ہوئے آگاہ اس سے ہم سراسر
کیا تیار اس کو چوب سے تھا | سطبری تھی پیالہ میں ہویدا
پشیزی اس پہ آہن کی لگی تھی | لگی تھی اس پہ آہن کی پشیزی
کہا پھر مجھ کو یا ثابت انس نے | مخاطب ہو کے فرمایا مجھی سے
کہ یعنی یہ پیالہ جو دھرا ہے | یہ کاسہ کاسہ خیر الوریٰ ہے

۲ ح عن انس قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہذا القدح الشراب کلہ الماء والنبیذ والعسل واللبن

انس کا اور یہ قول سکر زباں	بکام جان ہے گویا شیر و شکر	قسم کھا کے بیاں کرتا تھا ایسا	کہ اس کاسہ ہی میں سے میں نے پلایا
	رسول اللہ کو از قسم آبی	سبھی شہد و نبیذ و شیر و مانی	

بَابُ مَاجَاءَ فِی صِفَةِ فَاکِهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میوہ خوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

شرف کیوں کر دم اس میوہ کو ہو اثمار جنت پر		لب لعل مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے	
بھی فرزند ہے جعفر کی یہ بات	وہ ہے موسوم عبد اللہ کے ساتھ	بیاں کرتا ہے وہ راوی روایات	جو ہیں مذکور یہ اس کی روایت
	کہ حضرت سید کونین کھاتے	خیار تر کو با خرمائے تر کے	

(۲) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ

کیا ہے عائشہ نے یہاں یہ مذکور	کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی دستور	کہ خربوزہ چھوارہ سے ملا کر	جناب سرور عالم تھے کھاتے

(۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

انس بھی یہاں بشرح عبارت	بیاں اس طرح کرتا ہے حقیقت	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	بوقت خوردن بطیخ و خرما
	حضرت نوشجاں کرتے تھے مدام	چھوارے سے او خربوزے کو باہم	

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ
مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَفِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَ
اِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ
لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَرَاهُ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

بیاں ہے ابو ہریرہ کی زباں کا	جو ہے وہ تبیین اس بیان کا	کہ تھے اشخاص جو اہل مدینہ	یہ ان لوگوں کا طور اتھا قرینہ
کہ جب وہ دیکھتے اول ثمر کو	تو لاتے نوبہ سیراب تر کو	بہ پیش نوبہار دشت جنت	بطور ہدیہ بھر لائیں و برکت
رسول حق جب وہ پھل اٹھاتے	یہ الفاظ دعا تھے لب پہ لاتے	کہ لے اللہ کر برکت ہویدا	ہمارے واسطے میوہ میں پیدا
خدایا اللہ برکت رضا ہے	ہمارے اس مدینہ میں بنا ہے	الٰہی اور کر برکت کو ظاہر	ہمارے وزن صاع و مد میں ...
خدا نامہ اللہ ... مخلص ترا	اسے کا نام ابراہیم جس کا	اسے تحقیق مجھے دوستی ہے	وہ تیرا دوست پیغمبر نبی ہے

الٰہی میں بھی ہوں بندہ تمہارا	نبی بھی ہوں تمہارا آشکارا	خدایا مجھ سے جو اس نے دعا کی	بر آئے کی تھی جو التجا کی
الٰہی میں بھی اب کرتا دعا ہوں	مدینہ کے لئے وہ چاہتا ہوں	کہ ابراہیم نے چاہا ہے جیسے	ز بہر مکہ کی ہے جو تمنا
وہی ہے آرزو میرے خدایا	مدینہ کے لئے ہے وہ تمنا	دو چنداں اس سے بھی بہر مدینہ	دعاگو ہوں پئے شہر مدینہ
پھر اس کے بعد فرماتا ہے راوی	کہ تھی عادت جناب مصطفےٰ کی	کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر	جناب مصطفےٰ اس کو بلا کر
	عطا کرتے تھے اُن کو اس ثمر کو	غرض طفل صغیر نو بسر کو	

۱۲

۵ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِي مُعَاذٌ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٌ
مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ
حُلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَانِيهِ

کہا بنت معوذ نے وہ احوال	کہ ہے اس طرح کیفیت حال	کہ تھا جو معاذ ابن عفرا	طبق دیکر مجھے تھا اس نے بھیجا
رکھے خرمائے تر تھے اس کے اندر	چھپی تھیں ککڑیاں کچھ اُن کے اوپر	وہ ایسی ککڑیاں تھیں تازہ و تر	نمایاں جن پہ ریشے تھے سراسر
غرض جو آپ کی ٹھہری تھی عادت	کہ وہ ککڑی سے رکھتے تھے محبت	تو بس میں اس طبق کو آگے لیکے	جناب سرور عالم کے آگے
طبق لائی تو میں نے وہاں یہ دیکھا	کہ زیور پاس حضرت کے رکھا تھا	کہ اُن کے واسطے تحفہ آیا	وہ زیور جانب بحرین سے تھا
	رسول اللہ نے بھر ہاتھ بھر کر	عطا مجھ کو کیا اس میں سے زیور	

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں پینے کی چیز کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

بذکر وصف آب طرز آشا سید حضرت		مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے	
بوصف شربت ختم نبوت	جناب عائشہ سے ہے روایت	کہ تھا محبوب تر نزد شہ دیں	خنک شربت بہایت سرد و شیریں

۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ
وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ
مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا

مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا — کہ میں حضرت نبی کے ساتھ آیا — فقط میں کیا کہ خالد کو بھی لائے — وہ میمونہ کے گھر میں جبکہ آئے
جناب زوجۂ سردار عالم — تو لائیں شیر آگے پیش اس دم — وہ میمونہ جو ام المؤمنیں تھیں — ہمارے واسطے وہ شیر لائیں
جناب سرور کون و مکاں نے — کیا کچھ نوشجاں وہ شیر لے کے — بسمت راست میں بیٹھا ہوا تھا — ادھر بائیں طرف خالد تھا بیٹھا
غرض پیکر جناب پاک نے شیر — مخاطب ہو کے کی یوں مجھ سے تقریر — کہ یعنی پی چکا اول میں اس کو — احق و مستحق اب بعد ہے تو
ولیکن تو اگر چاہے خوشی سے — تو پہلے شیر خالد کے تئیں دے — بیاں کرتے ہیں عبداللہ احوال — کہ میں نے یوں کہا حضرت سے فی الحال
کہ مجھکو ہے بھلا کب یہ گوارا — کہ ہے جو شیر پس خوردہ تمہارا — کروں میں دوسرے پر اس کو ایثار — نہیں منظور ہے یہ بات زنہار
کیا پھر آپ نے ارشاد اس دم — کہ کھانا جس کو دے خلاق عالم — اسے لازم ہے پڑھنا اس عطا کا — مناسب شکر ہے اپنے خدا کا
کہ اے اللہ اس کھانے کے اندر — ہمارے واسطے برکت عطا کر — کھلا تو ہم کو کھانا اور ایسا — کہ ہووے اس سے بہتر اور اچھا
کیا یہ اور بھی حضرت نے ارشاد — پلاوے شیر جس کو رب جواد — غرض لازم ہے اس کو شکر باری — زباں پر اس کی ہو یہ بات جاری
کہ اس میں کر عنایت رب عزت — بہت کچھ خیر و افزایش بنہایت — غرض وہ تو عطا اس طرح کی ہو — زیادہ اور افزوں اس سے بھی ہو
بیاں کرتا ہے راوی آخرکار — کیا یوں آپ نے ارشاد و اظہار — کہ کوئی شے نہیں ایسی یہاں پر — کہ ہووے کھانے پینے کی برابر
مگر یہ شیر کہ ہے بات حاصل — کہ ہے وہ کھانے پینے کے مقابل

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان طریق آشامیدن رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

کہا ہے ابن عباس ولی نے — کہ محبوب خدا حضرت نبی نے — پیا اس طرح آب چاہ زمزم — کہ تھے اس دم کھڑے سردار عالم

۲ ح عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا

کہا ہے عمرو مخبر اس خبر سے — اسے اسناد ہے اپنے پدر سے — پدر بھی عمرو کا تا حد غایت — ہے اپنے باپ سے کرتا روایت
یہ جد عمرو نے ہے یوں دیکھا — جناب سرور کونین کو تھا — کہ پانی نوش جاں کرتے نبی تھے — کھڑے ہو کر کبھی اگاہ بیٹھے

۳ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ ایسا — کہ میں نے آپکو پانی پلایا — پلایا یعنی آب چاہ زمزم — کیا سب نوش جاں حضرت نے اس دم

غرض یہ ہے کہ وقت نوش آب کھڑے تھے حضرت محبوب وہاب

٣ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

یہاں اب راوی اخبار نزال	عیاں کرتا ہے کیفیت حال	کہ از بہر علی شبیر وہاب	کوزی لے کر کے آیا کوزہ آب
وہ اک حجرہ جو تھا مسجد کے اندر	اسی کے درمیاں بیٹھے تھے حضرت	کف والا میں اس سے آب لیکے	علی نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے
دہن کو پھر کیا کلی سے سیراب	پھر اس کے بعد ڈالا ناک میں آب	کیا مسح بروی پاک اطہر	کیا پونچوں پہ بھی مسح سراسر
اسی کوزے سے پھر حضرت علی نے	پیا کچھ آپ اس حق کے ولی نے	غرض ہے یہ پیا پانی جس ہنگام	کھڑے تھے حیدر فرخندہ فرجام
کیا ارشاد اس کے بعد ایسا	کہ یعنی یہ وضو ہے اس کس کا	مکمل خود وضو جس شخص کا ہے	وضو ایسا اسے کرنا بجا ہے
	رسول اللہ کو تھا یہ دیکھا	انہوں نے بھی وضو ایسا کیا تھا	

٤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلٰثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُوْلُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى

انس نے یہاں سنا کر اس بیاں کو	کیا سیراب مشتاقوں کی جاں کو	کہ پانی نوش جاں جب آپ کرتے	تو اس کے درمیاں دم تین بھرتے
بظرف آب تعقب خوردن آب	وہ لیکر تین دم ہوتے تھے سیراب	کہا کرتے تھے حضرت اور یہ بات	کہ پینا آپ کا اس طرح کے ساتھ
	گوارندہ غرض یہ بیشتر ہے	طراوت دینے والا سر بسر ہے	

٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

بذکر آب نوشی ابن عباس	بیاں کرتے ہیں حال اشرف الناس	کہ جب پانی کو پیتے شاہ ابرار	تو وہ پانی میں دم لیتے تھے دو بار

٦ عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ۔

بیاں کبشہ نے کی ہے یہ حقیقت	کہ لائے گھر ہماں تشریف حضرت	مرے گھر مشک پانی کی دھری تھی	کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بھری تھی
غرض مشک معلق کے دہن سے	پیا حضرت نے پانی منہ لگا کے	کیا تھا نوش جاں وہ آب جس دم	کھڑے تھے اس گھڑی سرور دو عالم
بیاں کرتی ہیں کبشہ پھر یہ حال	اٹھی میں مشک کی جانب گئی اجمال	وہیں میں نے کیا اس کا بریدہ	کٹا ہونٹ منہ وہ دہاں رسیدہ
کہ کوئی اور نا سکو منہ میں لادے	کس و ناکس کی منہ میں نہ آوے	حقیقت یہ بھی شارح نے لکھی ہے	یہاں یہ دوسری تقریر کی ہے
کہ اس سے جو دہان مشک کاٹا	تو اس کے کاٹنے کا یہ سبب تھا	کہ اس جو رو تھے پہنچے ہیں حضرت	دہان مشک کو کاٹا بہ عزت

کسی کو وہ اگر بیمار پاتے	تو اس پر بھر کے وہ پانی چھڑکتے	غرض پانی وہ جسکے لب تک آتا	شفا فی الحال وہ بیمار پاتا

عن ثمامۃ قال کان انس بن مالک یتنفس فی الاناء ثلثا وزعم انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلثا

انس کا فعل یوں مروی ہوا ہے	کہ پانی اسطرح اسنے پیا ہے	وہ حضرت مصطفٰے کا یار اکثر	پیا کرتا تھا پانی تین دم کر
کیا کرتا تھا یہی وہ صحابی			کہ یہ تقلید ہے حضرت نبی کی

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علینا وقربۃ معلقۃ فشرب من فم القربۃ وھو قائم فقامت ام سلیم الی راس القربۃ فقطعتھا

ہوئے داخل جناب پاک حضرت	انس کے گھر میں از راہ محبت	وہاں اک مشک پانی کی بھری تھی	معلق اور آویزاں دھری تھی
رسول اللہ نے اسکو اٹھایا	دہان مشک سے منہ کو لگایا	کھڑے پی تو ہے آپ نے پانی	زروئے لطف و راہ مہربانی
انس کی ماں نے یہ حال دیکھا	دہن تک کر دہان مشک کاٹا	تبرک جانکر اسکو رکھا پاس	بآداب ہاں شرف لباس

باب ما جاء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے بیان خوشبو لگانے نبی صلعم کا اور اس میں چھ ۶ حدیثیں ہیں

۱ عن انس بن مالک قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکۃ یتطیب منھا

صبا کس کے تعطر کی خبر لائی گلشن میں		گلاب و کیوڑہ اب آب خجالت میں نہاتا ہے	
ملا ہے عطر کس گل نے بتیں	کہ چھائی ہے مہکا چمن میں	معطر چمن کس نے کیا ہے	گل فردوس کو شرما دیا ہے
صبا نے کس کی بوئے پاک سے آج	دماغ گلستاں کو دی ہے معراج	کروں کیا وصف اس پاکیزہ تن کا	کہ جان عطر ہے جسکا پسینا
معطر جسکی بو سے بوئے عنبر	بھلا محتاج وہ کیا ہے عطر ہو	مگر عاجز نوازی کی یہی بات	کہ تھا خوشبو سے انکو ربط دن رات
انس راوی کا یہ مذکور ہے شکر	دماغ جاں ہوا اپنا معطر	بیاں کرتا ہے حال مصطفٰے کو	کہ انکے پاس تھی از قسم خوشبو
	زر کیسہ جو تھی جوہر سے مخزن ہے	وہ تھے اس بوئے خوش پر ریکھ کر	

عن ثمامۃ بن عبد اللہ قال کان انس بن مالک لا یرد الطیب وقال انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب

انس کے پاس جب آتا تھا خوشبو	نہ کرتا تھا انس زنہار اس کو	رسول اللہ کا وہ خادم خاص	بیاں کرتا تھا یوں از روئے اخلاص
نہ پھیرا واپس کبھی اپنا	حضور پاک میں جو لے کے آتا	جناب سید الابرار	نہ پھیرے رد کئے زنہار زنہار

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدھن واللبن

بیاں ہے گرچہ یہ ابن عمر کا کہ تکیہ اور روغن بوئے خوش کا	مگر دیتا ہے حضرت کا حوالا کوئی دیوے تو رد کیجو نہ اصلا غرض یہ تین چیزیں جو کوئی دے	کہ ہے یہ سرور عالم کا ارشاد سوا اسکے اگر دیوے کوئی شیر تو لینے میں نہ کچھ انکار کیجے	سمجھو اسکو مت بھولو رکھو یاد تو لینے میں نہ کیجو اسکے تقصیر

۴ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ۔

ہوا اس شخص سے مروی یہ حال کہ جسکا رنگ ہو پنہاں تعجب	کہ جنے بو ہریرہ سے سنا حال مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاویں	کہ ہے ارشاد یہ خیر الورا کا ولیکن عورتوں کے واسطے تو کہ جسکا رنگ غالب ہو بہ پاویں	کہ مردوں کو وہ بوئے خوش بتا مخالف حکم ہو مردوں کے سن لو

۵ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

ابی عثمان نے ایسا کہا ہے کہ یہ ریحان ہے جنت سے آیا کہ وارد جو ہوا ہے لفظ ریحاں	کہ یہ قول جناب مصطفی ہے نہیں انکار کرنا اس سے اچھا درخت ناز بو مقصود ہے یاں	کہ دیوے گر کوئی ریحان تمکو یہاں جو شارح قول نبی ہے کہا ہے دوسرے شارح نے ایسا	کبھی لینے سے مت انکار کیجو تو اس نے اسطرح تشریح کی کہ ریحاں نام ہے ہر بوئے خوش کا

۶ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عُرِضْتُ بَیْنَ یَدَیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَلْقٰی جَرِیْرٌ رِدَاءَهٗ وَمَشٰی فِیْ اِزَارٍ فَقَالَ لَهٗ خُذْ رِدَاءَكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ مِنْ صُوْرَةِ جَرِیْرٍ اِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ یُوْسُفَ

جریر خوبرو تھے ماہ سیما فقط لنگی ہی پہنے وہاں سے نکلا کہا پھر قوم سے حضرت عمر نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال اپنا کہا حضرت عمر نے مجھ سے ایسا کوئی حسن نہ دیکھا میں نے ایسے کہ جیسی شکل ہے یوسف ابن یعقوب	کہ آگے آئے حضرت عمر کے جریر اپنی ردا کو تو اٹھا لے جریر اسطرح کی رکھتا ہے صورت سنی ہے ہم نے دلکش اور خوب	ردا میں نے اٹھائی وہ تو بدن اپنے کو اب یعنی چھپا کہ حسن با صفا دیکے کدو

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَیْفَ کَانَ کَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان کیفیت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ کَسَرْدِکُمْ هٰذَا

هٰذا ولٰكنّه كان يتكلم بكلام بيّن فصل يحفظه من جلس إليه

کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے
کہ جہل و کفر کے مردوں کو وہ اب تک جلاتا ہے
جناب عائشہ کرتی ہیں اظہار
کہ ایسی تو نہ تھی حضرت کی گفتار
کہ جیسی تم یہ باتیں جلد پیہم
کیا کرتے ہو گو بیش یا کم
مگر ایسا کلام مصطفیٰ تھا
کہ اک اک حرف آپ کا جدا تھا
جناب پاک محبوب الٰہی
بیاں کرتے تھے با طرز صفائی
کہ انکے پاس جو ہوتا تھا بیٹھا
کلام پاک فورًا یاد کرتا

٢ ح عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه

دکھاتے ہیں انس ابن مالک حال
کہ گفتار نبی کا تھا یہ احوال
کہ اک اک بات کو از روئے تفہیم
کیا کرتے سہ بارہ آپ تقریر
کہ تا اس رحمت عالم کی باتیں
بخوبی اور آسانی سمجھ لیں

٣ ح عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا فقلت صف لي
منطق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل
الأحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت لا يتكلم في غير حاجة يفتتح الكلام
ويختمه باسم الله ويتكلم بجوامع الكلم كلامه فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافي
ولا المهين يعظم النعمة وإن دقت لا يذم منها شيئا غير أنه لم يكن يذم ذواقا ولا يمدحه ولا
تغضبه الدنيا ولا ما كان لها فإذا تعدي الحق لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له ولا يغضب
لنفسه ولا ينتصر لها إذا أشار أشار بكفه كلها وإذا تعجب قلبها وإذا تحدث اتصل بها
وضرب براحته اليمنى بطن إبهامه اليسرى فإذا غضب أعرض وأشاح وإذا فرح غض
طرفه جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام

سنا فرزند حیدر کی روایت
ہوئی اس طرح یہ مروی روایت
کہ ہند ابن ابی ہالہ سے پوچھا
حسن ابن علی نے حال اسکا
جو تھا کیسا کلام پاک اطہر
جناب سرور عالم پناہ کی
کہ تو وصاف ہے حال نبی کا
جناب مستطاب احمدی کا
کہا اس نے یہ سبط شاہ دیں سے
وہ رہتے دائمًا اندوہگیں تھے
سدا رہتے تھے وہ اندوہگیں سا
نہایت فکر میں کٹتے تھے اوقات
نہ تھی راحت جناب مصطفیٰ کو
شفیع عاصیاں خیر الوریٰ کو
بہت خاموش رہتے آپ اکثر
وہ بے حاجت کبھی کہتے نہ تھے بات
کلام حق الٰہی کا تمام
کیا کرتے آغاز و انجام
کلام مختصر وہ آپکا تھا
کہ مضمون و معانی سے بھرا تھا
وہ فرماتے تھے اور رب کا نام
کہ کرتا تھا تمیز حق و باطل
باندازہ مناسب تھی وہ گفتار
کمی بیشی نہ تھی کب حال سرکار

جفا عادت نہ تھی خیر البشر کی	نہ لوگوں پر حقارت سے نظر کی	اگر ملتی انھیں تھوڑی بھی نعمت	تو اسکو جانتے باشانِ عظمت
مذمت وہ نہیں کرتے تھے اصلا	کسی کھانے کی گو ہوتا نہ اچھا	اگرچہ وہ مذمت بھی نہ کرتے	مگر تعریف بھی اسکی نہ کرتے
انھیں غصہ میں لاتی تھی نہ دنیا	نہ کار دنیوی غصہ میں لاتا	ولیکن امرِ دیں کا ربِ بیضا	رسول اللہ آتے تھے غضب میں
جو امرِ دیں میں ہوتا فرق پیدا	تو وہاں تاب کس کی تھی بھلا	یہاں تک آپ ہوتے تھے غضبناک	کہ ہوتے منتقم بے خوف بے باک
پر اپنے واسطے از رہِ رحمت	کسی پر خشمگیں ہوتے نہ حضرت	نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے	نہ اپنے واسطے وہ رنج دیتے
شنو یہ اور بھی دستورِ حضرت	کسی جانب اگر کرتے اشارت	کفِ دستِ مبارک سے اشارا	کیا کرتے تھے حضرت برملا
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات	الٹ لیتے تھے ہتھیلی کو اس اوقات	بہنگامِ سخن دستور یہ تھا	ملاتے تھے کفِ دستِ صفا
ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کر	وہ بائیں ہاتھ کی جانب کو لا کر	کفِ یمنی سے باطن دستِ چپ کے	بر انگشتِ صفا کو مارتے تھے
مقرر ہے عرب میں یعنی یہ بات	کہ ماریں بات کہتے ہاتھ پر ہاتھ	سو یہ بھی عادتِ خیر البشر تھی	غرض وقتِ سخن اس پر نظر تھی
عدیم المثل تھی یہ آپ کی خو	اگر لاتا کوئی غصہ میں آنکو	تو وہ از رہِ فضل عین الطاف	گزرتے جرم سے اسکے [illegible]
نہ کلفت اس سے کچھ خاطر پہ لاتے	سراسر لطف ہی سے پیش آتے	اگر ہوتا خوشی کا اتنا عالم	تو کرتے بند چشمِ پاک اس دم
بہنگامِ سرور و وقتِ فرحت	رسول اللہ رکھتے تھے یہ عادت	لبِ لعلِ تبسم جو بن کو فر	تبسم میں رہا کرتے تھے اکثر
لبِ خنداں کا تھا انکے یہ عالم	تبسم سے بھرے رہتے تھے ہر دم	بشکلِ ژالہ وہ دندان نمایاں	ہنسی کے وقت ہوتے تھے نمایاں

باب ما جاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك إلا تبسما فكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين وليس بأكحل

لبِ خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے	کہ جو کنجِ قفس میں ہم اسیروں کو ہنسانا ہے

صبا لائی لبِ جاں بخش کو بو	دیا مژدہ فسردہ خاطروں کو	تبسم کا یہ کس کے ذکر آیا	ہمارا غنچۂ خاطر کھلایا
اگرچہ با دلِ ناشاد ہیں ہم	اسیرِ غصۂ صیاد ہیں ہم	مگر سنکر کسی کا مسکرانا	خوشی کا یاد آتا ہے زمانا
اب ایسی کیفیتِ حال ہے ہمکو	لبوں میں ہی ہنسی آنکھوں میں آنسو	ہنساتا ہے کسی کا مسکرانا	رلاتا ہے فراقِ روئے رعنا
بس اب کافی ہے اگلی حکایت	کہ ہے اب عزمِ اظہارِ روایت	کہا جابر نے ساقِ پاک والا	نحیف بھی تھی عجب باریک زیبا
کروں تعریف کیا انکی ہنسی کی	ہنسی اسطرح کی وہ آپکی تھی	لبِ خنداں میں باعینِ تبسم	تبسم تھا تبسم تھا تبسم

نظر جن کی چشم نبی پر | تو دیکھیں سرمہ گوں وہ چشم اطہر | سیہ چشمی مگر بے سرمہ دہان تھے | وہ مژگان سیہ آرام جان تھے

ح ٢ عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدًا اکثر تبسمًا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عبداللہ ہے حارث کا بیٹا | وہ کہتا ہے کوئی میں نے نہ دیکھا | تبسم میں زیادہ شائق ہیں سے | جناب رحمۃ للعالمین سے

ح ٣ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اول رجل یدخل الجنۃ
و آخر رجل یخرج من النار یؤتی بالرجل یوم القیامۃ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وتخبأ
عنہ کبارھا فیقال لہ عملت یوم کذا کذا وکذا وھو مقر لا ینکر وھو مشفق من کبارھا
فیقال اعطوہ مکان کل سیئۃ عملھا حسنۃ فیقول ان لی ذنوبا ما اراھا
ھھنا قال ابو ذر فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ

ابوذر کا کلام معتبر ہے | کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے | کہا اُسنے کہ فرمایا نبی نے | جناب واقف سر خفی نے
کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں | بتحقیق معرفت جانتا ہوں | کہ اول ہوگا وہ جنت میں داخل | ہوا یعنی یہ اسکو فضل حاصل
اُسے بھی جانتا ہوں میں مقرر | کہ دوزخ سے بھی نکلے گا وہ آخر | سنو ہے ایک کا اسطرح احوال | کہ لاوینگے اُسے محشر میں فی الحال
فرشتوں کو یہ ہوگا حکم صادر | کہ تم اس کے گناہان صغائر | تمامی سامنے لا کر دکھاؤ | مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ
وہیں جا بیٹھیگا اس مجرم سے پوچھا | بتا تو نے کیا تھا ایسا ایسا | فلانے روز تو نے خطا کی | فلانے وقت یعنی یہ جفا کی
غرض اقرار وہ سب کا کریگا | کبیروں سے مگر ڈرتا رہیگا | کہیں ظاہر اگر وہ جرم پنہاں | تو میرا حال ہو کیسا پریشان
غرض اسکے تئیں یزدان رحمن | کریگا عین رحمت سے یہ فرمان | کہ اس مجرم نے جو ظاہر کیئے ہیں | بدل ہو ہر بدی سے ایک نیکی
بہکا پھر تو وہ مجرم گنہگار | جو دیکھیگا عیاں رحمت کے آثار | کہ میرے اور بھی ہیں جرم پنہاں | نہیں میں دیکھتا انکا اثر یہاں
غرض اسکی یہ ہوگی بن سمجھے | کہ اُنکو بھی خدا نیکی سے بدلے | ابوذر نے کہا جو وقت حضرت | ہویدا کرچکے یہاں تک حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکھا | ہنسا اتنا کہ دندان ہو گئے وا | ہنسی کے وقت بالنور تجلا | ہوئے ظاہر وہ دندان مصفا

ح ٤ عن جریر بن عبد اللہ قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا ضحک

جریر ابن عبداللہ نے بیاں | حقیقت کو کیا اپنی نمایاں | کہ میں جس روز سے اسلام لایا | رسول اللہ کی خدمت میں آیا
ہمیشہ تھے کبھی وہ مجھ سے پردہ | حجاب و قید سے تھا میں مبرا | اسوا اسکے جب دیکھتے تھے | تو حضرت دیکھتے ہی مجکو ہنستے

ح ٥ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف
آخر اھل النار خروجا رجل یخرج منھا زحفا فیقال لہ انطلق فادخل الجنۃ قال فیذھب

يدخل الجنة فيجد الناس قد اخذوا المنازل فيرجع فيقول يا رب قد اخذ الناس المنازل فيقال له اتذكر الزمان الذي كنت فيه فيقول نعم فيقال له تمن فيتمنى فيقال له فان لك الذي تمنيت وعشرة اضعاف الدنيا قال فيقول اتسخر بي وانت الملك قال فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

بقول صادق فرزند مسعود	روایت یوں ہوئی مذکور و مشہور	کہا اس خادم خیر الورا نے	کہ فرمایا جناب مصطفا نے
کہ میں پہچانتا ہوں اس بشر کو	مقیم دوزخ دنار و شرر کو	کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا	چھٹے گا آتش دوزخ سے ایسا
کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے	وہ یوں نکلے گا اس جائے غضب سے	کہ ہو ویگا سرینوں کے گھسٹتا	چلے گا بسکہ دشواری سے رستا
ملے گا اسکو یوں حکم الٰہی	کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی	کھڑا ہو یگا وہ جنت میں آ کر	وہاں لوگوں کو دیکھیگا نظر بھر
کہ وہ اپنے مکانوں میں مکیں ہیں	مکانات جناں خالی نہیں ہیں	پھرے وہ دیکھکر ایوان جنت	پھر آویگا بسوئی رب عزت
کہیگا آکے وہ اے رب باری	بھری جنت میں ہے خلقت تمہاری	کوئی خالی نہیں ہے قصر و ایوان	بجائے خود ہر اک انسان ہے واں
خداوند جہاں اس سے کہے گا	تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا	کہ جسکے درمیان اسوقت تھا تو	ہوا یعنی وہاں سے اب جدا تو
کہیگا وہ کہ لے غفار سبحاں	مجھے تو وہ زمانہ یاد ہی ہاں	پھر اسکے واسطے یہ حکم ہوگا	کہ تو اظہار کر اپنی تمنا
کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار	تو اس سے یوں کہیگا رب غفار	کہ لے جو ہے ترے دل کی تمنا	زیادہ دس گنا مثل دنیا
غرض سنکر یہ ارشاد عنایت	کہے گا وہ غریق بحر حیرت	کہ مجھ سے اب ہنسی کرتے ہو کیا تم	کہ دیتے ہو جہاں سے دس گنا تم
غرض تم بادشاہ لامکاں ہو	خداوند زمین و آسماں ہو	بھلا مجھ بندہ محتاج کیسات	ہنسی کی آپ فرماتے ہیں بات
کہا راوی نے دو عالم کے سرور	یہانتک مسکرائے جب پیمبر	تو میں نے آپ کو تحقیق دیکھا	ہنسے یہانتک کہ دندان ہوگئے وا

ح ۶ عن علي بن ربيعة قال شهدت عليا اتي بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاثا والله اكبر ثلاثا سبحانك اني ظلمت نفسي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت يا رسول الله قال ان ربك ليعجب من عبده اذا قال رب اغفر لي ذنوبي يعلم انه لا يغفر الذنوب احد غيره

علی ابن ربیعہ متقی ہے	علی مرتضیٰ کا تابعی ہے	کیا اسنے بیاں یہ حال ایسا	کہ میں حضرت علی کے پاس تھا

غرض اسوقت ہاں حیدر کی سواری کیلئے مرکب تھا حاضر
رکاب میں پیر رکھا پایا تو میں نے علی کا حال دیکھا

لیا نام خدا اول مضمون سے پھر کیا آگاہ سب گردون کو اس سے
پڑھا الحمد کو للہ کے سات لگے وہ پشت پر اسکے جب آتا

پھر اسکے بعد سبحان الذی کو لگے پڑھنے وہ با آواز نیکو
یہ آیت پڑھ چکے جسوقت سرکی پڑھا الحمد کو پھر تین باری

سہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر لگے پڑھنے پھر استغفار حیدر
ہنسے پھر لبہائے شاہ مردان ہوئے شادان لب خندان بیان

کیا یہ عرض تب بو الحسن سے کہ میں کس واسطے آپ ہنستے
کہا حضرت علی نے مجھے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا

کہ میں جسطرح ہنگام سواری بجا لایا یہ حمد و شکر باری
اسی صورت پڑھے پھر تکبیر جسدم تو یہ سب پڑھ کے سوا یہ دو عالم

لگے ہنسنے بعنوان دلارا تو میں نے سرور عالم سے پوچھا
کہ آئی کیوں ہنسی اس وقت تمکو ہنسی بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو

کہا بس آپ نے ارشاد اسدم کہ رب جز و کل خلاق عالم
ابھیں مرحمت ہوتا ہے خوشنود کہ جسدم کوئی عبد رب معبود

نیاز و عجز سے کرتا ہے گفتار کہ مجکو بخش دے اے رب غفار
خداوند جہاں یہ جانتا ہے کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہے

کوئی میرے سوا اسکی خطا کو نہ بخشے گا نہ بخشے گا سو
ہو غرض ہو جاکر راضی رب عزت ہنساوے کیوں نہ مجکو فرحت

ح عن سعد قال سعد لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ضحك يوم الخندق حتى بدت نواجذه قال قلت كيف كان قال كان رجل معه ترس وكان سعد راميا وكان يقول كذا وكذا بالترس يغطي جبهته فنزع له سعد بسهم فلما رفع رأسه رماه فلم يخطئ هذه منه يعني جبهته وانقلب وشال برجله فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قلت من اي شيء ضحك قال من فعله بالرجل

بیان راوی سعد با سعادت بیان کرتا ہے یہ حال حقیقت
کہ روز جنگ خندق سرور دین ہوئے خندان بعنوان خوش آئین

رسول اللہ کے اسوقت دندان ہوئے شفاف موتی سے نمایان
کہا پھر سعد سے عامر نے آ کر ہوئے ہنستے کیوں خندہ زن محترم

کہاں اسکے کہ تھا ایک یہ احوال کہ آیا ایک کافر لیکے ڈھال
سر اپنا ڈھال سے کافر چھپا کر رہا بکتا بری باتیں ستمگر

الہی بس خادم خیر العباد تھا کہ میرا تیر کتنا ہی خطا تھا
اٹھایا اسنے جسدم فرق ناپاک تو میں نے تیر مارا اسطرح تاک

جبھی بس لگا ماتھے کے اوپر گرا مردود فوراً کھا کے چکر
قدم جو اٹھ گیا اس بے حیا کا سر مردود کافر کا ہوا وا

جبھی اسدم رسول اللہ ایسا کہ آگے تھے نظر دندان والا
دوبارہ سعد سے عامر نے پوچھا کہ کیا باعث تھا حضرت کی ہنسی کا

ہنسا اس سے کہ بس سعد کا کر مگر وہ مرد جب گرا چت زمین پر
یہ فضل سعد کیا انکو خوش آیا کہ جس نے آپکو اتنا ہنسایا

باب ما جاء في صفة مزاح رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان میں حق کی ہنسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اسمیں ۸ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن انس بن مالك قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الاذنين يعني يمازحه ١

مزاح و طیب میں جو آپ فرماتے تھے یارو سے   ہنساتے تھے انہیں ہم کو غم ہجراں رولاتا ہے
عجائب بات ہو یہ لگی کی   کہ حضرت بھی یاروں سے ہنسی کی   ولیکن وہ مزاح و طیب کے سات   فضولی کی نفرماتے کبھی بات
انس کہتا ہے حضرت مصطفےٰ نے   کہا مجھکو کہ اے دو کان والے   ابو عیسیٰ نے بیان تشریح کی ہے   کہ یہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

ح عن انس بن مالك قال ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لاخ لي صغير يا ابا عمير ما فعل النغير ٢

انس کہتا ہے یہ خلق نبی تھا   کہ رکھتے تھے بہت وہ ہم سے خلطا   با اخلاق حسن تھے آپ معروف   بعنوان مزاح و طیب معروف
عجب کچھ سرور عالم کا تھا حال   کہ تھا ہر طرح سے ایثار افضال   مرا تھا ایک بھائی مجھ سے چھوٹا   کہ طائر ایک دن بچے نے پالا
نغیر اسکو تو کہتے ہیں بتازی   وہ بچہ اوس سے تھا مشغول بازی   غرض جب مر گیا وہ طیر اسکا   تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللہ نے اسوقت ایسا   زرا و طیب اس بچہ سے پوچھا   نغیر اے ابو عمیر اب کیا ہوا   وہ طائر سات تیرے کر گیا کیا

ح عن ابي هريرة قال قالوا يا رسول الله انك تداعبنا قال اني لا اقول الا حقا ٣

بیان بوہریرہ سے ہے ہویدا   کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا   کہ تم بھی یا رسول اللہ ہم سے   مزاح و طیب کرتے ہو کرم سے
کہا حضرت نے یہ خوبی بہی ہے   مزاح و طیب میں بھی راستی ہے   اگرچہ کرتا ہوں کچھ طیب کی بات   ہو کرتی ہے وہ تحقیق کے سات

ح عن انس بن مالك ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني حاملك على ولد ناقة فقال يا رسول الله ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الابل الا النوق ٤

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا   کہ حضرت سے کسی نے تھا چاہا   کہ مجھکو کچھ عنایت ہو سواری   کریں نا بیر کی جن یار داری
کیا ارشاد اس سائل سے ایسا   تجھے میں دونگا بچہ اونٹنی کا   چڑہا دونگا تجھے میں اسکے اوپر   کہا اسنے چڑہونگا آہ کیونکر
کہا پھر آپ نے اسکو ہویدا   کہ ہر اشتر ہے بچہ اونٹنی کا

ح عن انس بن مالك ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهرا وكان يهدي الى النبي صلى الله عليه وسلم هدية من البادية فيجهزه النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا ونحن حاضروه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحبه وكان رجلا دميما فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه فاحتضنه من خلفه

فقال من يشتري هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يألو ما ألصق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري هذا العبد فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إذاً والله تجدني كاسداً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد

اس کے قول سے ہوتا ہے معلوم ۔ کہ زاہر نام تھا اک شخص موسوم
وہ تھا اک بادیہ کا رہنے والا ۔ محب سید کونین سکان تھا

بہت ہدیہ و تحفہ ساتھ لیکر ۔ حضور پاک میں آتا تھا اکثر
جو ہوتی چیز صحرائے عرب سے ۔ وہ لاتا سامنے فخر عرب کے

یہاں سے بھی جناب فخر عالم ۔ روانہ اسکو کرتے شاد و خرم
وہ جب صحرا کی رخصت مانگتا تھا ۔ اسے اسباب دیتے تھے بہت سا

رسول اللہ کا تھا قول زاہر ۔ ہمارا بادیہ ٹھہرا ہے ظاہر
کہ جو صحرا میں ہوتا ہے نمودار ۔ ہمارے واسطے لاتا ہے ہر بار

ہم اسکے واسطے ٹھہرے ہیں شہری ۔ کہ جو دی چیز جو اچھی یہاں کی
تو اسکے واسطے موجود کر دیں ۔ روانہ یہاں سے با مقصود کر دیں

غرض یہ ہے کہ بہر صورت حضرت ۔ نہایت اس سے رکھتے تھے محبت
بظاہر گرچہ تھا بد شکل زاہر ۔ مگر باطن میں تھا زیبا بظاہر

ہوا تھا اتفاقی کار ایسا ۔ کہ وہ بازار میں کچھ بیچتا تھا
گئے آپ اسکے واں ناگاہ حضرت ۔ اسے پیچھے سے پکڑا کر کے شفقت

تھا ایک آتے ہی اُس کو پکڑا ۔ وہ بولے یہ ہے ہوگا اس طرح بولا
کہ ہے یہ کون یعنی آ کے جس نے ۔ مجھے پکڑا ہے یاں اب جلد چھوڑے

یہ کہکر پھر تامل سے نظر کی ۔ تو صورت دیکھ کر خیر البشر کی
چپٹتا تھا وہ صدر احمدی سے ۔ خلوص جان و اخلاص دلی سے

ہوا تھا مو لطف مصطفیٰ کا ۔ جدا ہونا نہ رکھتا تب گوارا
پھر اسکے بعد بولے شاہ ابرار ۔ کہ اس بندہ کا ہے کوئی خریدار

کہا زاہر نے سوگند خدا ہے ۔ کہ یہ بندہ تو کاسد کم بہا ہے
کیا ارشاد پھر حضرت نے اس کو ۔ کہ نزدیک خدا کاسد نہیں تو

دیا اس طرح فرمایا نبی نے ۔ گراں ہے تو خدا کے پاس سن لے

وعن الحسن قال اتت عجوز الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ادع الله ان يدخلني الجنة فقال يا ام فلان ان الجنة لا تدخلها عجوز قال فولت تبكي فقال اخبروها انها لا تدخلها وهي عجوز ان الله تعالى يقول انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا

روایت ہے یہ مروی حسن سے ۔ کیا آگاہ حال پیرزن سے
کہ آئی وہ رسول اللہ کے پاس ۔ گذارش کی کہ اے برا شرف الناس

مری خاطر دعا کیجے خدا سے ۔ ملے جنت مجھے تیری دعا سے
خدائے پاک دیوے مجھ کو جنت ۔ تمنا یہی رکھتی ہوں نہایت

کہا حضرت نے اے ام فلاں تو ۔ ہوئی ہو آپ کے خواہاں جناں تو
مقام پیرزن جنت نہیں ہے ۔ بہشت پاک جائے نازنیں ہے

سنی جس دم یہ باتیں نبی سے ۔ بہا رونی ہوئی اندوہگیں سات
کیا حضرت نے لوگوں کو اشارا ۔ کہ اس بڑھیا سے کہہ دو آشکارا

کہ تو جنت بتعلیم نو جوانی ۔ وہاں حاصل ہے ہمیشہ جوانی
نہ ہوگا اس میں داخل کوئی بڑھیا ۔ کہ سبکے واسطے واں ہو جوانا

اگر یہاں سے کوئی بوڑھا گیا ہے	وہاں وہ نوجوان سی شکل کا ہے	خداوند تعالیٰ نے بھی اُس کی	کلام پاک میں یہاں پر خبر دی
زنان اہل جنت کی حقیقت	بیان کرتا ہے ایسے رب عزت	کہ ہم انکو وہاں ایسا کرینگے	دوشیزہ خوبرو زیبا کریں گے
برعنائی کرینگے بکر اُن کو	رہیں گی شوہروں کو ستا خوشنو	وہ شوہر دوست ہونگی اور دلشاد	موافق سات انکو اور ہمزاد

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب صفت کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں نو حدیثیں ہیں

ح ١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ
بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ يَقُوْلُ ع وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی			بیاں وہ حال بھی کافی بموزونی سنانا ہے
کسی سائل نے حضرت عائشہ سے	کیا تھا حال استفسار آکے	کہ ختم انبیاء نے شعر موزوں	کیا بھی تھا یہاں سے اپنی مقرون
بوصف حال تمثیل و حکایت	کبھی اشعار بھی پڑھتے تو حضرت	کہا اُس سے یہ اُم المومنین نے	پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے
وہ تھا ابن رواحہ کی زباں کا	بہ تمثیل ہاں اُس کو پڑھا تھا	ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا	و یاتیک بالاخبار من لم تزود
سنو یہ ترجمہ اس شعر کا ہے	رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے	کہ ہے اب اُس کو ظاہر جلد ایام	کہ تو غافل رہا اُس سے بنا کا
خبر لیکر کہ ہے وہ شخص آیا			نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

ح ٢ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ
ع أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ۔ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ آخرہ وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ

بیاں ہے بوہریرہ سے روایت	کہ وصف شعر میں کہتے تھے حضرت	کہ شاعر کا جو قول راست تر ہے	لبید اُس شعر کا شاعر مگر ہے
تحقیق بیاں اُس نے کہا ہے	کہ جانو چیز جو غیر خدا ہے	وہ ہے بس فانی و بے اصل باطل	زوال نعمت دنیا ہے حاصل
کہا حضرت نے یہ بھی قول ظاہر	کہ ہے وہ جو امیہ ایک شاعر	اور اُسکے باپ کا ابو صلت ہے نام	نزدیک وہ مشرف ہو باسلام

ح ٣ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ أَصَابَ حَجَرٌ إِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ
فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

بیان کرتا ہے یہ جندب صحابی	کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی	اُحد کی جنگ کا یہ ماجرا تھا	کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا
ہوا انگشت سے جسم ورا خوں	تو فرمانے لگے حضرت یہ موزوں	کہ او انگشت تو نے رسیدی	بدیدی در رہ حق انچہ دیدی

ح ٤ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا ابا عمارۃ فقال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ولی سرعان الناس تلقتہم ہوازن بالنبل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب

براء کے پاس آیا ایک سائل	لگا اس طرح سے کہنے وہ قائل	کہ تم سب لوگ ہمراہ نبی سے	بوقت جنگ تھے اکبار بھاگے
براء عازب یار نبی کا	کلام معترض سے دل بھر آیا	لگا کہنے کہ سوگند خدا ہے	یہ تیرا اعتراض نارسا ہے
رسول اللہ بھاگے تھے نہ زنہار	ہزیمت سے انہیں تھا سخت انکار	صحابہ آنکے بھی محو رضا تھے	نہایت جان نثار و دل فدا تھے
رہی وہ مستقل باصد جرأت	لڑے جس وقت کفاروں سے حضرت	مگر کچھ لوگ کرتے تھے شتابی	انہیں حاصل ہوئی ایسی خرابی
کہ جب چھوٹنے لگا تیروں کا باراں	ہوئے وہ لوگ آپس سے پریشاں	ولیکن اُس گھڑی ختم رسالت	سواری خچر تھی باشان و شوکت
ابو سفیان جو تھا حارث کا بیٹا	رسول اللہ کا وہ ابن عم تھا	عنان مرکب سردار عالم	وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے تھا اُس دم
رسول اللہ کرتے تھے ارادا	کہ ہو دیں حامی ادبار اعدا	مگر وہ ابن عم خیر الوریٰ کا	زرہ کی مصلحت تھامے ہوئے تھا
عجب کچھ حال تھا محبوب رب کا	ہراس و خوف تھا انکو نہ اصلا	بعین جرأت و فرط شجاعت	رجز پڑھنے لگے اُسوقت حضرت
کہ میں ایسا نبی مصطفیٰ ہوں	کہ صدق و راستی ہی بولتا ہوں	بتحقیق بیاں کرتا ہوں ایسا	کہ عبد المطلب ہے میرا دادا

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وابن رواحۃ یمشی بین یدیہ یقول

بیان کرتا ہے یہ احوال ثابت	کہ ہے قول انس ہر حال ثابت	کہ ہنگام قضائے عمرہ حضرت	ہوئے داخل میاں مکہ حضرت
کہ وہاں ابن رواحہ نام شاعر	کہ تھا وہ شاعر زیبا منظر	وہ دو شعر پڑھتا آگے آگے	چلا آتا تھا حضرت مصطفیٰ کے

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ... الیوم نضربکم علی تنزیلہ

ضربا یزیل الہام عن مقیلہ ... ویذہل الخلیل عن خلیلہ

کہ وہاں یہ حال تھا قوم عرب کا	کہ یہاں نغمہ سرا تھا وہ بار بار	بامر محکم تنزیل اُس دن	کرینگے قتل تم لوگوں کو گن گن
تمہیں ماریں گے ایسی ضرب تلوار	کہ اوڑھا دے تمامی کا سر	پڑیگی تم پہ ایسی مار پر مار	کہ اُس شدت میں بھولے یار کو یار
کہا ابن رواحہ سے عمر نے	کہ اشعار تو حضرت کے آگے	میاں کعبہ کے پڑھتا رہا ہے	بھلا کب شعر پڑھنے کی یہ جا ہے
کہا ارشاد حضرت نے عمر کو	کہ اس کو روک مت اس سے عمر تو	کہ کفاروں کو اُس کا شعر ایسا	زیادہ تیر سے لگتا ہے یہ

وعن جابر بن سمرۃ قال جالست النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من مائۃ مرۃ وکان اصحابہ

يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

بیاں کرتا ہی جابر یہ حقیقت کہ میں سو بار سو زیادہ بکثرت ہوا ہوں ہم نشین بزم والا وہاں اصحاب کا حال دیکھا
کیا کرتے تھے وہ اشعار خوانی اگر حضرت بلاتے تھے گرانی مضامین زمان جاہلیت ہوا کرتے تھے شعروں میں منعـ
کبھی خاموش ہو جاتے تھے کبھی کرتے تبسم ساتھ انکے

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ
لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

کہا ہی بوہریرہ مقتدا نے کہ فرمایا نبی مصطفا نے کہ اشعار عرب سے قول پوچھا بیاں ہی یہ لبید خوش زباں
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکل نعیم لا محالہ زائل

ح عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ
قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْ
مِائَةً يَعْنِي بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ

شرید خوش زباں کا یہ بیاں ہے کہ میں نے یوں کیا تھا راہ کو طے ردیف سرور کون و مکاں تھا پس پشت نبی بیٹھا رواں
بتقریب بیاں کرتا تھا اظہار امیہ نام شاعر کے کچھ اشعار غرض جب جب کہ میں پڑھتا تھا تو فرماتے تھے حضرت اور بھی
بحکم سید کونین ہر بار اسی صورت پڑھ جاتا تھا اشعار برائے خاطر سردار عالم پڑھے تھے ایک سو اشعار
غرض میں پڑھ چکا جب سو اشعار تو فرمایا یہ مجھ سے آخر کار کہ شان شعر سے ہے یہ نمایاں کہ نزدیک تھا امیہ ہو مسلما

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِ
مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُنَافِحُ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُؤَيِّ
حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عایشہ کرتی ہیں ظاہر کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر جناب مصطفی کا مدح خواں تھا بہ مدح خاتم پیغمبراں
تو اسکے واسطے مسجد کے اندر رسول اللہ رکھدیتے تھے منبر کھڑا ہو کر وہ اس منبر پہ ہر دم بیاں کرتا تھا وصف فخر عا
دیا کفار کی کرنا مذمت کہ تھے وہ دشمن ختم نبوت رسول اللہ فرماتے تھے ایسا کہ ہے حسان جو ثابت کا
تو اسکے واسطے باری تعالی سے جبرئیل امیں امداد کرتا غرض اس کلام میں جب تک ہے مشغول اس پہ تائید ملک

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

یہ باب بیان کلام کرنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بصورت افسانہ کے ہے اور دو حدیثیں ہیں

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيثًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ الْحَدِيثُ حَدِيثَ خُرَافَةَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا خُرَافَةُ إِنَّ خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ.

جنابِ شان رحمت صورت افسانہ جو باہمیں | کیا کرتے تھے اب احوال وہ لکھنے میں آتا ہے

جنابِ عائشہ کرتی ہیں یاں بیاں | یہاں اس طرح سے افسانہ خواں ہیں | کہ حضرت نے میانِ اہلِ خانہ | سنایا ایک شب سب کو فسانہ
تمامی زوجۂ خیر الورا سے | کہا تھا ایک نے یوں مصطفیٰ سے | کہ یہ تو آپ کا ایسا بیاں ہے | خرافہ سے کمر دیا نشاں ہے
لگے کہنے جنابِ نیک فرجام | خرافہ ہے بھلا کس چیز کا نام | پھر آپ نے انکو بن پوچھے بتایا | خرافہ نام تھا ایک شخص ایسا
کیا جناتے اُس کو گرفتار | رہا مدت تلک انمیں وہ ناچار | یہ ہے مذکور ایامِ جہالت | ہوا یہ سانحہ از قبلِ بعثت
پھر اُسکے بعد جنات پریشاں | اسے پہونچا گئے با جنسِ انساں | وہ انمیں ایک مدت تک رہا تھا | وہاں کا حال جو دیکھا کیا تھا
بیاں کرتا تھا از روئے عجائب | مقالات و حکایاتِ غرائب نادر | غرض اچھے فسانہ ہو بندرت | خرافہ سے اُسکو دیتے ہیں نسبت

حدیث ام زرع

یعنے حدیث خرافہ سے ۱۲

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

جنابِ عائشہ سے ہے یہ مروی | کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اکٹھی | یمن سے وہ جگہ رکھتی ہے نسبت | جہاں رکھتی تھیں وہ جائے سکونت
کیا آپس میں ان سب نے یہ پیماں | کہ بھید اپنا کریں کوئی نہ پنہاں | جو اپنے شوہروں کی ہو حقیقت | کریں اظہار از روئے صداقت

قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلَ ..

کہا اس نے جو تھی اول بڑا ایسا | کہ ہے میرا شوہر بس کہ دبلا | وہ اس صورت سے ہے لاغر سراسر | کہ جیسے ہو شتر کا گوشت ابتر
وہ دبلا گوشت بھی تو کوہ پر ہے | کہ جس پر جا نہیں ہرگز گذر ہے | موٹاپے کا کہیں اُس میں نشاں ہو | کہ لایا جائے وہ وہاں سے بانجام
نہ طاقت کہ مقصود کلفت | کہ جسکے لینے وہ مرد ہمت

قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ ..

یہ کی اُس دوسری عورت نے گفتگو | کر سکتی نہیں کچھ حال اظہار | مرے شوہر کا ایسا کچھ بیاں ہے | کہ جسکے وصف میں قاصر زباں ہے
مجھے یہ خوف ہے گر کچھ کہوں میں | تو اسکے رازِ پنہاں کھول دوں میں | نہایت دور میرا ماجرا ہے | یہاں خاموش ہی رہنا بھلا ہے

قالتِ الثالثة زوجی العشنّق اِن انطق اُطلّق وان اسکت اُعلّق

کری اُس تیسری نے یہ حکایت | کہ میرا مرد ہے بدخو نہایت | کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں ہے | مگر چپ بھی رہا جاتا نہیں ہے
زباں گر سامنے اُسکے ہلاؤں | طلاقِ بائنہ فی الفور پاؤں | و گر خاموش بیٹھوں صبر کرکے | تو کہڑا دو نہ ردی بیٹھا بھرکے

قالتِ الرابعة زوجی کلیلِ تهامة لاحرٌّ ولا قرٌّ ولا مخافة ولا سآمة

کہا اُس عورتِ چارم نے یہ حال | کہ میں خاوند سے ہوں فارغ البال | وہ ہے اس طرز و اس انداز کا سا | اُسے گویا تہامہ کی کہوں رات
نہ گرمی اُس میں نہ سردی بھری ہے | ملال و بیم سے صافی بری ہے

قالتِ الخامسة زوجی اِن دخل فهِد واِن خرج اَسِد ولا یسئل عمّا عهِد ۔ ۔ ۔

کہی اُس پانچویں عورت نے یہ بات | کہ ہے خاوند کی میرے یہ اوقات | کہ آتا ہے اگر وہ گھر کے اندر | تو سوتا ہے بشکل یوز اکثر
نکلتا ہے اگر وہ گھر سے باہر | تو شکلِ شیر پھرتا ہے دلاور | نہیں پوچھتا کسی حالت کا پرساں | خیال جسے نہ فکر پنہاں!

قالتِ السادسة زوجی اِن اکل لفّ واِن شرب استفّ واِن اضطجع التفّ ولا یولج الکفّ لیعلم

چھٹی عورت کا ہے یہ ماجرا سب | کہوں کیا ماجرا میں بے تکا ہے | کہا اس نے کہ میرا زوج عیار | وہ ایسا خود غرض ہے اور خودکار
کہ اسکے سامنے آوے جو کھانا | سبھی کھاوے نہ چھوڑے ایک دانا | اگر پینے کی کوئی چیز پاوے | وہ لاجرعہ ہی دم میں چڑھا دے
اگر سووے تو ہے یہ عالمِ خواب | وہ کپڑے کو لپیٹے بشکلِ گرداب | بر و دوش و سر و گردن چھپائے | نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالے
نہ پوچھے حال زوجہ کا وہ زنہار | نہ اسکے رنج و راحت سے سروکار

قالتِ السابعة زوجی عیایاءُ او غیایاءُ طباقاءُ کلُّ داءٍ له داءٌ شجّکِ او فلّکِ او جمع کلًّا لکِ

اب ساتویں نے وصفِ شوہر | کیا ظاہر کہ ہے درماندہ مضطر | نہایت ناتواں سستی بھرا ہے | کہوں کیا ہائے خاموشی کی جا
وہ تاریکی میں ہے گمراہِ مطلق | بہنگامِ سخن درماندہ احمق | کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے | کہ میری روح میں پیدا
مجسم دردہی رنجور تن ہے | گرفتارِ غم و رنج و محن ہے | یہ اطوار رکھتا ہے یہ بدخو | کہ ہاتھ آوے تو توڑے تیرے سر
فقط سر کیا وہ ہے پھر ایسا | کوئی ثابت نہ چھوڑے عضو تن کا

قالتِ الثامنة زوجی المسُّ مسُّ اَرنبٍ والریحُ ریحُ زرنبٍ ۔

زنِ ہشتم بیاں کرنے لگی صاف | کہ میرا زوج ہے گلزارِ اوصاف | کہوں کیا اُس کی رعنائی کا عالم | عجب ہی حسن و زیبائی کا عا

وہ اُس کی بُو وہ خوشتر ہے کہ بو سونگھ لی کا اُس کی حال کیا کیا

قالت التاسعة زوجي رفيع العماد عظيم الرماد طويل النجاد قريب البيت من النـــاد

نویں عورت نے یہ قصہ سُنایا	کہ میرا زوج ہے ایوان والا	بلند و مرتفع اُس کا ستون ہے	محل اُس کا برفعت بے ستون ہے
یہ بخشش پر کا عالم اُس کی بیان	کہ خاکستر کا انبار گراں ہے	وہ قد آور جوانِ خوش لقا ہے	نہایت اُس کا لمبا پر تلا ہے
	عمارت اُس نے ہے ایسی اٹھائی	کہ ہر لوگوں کے وہاں اکثر سمائی	

قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له إبل كثيرات
المبارك قليلات المسارح إذا سمعن صوت المزهر أيقن أنهن هوالك

وہاں دسویں کی باری جبکہ آئی	لگی خاوند کی کرنے بڑائی	کہ کیا اچھا مرا مالک کا دم ہے	وہ مالک مالکِ خیر و کرم ہے
بیاں کیا کیجئے اونٹوں کی کثرت	کہ رکھتا ہے وہ با حد نہایت	کہ ایسی کثرتِ جنسِ شتر ہے	کہ صحرا اور جنگل اُن سے پُر ہے
انہیں رکھتا ہے اتنی خس وگاہ	کہ ہے بس تنگ میدان چراگاہ	یہ ہے معمول اُس عالی ہمم کا	کہ جس ہنگام ہے مہمان آتا
تو اُس مہمان کی خاطر وہ خوش خو	وہیں مذبوح کرتا ہے شتر کو	غرض اونٹوں کا یہ عالم ہوا ہے	کہ جب اُن کو شتربان ہانکتا ہے
تو وہ چوبِ شبان کی سُن کے آوازا	سمجھ لیتی ہیں اپنے دل میں یہ راز	کہ آیا ہے کوئی مہمان مسافر	کریں گے ذبح ہم کو اُس کی خاطر

قالت الحادية عشرة زوجي أبو زرع وما أبو زرع أناس من حلي أذني وملأ من شحم عضدي
وبجحني فبجحت إلي نفسي وجدني في أهل غنيمة بشق فجعلني في أهل صهيل وأطيط ودائس ومنق
فعنده أقول فلا أقبح وأرقد فأتصبح وأشرب فأتقمح أم أبي زرع فما أم أبي زرع عكومها
رداح وبيتها فساح ابن أبي زرع فما ابن أبي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة
بنت أبي زرع فما بنت أبي زرع طوع أبيها وطوع أمها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية أبي زرع
فما جارية أبي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا قالت خرج
أبو زرع والأوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين
فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا وأخذ خطيا وأراح علي نعما ثريا وأعطاني من كل رائحة
زوجا وقال كلي أم زرع وميري أهلك فلو جمعت كل شيء أعطانيه ما بلغ أصغر آنية أبي زرع قالت
عائشة رضي الله عنها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت لك كأبي زرع لأم زرع ٭

کہا اُس گیارھویں نے آخر کار	کہ ابو زرع وہ منعم مرد زردار	مرا وہ شوہر زینت فزا تھا	مرے کانوں کو زیور سے بھرا تھا

دیا اس طرح کا آرام مجھکو
کہ آئی فربہی پر دونو بازو

رکھا اس نے مجھے خوشحال شاداں
رہی آرام و راحت سے مری جاں

بیاں میں کیا کروں اپنا نسب کا
ہوئی تھی بکریوں والوں میں پیدا

کہ تھے وہ لوگ از بس بے بضاعت
گزر کرتے تھے با تنگی و عسرت

مجھے وہاں سے یہ اپنے گھر میں لایا
عروج نشہ دولت دکھایا

یہاں حاصل ہوئی یہ سرفرازی
سنی بانگ شتر آواز تازی

سبھی خیل و حشم دیکھا مہیا
بہت غلہ کا یہاں انبار پایا

ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل
رہی باقی نہ کوئی حسرت دل

سحر تک سوئے بے ملال و بے کدورت
بعیش و عشرت کرتے استراحت

مجھے جسوقت ہوتی خواہش آب
تو آب سرد پی کر ہوتی سیراب

ابی زرع کی وہ جو ایک ماں تھی
وہ کیسی ماں بزرگ خاندان تھی

میسر تھا اسے سامان دولت
تمامی خانہ و ایوان بوسعت

ابی زرع کا کیا اچھا تھا بیٹا
نہایت نازنیں زیبا مصفا

وہ اس کی خوابگاہ بے کدورت
غلاف تیغ ہے گویا بصورت

وہاں وہ نازنیں آرام کرتا
مصفا تیغ کی صورت بدن تھا

خورش درکار ہے جسوقت اسکو
تو بزغالہ کا بس لے آئیں بازو

ابی زرع کی بیٹی مہ جبیں تھی
مگر ماں باپ کی فرماں بری تھی

وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات
کہ جسکا رشک ہمسایہ کو دن رات

ابی زرع کی باندی گلبدن تھی
امین راز دار و بے فتن تھی

کہوں کیا اس سے آگے افسانہ
ابو زرع گیا بیرون خانہ

جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا
جدا کرتے تھے روغن اور اسکا

ہوا وارد وہاں جسوقت آکر
تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

کہ دو بچے لیے وہ نازنیں تھی
نہایت نازک و زیبا حسیں تھی

وہ چیتے کی طرح کرتی تھی بازی
یہ تھی بچوں سے گرم دلنوازی

وہ اسکے جو انار تازہ تر تھے
وہ ان سے کھیلتے دونوں پسر تھے

غرض دیکھا جو بوزرع نے اسکو
ہوا بس عاشق ہر تار گیسو

اسے وہاں سے اٹھا کر گھر میں لایا
خوشی سے بانوئے خانہ بنایا

مجھے گھر سے وہیں باہر نکالا
کہوں کیا سوت نے آکر نکالا

کیا پھر بعد اسکے میں نے شوہر
کہ وہ بھی اپنے گھر سے تھا تونگر

رئیس قوم تھا مرد سپاہ ہے
لیے نیزے کو گھوڑے پر سوا ہے

مجھے وہ اپنے گھر جسوقت لایا
سبھی سامان دولت کا دکھایا

کیا اس شوہر ثانی نے حاضر
بزرگانہ شتر کو میری خاطر

سوا اسکے سبھی سامان دولت
عطا مجھ کو کیا اس نے بکثرت

کہا اے ام زرع اس کو تو لے
یہ وقت عیش ہے کھا اور کھلا لے

کہوں کیا اس نے جو مجھ کو دیا ہے
اگر شمار کروں جو کچھ ملا ہے

ابو زرع کا تھا جو ظرف ادنا
یہ سب اسکے مقابل ہیچ تھا

جناب عائشہ با خوش بیانی
بیاں جب کر چکیں یہاں تک کہانی

کیا ارشاد ختم المرسلیں نے
جناب شافع روز پسیں نے

کہ ام زرع کا جو ماجرا ہے
ابی زرع نے جو اس کو دیا ہے

اسی صورت سے میں بھی تیری خاطر
بہر صورت ہوں دلداری کو حاضر

ہوئی لیکن جدائی ان میں پیدا
مگر میں ہوں تری صورت کا شیدا

مجھے تو ساتھ تیرے ہے نہایت
محبت ہے محبت ہے محبت

باب ما جاء فی صفة نوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ

كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ الْاَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

بیان خواب وصفت نوم و ذکر استراحت میں — جناب سید ابرار کی یہ باب آیا ہے

کہا فرزند عازب نے کہ حضرت — بوقت عزم خواب استراحت — بجائے خوابگاہ پاک زیبا — ہوا کرتے جب تشریف فرما
کف دست یمین شاہ لولاک — رکھا کرتے تھے زیر عارض پاک — دعا اس طرح کرتے تھے اُس دم — کہ اے پروردگار رب عالم
عذاب حشر سے مجھ کو بچا لے — قیامت کے تزلزل سے اماں کر

۲۴ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ . . .

حذیفہ سے ہوئی مروی روایت — کہ تھی سید در عالم کی عادت — کہ جب تشریف لاتے سوئے بستر — تو لاتے یہ دعا اپنی زباں پر
کہ تیرا نام لے کر یا الٰہی — لبوں کو موت میں جو چاہا ہی — حیات و زندگانی بار دیگر — مجھے ہو نام سے تیرے میسر
غرض وہ جس گھڑی پھر جاگتے تھی — تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے — کہ ہے شکر خداوند تعالےٰ — کہ جس نے بعد مرنے کے جلایا
سبھوں کو اسکی جانب لوٹنا ہے — وہی بس مالک روز جزا ہے

۲۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

ہوا ثابت کلام عائشہ سے — کہ حضرت جس گھڑی بستر پہ آتے — تو بس دونوں کف دست مکرم — ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم
وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو — پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتیں دو — جو پڑھ چکتے تو انکو تھوک کر آپ — بس اپنے ہاتھ لاتے سوئے سر آپ
کف دست مبارک لیکر سر کو — ملاتے تھے تمامی دوش بر سے — جو تھا آگے کا اندام مبارک — بقبل سینہ و رخسار و تارک
پھراتے بالضرور سارے بدن پر — یا سر وا اسکے ہر عضو تن پر — مکرر ایسا تھا معمول حضرت — کہ کرتے اس عمل کو تین نوبت

۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ .

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا! — کہ دیکھا اکثر یہ حال دیکھا — کہ تھے مصروف خواب استراحت — رسول مصطفےٰ دریائے رحمت
جہاں کا لوری پاک سوتی — کہ لوری صاحب لولاک سوتی — کرتا آپکے سونے کی انداز — لگے سو نیند میں آنی تھی آواز

پھر آ کے وہاں بلال باصفا نے	اذاں دی خادم خیر الوریٰ نے	اٹھے حضرت موذن کی اذاں سے	نماز عشاء کر پڑھی اخلاص جاں سے
اگرچہ آپ سو کر اٹھے تھے	وضو لیکن نہ فرمایا نبی نے	کہ یہ بھی خاصہ خیر الوریٰ تھا	وضو کا نہ تھا سونے سے جاتا
روایت ہے یہ طول حال کی سات			مگر آئی بیاں اجمال کی سات

ح ۵ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت	کہ مجھکو انس سے حال ثابت	کہ جب ختم رسل محبوب وہاب	تو آتے سونے کو جامۂ خواب
تو بطرز سپاس و حمد باری	کیا کرتے تھے یوں نعمت شماری	کہ وہ خلاق شایان ثنا ہے	کہ جس نے کھانے پینے کو دیا ہے
وہی مشکل کشا ہے مشکلوں کا	وہی دنیا ہے سونے کے لیے جا	ہمارے واسطے مسکن دیا ہے	ہمیں آرام و راحت سے رکھا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسی	کہ ہے جائے سکونت کو ترستی	بہت ایسے بھی دنیا میں ہیں مشہور	کہ وہ حیراں پریشاں ہیں سربسر
غرض یہ ہے کہ ہم پر رب عزت			کیا کرتا ہے کیا انعام و رحمت

ح ۶ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ

بیاں کرتا ہے ایسا ابو قتادہ	کہ تھا آپ کا عزم دلداده	کہ جو ہنگام شب آتی آرام	تو تھا اس طرح کے آرام سے کام
ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کے	تو وہ کنپٹی سیدھی کر رکھتے	بجا ایسا اگر اغلب ہوتا تھا طلب	کہ کرتے نوم حضرت آخر شب
تو سوتے اس طرح خیر البشر تھے	کہ رکھتے وہ ہتھیلی پر سر تھے	ولیکن ساعد دست مکرم	کھڑے کرتے رسول اللہ ہر دم

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب بیان عبادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اس باب میں [illegible] حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

کسے طاقت اٹھائے سختیاں راہ عبادت کی		رسول اللہ کا حوصلہ سختی اٹھاتا ہے

نماز مصطفائی کی حقیقت	ہوئی قول مغیرہ سے روایت	کہ تھی ایسی نماز اشرف ناس	کہ دونوں پاؤں پر آ گئے تھے آماس
بہنگام قیام ایسی مشقت	اٹھائی تھی کہ سوجے پائے حضرت	کہا لوگوں نے حضرت مصطفیٰ سے	کہ ہیں کیوں آپ شدت اٹھاتے
قصور اول و آخر تمہارے	خدا پاک نے بخشے ہیں سارے	کیا حضرت نے لوگوں کو یہ اظہار	ادا کیونکر نہ کیجے شکر غفار
	[illegible]	[illegible] محنت ادا کی	

۷ عن الاسود بن یزید قال سالت عائشة عن صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل فقالت
کان ینام اول اللیل ثم یقوم فاذا کان من السحر اوتر ثم اتی فراشه فان کانت له حاجة الم
باهله فاذا سمع الاذان وثب فان کان جنبا افاض علیه من الماء والا توضأ وخرج الی الصلوٰة

روایت اسود راوی سے آئی	کہ اس نے عائشہ سے التجا کی	کہ حضرت کی نماز شب سے مجکو	مفصل اور مشرح دو خبر
انہوں نے یہ کیا اظہار مطلب	کہ سو رہتے تھے حضرت اول شب	مگر پھر جو ۔ سے اٹھتے تو اس دم	رہا کرتی تھی جب تک رات کچھ کم
تہجد اس ہنگام پڑھ کے	تھے اپنے بستر اطہر پہ آتے	اگر حاجت انہیں ہوتی تھی لاحق	تو ہوتی اہل خانہ سے موافق
پھر اسکے بعد جب سنتے اذاں کو	تو کرتے غسل با غماز نیکو	نہ ہوتی تھی اگر غسل کی بات	لگے تے غسل اس ہنگام اوقات
	وضو ہی کر کے وہ باہر کو آتے	ادا کرتے نماز صبح کو تھے	

۸ عن ابن عباس انه اخبره انه بات عند میمونة وهی خالته قال فاضطجعت فی عرض
الوسادة واضطجع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طولها فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم
حتی اذا انتصف اللیل او قبله بقلیل او بعده بقلیل فاستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل
یمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآیات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الی شن معلق
فتوضأ منها فاحسن الوضوء ثم قام یصلی قال عبد الله بن عباس فقمت الی جنبه فوضع رسول
الله صلی الله علیه وسلم یده الیمنی علی راسی ثم اخذ باذنی الیمنی یفتلها فصلی رکعتین ثم
رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال معن ست مرات ثم اوتر
ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح

یہاں عباس کا بیٹا ہے راوی	بیاں پھر حال سے اسنے خبر دی	کہ میمونہ میری خالہ سگی تھی	کہ تھیں وہ زوجہ والا نبی کی
رہا میں ایک شب جو ان کے گھر تھا	تو یہ احوال وہاں اس رات گذرا	کہ جب آرام کا ہنگام آیا	مجھے عرض وسادہ پر سلایا
کیا حضرت نے سونے کا ارادہ	تو سوئے آپ بر طول وسادہ	یہاں تک استراحت آپ نے کی	کہ پوری ہو گئی جب رات آدھی
وہاں اس دم قریب نصف شب تھی	ویا کچھ ڈھل گئی تھی نصف سے بھی	غرض جاگے شہ لولاک اس دم	ملا ہاتھوں کو بر روئے مکرم
اخیر خاتمہ کی آئی رہا تھا	تو نے روئے مبارک سے اٹھایا	پھر اسکے بعد با احسان تکیہ	لگے پڑھنے وہ ان دس آیتوں کو

ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنهار لآیات لاولی الالباب الی آخره

ہوئی پھر ختم جب یہ اصل قرآں	تو وہ مشک کی جانب بصد غرض	یہاں مشک معلق سے کچھ پایا آب	کیا اس سے وضو با حسن آداب

نماز شب لگے پڑھنے پھر اٹھ کر — کھڑا میں بھی ہوا انکی برابر — سو بس دست چپ میں کھڑا تھا — تو سید نے ہاتھ میرے سر پہ رکھا
وہ میرے کان دہنے کو پکڑ کے — مجھے سید کی طرف فی الحال لائے — ہوئے پھر آپ مصروف عبادت — ادا کرتے رہے وہ دو دو رکعت
دوگانہ وہ چھ بار اس طرح پڑھ کے — لگے پھر وتر بھی پڑھنے برابر — پھر اسکے بعد سوئے آکو حضرت — یہاں تک آپ نے کی استراحت
کہ ہنگام سحر نزدیک تھا — موذن بھی اذاں دینے کو آیا — اٹھے وہ سنکر اذاں فی الحال حضرت — ادا کی جلد ہلکی سی دو رکعت
بزودی پڑھ چکے جب وہ دوگانہ — ہوئے پھر جانب مسجد روانہ — وہاں پھر آکے محبوب الٰہی — لگے پڑھنے نماز صبحگاہی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً

کیا عباس کے بیٹے نے مذکور — کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور — کہ شب کو سو کے جب اٹھتے تھے حضرت — ادا کرتے تھے وہ تیرا ہی رکعت

ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ
أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً

بیاں کی عائشہ نے یہ روایت — کہ تھی حضرت نبی کی یہ بھی عادت — کہ سو جاتے اگر وہ شب کے جناب — و یا آنکھوں میں ہوتا غلبۂ خواب
تو پڑھتے تھے تہجد کو نہ اس شب — مگر دن کو ادا کرتے یہ مطلب — وہ بارہ رکعتیں پڑھتے تھے دن کو — تہجد کو ادا کرتے تھے دن کو

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ...

بیاں بو ہریرہ سے عیاں ہے — کہ یہ ارشاد ختم مرسلاں ہے — کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو — تو بس یہ بات بھی لازم ہے اسکو
کہ اول تو پڑھے اٹھ کر دو رکعت — ادا کرلے بآسانی و سرعت — کہ ہیں یعنی یہ آداب تہجد — کلید فتح باب تہجد

ح عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا
دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً

یہاں اب زید راوی کا بیاں ہے — وہ اپنے حال کو کرتا عیاں ہے — کہ یہ شہرہ مجھے منظور جس دم — کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم
تو میں نے عتبۂ سردار عشرت — بشوق دل بنایا تکیۂ سر — دیا خیمہ جناب مصطفیٰ کا — سر مشتاق کا تکیہ بنایا
غرض پڑھنے لگے جب وقت حضرت — نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت — کہ پہلے پڑھ کے دو رکعت سبک سی — طوالت پر نظر پھر آپ نے کی
لگے پڑھنے پھر ایسی وہ دو رکعت — کہ تھی جس میں طوالت ہی طوالت — سوم بارہ پڑھا پھر جو دوگانا — تو وہ اس دوسری سے مختصر تھا
چہارم بار با تجدید نیت — ہوئے مشغول پھر وہ دو رکعت — تو اس میں کی کمی بار سوم سے — جناب سرور دنیا و دیں نے

غرض جب پانچویں نیت کو باندھا	چہارم کو بڑو دی تھا گزارا	چھٹی نیت پھر اسکے بعد کی تھی	وہاں سب کو آسانی پڑی تھی
نماز وتر کو آخر پڑھا تھا	غرض اس رات کا یہ ماجرا تھا	ہوا ثابت مجھ میں سے لگا جب	پڑھیں حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

ح عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سے	کہ کیا حال ہاں محبوب نے	کہ روزوں کے مہینے میں پیمبر	نماز شب پڑھا کرتے تھے کیونکر
کہا اُس سے اُم مومنین نے	جناب زوجہ سردار دین نے	کہا کہ سائل نماز شب میں حضرت	کبھی بیشی کی رکھتے تھے نہ عادت
ہوا کرتا تھا رمضاں کا مہینا	و یا اسکے سوا ہوتا مہینا	پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت	تو اُن گیارہ کی تھی ایسی حقیقت
کہ اول چار رکعت تھے پڑھتے	رسول اللہ جس حسن ادب سے	تو پوچھ اب مجھ سے انکو حسن کی بات	کہ تھیں کیسی وہ حسن طول کی ساتھ
پھر اسکے بعد بھی وہ چار رکعت	پڑھا کرتے تھے با حسن طوالت	کہا جاتا نہیں ہمت تو پوچھ اصلا	کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا
پڑھا کرتے تھے پھر وہ تین رکعت	نماز وتر ہے جس کو عبادت	غرض میں نے کبھی یہ بات انسے	کہ سوتے ہو تم وتروں سے پہلے
کہا اے عائشہ یہ جاگتا ہے	میرا دل خواب میں بھی جاگتا ہے	اگرچہ آنکھ میں نیند کی ہو	لیکن میرے دل کو آگہی ہے

ح عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ

جناب عائشہ کرتی بیاں ہیں	یہ انکے بیاں میں دُر فشاں ہیں	کہ تھی تحقیق یہ حضرت کی عادت	پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
تو اُن گیارہ کی تھی تفریق ایسی	کہ ان میں ایک رکعت وتر کی تھی	فراغت آپ جب پڑھ کر تھے ہوتے	تو اپنی داہنی کروٹ پہ سوتے

ح عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ

بیاں یہ عائشہ کا دیگر ہے	خلاف قول سابق جسکا اثر ہے	کہ تھی ختم رسالت کی یہ عادت	پڑھا کرتے تہجد نو ہی رکعت

ح عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْبَقَرَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِنْ قِیَامِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَانَ قِیَامُہٗ نَحْوًا مِنْ

رکوعه وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد فکان سجوده نحوا من قیامه فکان یقول
سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسه فکان ما بین السجدتین نحوا من السجود
وکان یقول رب اغفر لی رب اغفر لی حتی قرأ البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام

حذیفہ نے یہ بات کی جو کسی رات کہا جب آپ نے اللہ اکبر	نماز شب رسول اللہ کے ساتھ	تو وہ کرتا ہے ظاہر صورت حال	کہ دیکھے آپ کے میں نے یہ افعال تو اسکو بھی لگے پڑھنے برابر

ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة

پڑھا پھر آپ نے الحمد پڑھ کر	بقر کو ابتدا سے تا آخر	سنو حال رکوع مصطفائی	سہ بارہ جس میں یہ تسبیح کی تھی

سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم

پھر اسکو بعد جب سر کو اٹھایا	بانداز رکوع قومہ کیا تھا	بوقت قومہ شایان اسرا	زبان پاک تھی اس طرح گویا

لربی الحمد لربی الحمد

پھر اسکے بعد جو سجدہ میں آئے	رہے اتنی دیر تک سر کو جھکائے	بیاں کرتے رہے عظمت خدا کی	ستائش کی جناب کبریا کی

سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی

غرض سجدہ سے جب سر کو اٹھایا	کیا واں بھی توقف سجدہ کا	پڑھا مابین سجدوں اس دعا کو	کہ یا رب بخش دے میری خطا تو

رب اغفر لی رب اغفر لی

رسول اللہ نے یہ سورتیں چار ادا کی نماز چار رکعت کہ اس کو شک یہاں پیدا ہوا تھا	پڑھیں تھیں چار رکعت میں [illegible] رہے اس طرح سے مشغول حضرت	بقرہ اول پڑھی پھر آل عمران ولیکن سورۂ انعام کا نام	نساء کو بعد پھر وہ مائدہ خوان لیا راوی نے بہر رفع ابہام کہ جائے مائدہ انعام لایا

۱۱ عن عائشة قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بآیة من القرآن لیلة

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار	کہ یعنی ایک شب تا [illegible]	رہے مشغول یوں یاد خدا میں	عبادت کی جناب کبریا میں یہ آیت رات بھر پڑھتے رہے [illegible]

ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم
عن عبد اللہ قال صلیت لیلة مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فلم یزل قائما حتی
هممت بامر سوء قیل له وما هممت به قال هممت ان اقعد وادع النبی صلی اللہ علیه وسلم

یہ عبداللہ ہے مرد صحابی	حقیقت یوں اُس نے بیاں کی	کہ میں جو ایک شب حضرت نبی کا	بہ ہنگام تہجد مقتدی تھا
یہاں تک آپ نے کی تھی درازی	کہ آئی تھی مرے جی میں بُرائی	کہا لوگوں نے یہ احوال سُن کر	کہ تو اپنی بُرائی کو بیاں کر
کہا اس نے کہ تھا یہ خطرۂ بد	کہ جب محبوب حق حضرت محمد	ہوئے مصروف و مشغول عبادت	رہے محو قیام بالطوالت
تو اس دم میرے دل میں سمائی	کہ اب بس کیجیے اس سے جدائی	نبی کو چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں	نہ تکلیف جماعت اب اُٹھاؤں

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

کہا ہے عائشہ نے اور یہ حال	کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی احوال	وہ پڑھتے تھے نماز اس طرح پر بھی	ادا کرتے قرأت بیٹھ کر بھی
مگر تھیں جس گھڑی جس دم آیتیں تیس	و یا باقی رہا کرتی تھیں چالیس	کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے حضرت	اُن آیا تو نکو تا اتمام رکعت
رکوع و سجدہ کر لیتے تھے جس دم	تو پڑھتے دوسری رکعت بھی باہم	وہ اس میں بھی کیا کرتے تھے ایسا	کیا تھا رکعت اول میں جیسا

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

یہ عبداللہ راوی ہے کہ سب کچھ	جناب عائشہ سے اس نے پوچھا	کہ شاہ دیں قسیم حوض کوثر	نوافل کو ادا کرتے تھے کیونکر
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات	کہ تھے راتوں کو یوں فنا و وفات	انہیں تھی منتہیٰ یہ بات حاصل	کھڑے ہو کر پڑھا کرتے نوافل
رکوع میں پشت بالا کو جھکا کے	وہ ہو جاتی تھی سجدہ تک فراغت	تو جھکتے بس کھڑے فی الفور حضرت	کبھی طرز دگر اُن کا چلن تھا
کبھی طرز دگر اُن کا چلن تھا	نوافل میں کھڑے ہوتے نہ اصلا	قرأت بھی وہ پڑھتے بیٹھ کر تھی	رکوع و سجدہ بھی کرتے تھے بیٹھے

۱۶ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا . . .

یہ حفصہ زوجہ خیر البشر ہیں	بیاں کرتی روایت معتبر ہیں	کہ یہ بھی تھی نبی کی یہ بھی عادت	کہ پڑھتے بیٹھ کر نفلی قرأت
پڑھا کرتے تھے وہ آیات قرآں	بترتیل حروف و حسن الحاں	بہ تعدیل و بترتیل و بتدریج	ادا کرتے قرأت کے مدارج
غرض اس طرح پڑھتے تھے وہ سورت	تو ہو جاتی تھی اس میں طوالت	جو اس سورت سے بھی سورت بڑی تھی	وہ اس کے سامنے چھوٹی سی ہوتی

۱۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى

كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ ؕ

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	کہ جب نزدیک تھے ایام رحلت	تو اُن روزوں شفیع روز محشر	نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے اکثر

ح ۴۸ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهٖ ؕ

کہا نافع سے یہ ابن عمر نے	کہ میں نے ساتھ ختم المرسلین کے	پڑھی تھی ظہر کی پہلے دو رکعت	پڑھی پھر ظہر سے پیچھے دو رکعت
پس مغرب دو رکعت مصطفیٰ نے	پڑھی تھی گھر میں آ خیر الوریٰ نے	نماز فرض پڑھ کے بھی عشا کی	دو رکعت آپ نے گھر میں ادا کی

ح ۴۹ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ ؕ

ہوا حفصہ سے یہ مذکور و منقول مؤذن تھا اذاں جس وقت دیتا	کہ تھا یہ آپ کا دستور و معمول	کہ ہنگام ظہور صبح حضرت	بزودی مختصر پڑھا کرتے دو رکعت یہ اُس ہنگام شیوہ آپ کا تھا

ح ۵۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

یہ عاصم نام ہے ضمرہ کا بیٹا	علی مرتضیٰ سے اس نے پوچھا	کہ کچھ حال نماز روز حضرت	مجھے بتلائے شاہ ولایت
کہ دن میں وہ جو ادا کی نوافل	رہا کرتے تھے کس کس وقت شاغل	کہا اُس کو جناب بوالحسن نے	علی مرتضیٰ خیبر شکن نے
کہ تم میں سے نہیں طاقت کسی کو	ادا جو کر سکے فعل نبی کو	کہا عاصم نے یہ سب کچھ بجا ہے	کروں کا مرے یہ مدعا ہے
کہ ہم میں سے ہو طاقت کسی کو	بجا لاوے وہ افعال نبی کو	کہا تب اس سے یہ حضرت علی نے	کہ جس ہنگام میں سورج نکل کے
بلند ہوتا ہے مشرق سے تو اتنا	کہ وقت عصر مغرب جاتا ہے جتنا	پڑھا کرتے تھے دو رکعت وہ ہمدم	جناب سرور سردار عالم

پھر اسکے بعد جب خورشید چڑھ کے | وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے | کہ وقت ظہر مغرب سے ہے وہ | تو اس دم بھی جناب پاک معبود

غرض یہ ہے کہ پڑھتے چار رکعت | نماز چاشت ہی جس سے عبارت | پھر اسکے بعد قبل ظہر حضرت | علاوہ اس سے پڑھتے چار رکعت

نماز ظہر پڑھ لیتے جس ہنگام | تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام | تھے قبل عصر پڑھتے رکعتیں چار | جناب شاہ دیں سلطان ابرار

مگر پڑھتے بھی چاروں رکعتوں کو | جناب مصطفیٰ کر کر کے دو دو | دوگانہ پڑھ کے جو تسلیم فاصل | کیا کرتے جناب عرش منزل

فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے | سلام ان پر بھی حضرت بھیجتے تھے | تمامی انبیا اور ان کی امت | رہے بن داخل تسلیم حضرت

باب صلوٰة الضحیٰ

یہ باب ہے نماز چاشت میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

۱ ح عن معاذة انها قالت قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت نعم أربع ركعات ويزيد ما شاء الله

نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے | لکھوں باہم ملا کر دل یہی رغبت دلاتا ہے

معاذہ نے یہ پوچھا عائشہ سے | نماز چاشت بھی حضرت تھے پڑھتے | بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت | پڑھا کرتے تھے حضرت چار رکعت

وہ پڑھ لیتے تھے اس سے بھی زیادہ | خدا کا جسقدر ہوتا ارادہ

۲ ح عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الضحى ست ركعات

انس سے اسطرح آئی روایت | چھ رکعت چاشت کی پڑھتے تھے حضرت

۳ ح عن ام هانئ انها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل فسبح ثماني ركعات ما رأيته صلى صلاة قط أخف منها غير أنه كان يتم الركوع والسجود

زبان ام ہانی کا بیاں ہے | کہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے | کہ روز فتح مکہ آپ آئے | مرے گھر خیر سے تشریف لائے

وہاں آکر نہائے تن کو دھویا | پڑھا پھر آٹھ رکعت کو اسی جا | رکوع سجدہ کر کے جلد حضرت | بزودی ہو گئے پڑھ کے فراغت

۴ ح عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا إلا أن يجيء من مغيبه

بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے عائشہ سے یہ کہا تھا | کہ پڑھتے تھے نماز چاشت حضرت | کہا اس نے نہ تھی ایسی عادت

کہ جب وہ سفر سے پھر کے آتے | بوقت چاشت گھر تشریف لاتے | تو پڑھ لیتے تھے اس دم آکر | نماز چاشت بھی حضرت پیمبر

۵ ح عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها

کہا ہے بوسعید با خبر نے
کیا کرتے تھے ہم آپس میں گفتا
کہ تھے حضرت نماز چاشت پڑھتے
نہ چھوڑیں گے کبھی اسکو زنہار
کہ ہم کرتے تھے یہ آپس میں چرچا
باندازِ دوام و طرزِ دائم
پھر اسکے بعد مخدومِ دو عالم
کہ اب اسکو نہ پڑھینگے وہ اصلا
رہا کرتے تھے ابن عادت پہ قائم
رہا تا شک اسکو کرتے ترک باہم

ح عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یدمن اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول الله انک تدمن هذه الاربع الرکعات عند زوال الشمس فقال ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظهر فاحب ان یصعد لی فی تلک الساعة خیر قلت افی کلهن قراءة قال نعم قلت هل فیهن تسلیم فاصل قال لا

ابو ایوب انصاری کی تقریر
کیا یہ عرض میں نے مصطفیٰ کو
کہا حضرت نے ہے یہ وقت ایسا
مجھے یہ بات ہے اس وقت مرغوب
ابو ایوب انصاری نے پھر بھی
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر
بعید اب یہاں ہوتی ہے تحریر
کہ جب ڈھلتا ہے سورج تو کھلتے
ہوا کرتے ہیں در ہائے فلک وا
کہ میرا کوئی فعل احسن و خوب
رسول اللہ سے یہ بات پوچھی
کہ ان سب میں قرأت ہے مقرر
کہا حضرت نے ہو اس میں ضرورا
کہ ہنگام زوال شمس حضرت
پڑھا کرتے ہیں حضرت کیونکر چار
نہیں جبتک نماز ظہر پڑھتے
بسوئے آسمان جاوے زمیں سے
کہ پڑھتے آپ ہیں جو چار رکعت
ہوا پھر آپ سے اسکا بھی سائل
سلام ان چار میں ہے ایک ہی بار
پڑھا کرتے ہمیشہ چار رکعت
ہمیشہ دائما اسوقت ہر بار
کھلے رہتے ہیں دروازے فلک کے
چلے درگاہ رب العالمیں سے
پڑھا کرتے ہیں ان میں قرأت
کہ ہے انمیں بھلا تسلیم فاصل

ح عن علی کرم الله وجهه انه کان یصلی قبل الظهر اربعا وذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلیها عند الزوال

علی مرتضیٰ کی تھی یہ عادت
کہ جس جا طرح ہو وہ وقت پڑھتا
کہ قبل ظہر پڑھتے چار رکعت
اسی صورت [illegible] ہوا کا
کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی
کہ باطول و درازی چار رکعت
کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی
پڑھا کرتے تھے قبل ظہر حضرت

ح عن عبد الله بن سعد قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصلوة فی بیتی والصلوة فی المسجد قال قد تری ما اقرب بیتی من المسجد فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی فی المسجد الا ان تکون صلوة مکتوبة

یہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تھا
کہا حضرت نے تو دیکھتا ہے
رسول اللہ سے اسنے کہا تھا
کہ میرا گھر تو مسجد سے لگا ہے
کہ میں ہنگام آرائے نوافل
ولیکن مجکو ہے محبوب یہ بات
رہوں گھر میں کہ ہو مسجد میں داخل
نوافل کو پڑھا جو جس اوقات

تو پڑھے اُسکو اپنے گھر میں کے	نماز فرض مسجد میں جا کے

باب ما جاء في صوم رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ رکھنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں پندرہ حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ

رہا جو کچھ رویہ آپ	کا صوم نوافل میں	بتفصیل و بیاں بھال	ترمذی اُسکو بتاتا ہے
جناب عائشہ سے یہ خبر ہے	بیان روزہ خیر البشر ہے	کہ اکثر بیشتر صوم نوافل	رکھا کرتے تھے وہ بارغبت دل
رکھا کرتے تھے روزے یہاں تک	کہ ہوتا تھا ہمیں ایسا کا شک	کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے	نہ انکو اب کبھی کھائیں پئیں گے
پھر اسکے بعد جو کرتے تھے افطار	تو روزے سے نہ تھا انکو سروکار	یہاں تک اُنکی روزہ چھوٹتا تھا	کہ ہمکو یہ ہوا کرتا گماں تھا
کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام	نہ لیویں گے جناب نیک فرجام	حقیقت یہ تھی جو اس سے علاوہ	کہ آئے جب سے وہ مدینے
نہ حضرت نے رکھا ہیم برابر	مہینے بھر تلک روزہ مقرر	ولیکن روزہ ماہ مبارک	مہینے بھر تلک رکھتے تھے حضرت

ح ۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرَى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

کیا مسئول سائل نے انس کو	کہ حال روزہ حضرت بتا تو	انس بولا یہ تھا انکا قرینہ	کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ
کہ جس میں صوم رکھتے یہاں تلک تھے	کہ دل میں ہم کیا کرتے یہ شک تھے	کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے کبھی وہ	رکھینگے بس زیادہ اسسے بھی وہ
پھر اسکے بعد روزہ چھوڑ دیتے	نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے	یہاں تک چھوڑتے تھے صوم نوافل	کہ ہمکو یہ گماں ہوتا تھا کامل
کہ ہرگز آپ ہوویں گے نہ صائم	نہ حضرت ہونگے پھر روزے سے قائم	ہو جسطرح حال صوم مذکور	ہوا حال نماز شب بھی مسطور
کہ وہ اللہ کو رہتے شب کو بیدار	پڑھا کرتے نوافل کو بتکرار	اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں	تو پاتا آپ کو طاعت رب میں
پھر اسکے بعد جو کرتا گزارا	تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا	غرض عادت جناب مصطفی کی	باندار و طریق مختلف تھی
	کبھی آرام وہ دیتے تھے تن کو	ریاضت میں کبھی رکھتے بدنکو	

ح ۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

جہاں جو ام سلمہ کی زباں کا
کہ میں نے تو کبھی دیکھا نہ ایسا
کہ پیہم متصل دو دو مہینے
رکھا ہو صوم بھی حضرت نبی نے
مگر شعباں کو رمضاں سے ملاکر
رکھا کرتے تھے وہ روزہ ہمیشہ

ح ۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِىْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ
فِىْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ كُلَّهٗ

جناب عائشہ کہتی ہیں ایسا
کہ میں نے آپکو ایسا نہ دیکھا
کہ وہ روزہ رکھا کرتے ہوں اکثر
کسی ایام میں پیہم برابر
مگر شعباں میں ختم رسالت
رکھا کرتے تھے روزہ وہ بکثرت

ح ۵ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ہوئی منقول زر سے یہ روایت
کہ عبد اللہ کہتا تھا کہ حضرت
رکھا کرتے تھے روزہ اول ماہ
یکم سے تا سوم با جان آگاہ
یہ عادت آپکی ہر ماہ میں تھی
ریاضت یوں خدا کی راہ میں تھی
بروز جمعہ بھی فرخندہ اوقات
کیا کرتے تھے اکثر صوم کی بات

ح ۶ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

جناب عائشہ سے ہے روایت
بیاں کرتی ہیں وہ احوال حضرت
کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر
رہا کرتے تھے روزہ دار اکثر
اسی صورت سے روزہ پیر کے روز
رکھا کرتے تھے با حال دلفروز

ح ۷ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ

کلام بوہریرہ سے عیاں ہے
کہ ختم المرسلیں کا یہ بیاں ہے
کہ ہوتا ہے عیاں جو پیر کا دن
تو اس دن ہیں سبھی اعمال گن گن
خداوند جہاں کے پاس لاکر
حضور کبریا میں سب دکھاویں
بروز پنجشنبہ بھی مقرر
کریں اعمال حاضر پیش داور
غرض میرے تئیں روزہ کا رکھنا
پسند آتا ہے ان دو روز میں یہ
یہ ہی مقصود صوم در روزہ داری
کہ جب اعمال جاویں پیش باری
تو ہے اپنے تئیں محبوب یہ بات
کہ جاوے صوم بھی اعمال کیسات

ح ۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ
وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ

سنو یہ قول حضرت عائشہ کا
کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا
کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینا
کہ جس میں آپکا تھا یہ قرینا
کہ وہ روزہ سے ہوتے حضرت امجد
سنیچر اتوار اور پیر کے روز
کبھی حضرت رکھا کرتے تھے روزہ
سہ شنبہ چہار شنبہ پنج شنبہ

۹ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ لِيْ شَعْبَانَ

بیان عائشہ یہ دوسرا ہے	کیا مذکور ایسا ماجرا ہے	کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت	رکھا کرتے تھے باعین راحت
	کسی ایام میں اس سے زیادہ	نہ رکھتے تھے رسول اللہ روزہ	

۱۰ ح عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ أَيِّهٖ صَامَ

معاذہ عائشہ کے پاس آ کے	لگے کہنے یہ ام مومناں سے	کہ یعنی تین روزے ہر مہینے	رکھے بھی تھے بھلا حضرت نبی نے
کہا اس نے کہ ہاں ایسا ہو کے	رسول اللہ نے یوں بھی کیا ہے	معاذہ پھر لگے کہنے دوبارا	کہ کیجے حال یہ بھی آشکارا
وہ کرتے ابتدا کس روز سے تھی	رکھا کرتے تھے تین روزوں کو اکثر	شروع ماہ سے یا اوسط ماہ	و یا آخر میں کرتے صوم کی چاہ
کہا اس نے وہ اس دستور پہ تھے	بحال روزہ داری بے خطر تھے	نہ مطلب کچھ انہیں تخصیص سے تھا	رکھا روزہ غرض جس روز چاہا

۱۱ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

ہوئی مروی روایت عائشہ سے	سنا راوی نے حضرت عائشہ سے	کہ روزہ ہے جو عاشورہ کے دن کا	پسند آیا قریشی قوم کو تھا
غرض یہ ہے کہ وقت جاہلیت	قریشی لوگ رکھتے تھے بکثرت	رسول اللہ کا جب وقت آیا	تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا
گئے مکہ سے جب سوئے مدینہ	وہاں بھی آپ نے رکھا یہ روزہ	کیا اصحاب کو بھی اس کا مامور	کہ یہ روزہ رکھا کیجے بدستور
مگر جب روزہ ماہ مبارک	ہوا ہم سب کے اوپر فرض بیشک	تو روزہ روز عاشورہ کا چھوٹا	مگر اب حکم یہاں وارد ہے ایسا
	رکھے یہ صوم جس کے جی میں آئے	نہیں لازم جو اس روز رکھا وہ	

۱۲ ح عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ

ہوا ثابت کلام علقمہ سے	کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے	کہ کوئی روز مخصوص عبادت	کیا کرتے تھے بھی ختم رسالت
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات	کہ تھے وہ اس طریق رہ گرایات	کیا کرتے تھے طاعات دائمی	عبادت میں کئی اوقات سامی
	بھلا تم میں ہے کس میں یہ طاقت	کہ انکی طرح ہو مشغول عبادت	

۱۳ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَأَةٌ فَقَالَ

اَنْ ھٰذِہٖ قُلْتُ فُلَانَۃُ لَا تَنَامُ اللَّیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبَّ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے	کوئی عورت جو بیٹھی تھی تو پوچھا	تو فرمانے لگے یوں اشرف الناس
کہ ہے یہ کون کچھ اسکا بیاں کر	مفصل حال کو اسکے عیاں کر	کہا میں نے یہ عورت زاہدہ ہے	غرض ایسی چلن کی عابدہ ہے
نہیں سوتی ہے یہ زنہار شب میں	سحر کرتی ہے شب کو یاد رب میں	کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہے تم پر
وہاں تک تم کرو طاعت عبادت	کہ پاؤ آپ میں طاعت کی طاقت	قسم کھاتا ہوں میں نام خدا کی	سنو تم بات یہ راہِ صفا کی
نہیں لاتا ملالت رب عزت	تمہیں جبتک نہیں آتی ملالت	غرض یہ ہے کلام مصطفا کی	کہ کیا تک کیجو طاعت خدا کی
جہاں تک حوصلہ دلکا اٹھاوے	گراں باری نہ کچھ خاطر میں آوے	بیاں کی عائشہ نے یہ بھی حالت	کہ تھی حضرت کو اس طاعت سے الفت
	کہ جس طاعت پہ عامل اس عمل کا	بطور دائمی شاغل ہو رہتا	

١٤ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ وَاُمَّ سَلَمَۃَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِیْمَ عَلَیْہِ وَاِنْ قَلَّ

ابی صالح نے پوچھا تھا یہ آکے	جناب ام سلمہ عائشہ سے	کہ مجھ کو اس عمل کا تم بتا دو	کہ جو محبوب تھا محبوب رب کو
جناب ام سلمہ عائشہ بھی	ابی صالح سے بولیں بات یہ تھی	خوش آتا تھا نبی کو کام ایسا	ہمیشہ جسپہ ہو انسان رہتا
	بظاہر گرچہ چھوٹا سا عمل ہو	ولیکن دائما کرتا ہو اس کو	

١٥ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَاسْتَاکَ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَۃَ فَلَا یَمُرُّ بِاٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا یَمُرُّ بِاٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَکَعَ فَمَکَثَ رَاکِعًا بِقَدْرِ قِیَامِہٖ وَیَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُکُوْعِہٖ وَیَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ ثُمَّ قَرَاَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَۃً سُوْرَۃً یَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِکَ

بیاں کی عوف نے اپنی حقیقت	کہ تھا اک شب ہمراہ حضرت	جناب فخر انبیا نے	کیا مسواک کو اول وضو سے
فراغت جو ہوئی جب کر کے مسواک	وضو بھی کر اٹھے شایان لولاک	کھڑے بس ہو گئے با عین تمکین	لگے پڑھنے نماز آں سید دین
اٹھا میں بھی جناب پاک کے ساتھ	جناب صاحب لولاک کے ساتھ	نماز احمدی کا حال ظاہر	بیاں کرتا ہوں سب جو ہے حاضر
کہ فارغ آپ جب مسواک سے ہو	کیا آغاز پھر سورہ بقر کو	کہوں کیا آپکا طرز قرأت	کہ آتی تھی جہاں رحمت کی آیت

ٹھہر جاتے تھے اسی جا پڑھتے پڑھتے	طلب کرتے تھے رحمت کو خدا سے	کوئی ایسی اگر آتی تھی آیت	عذاب حق کی تھی جسمیں حقیقت
ٹھہر جاتے وہاں بھی پڑھتے پڑھتے	پناہ حق تعالیٰ مانگتے تھے	رکوع میں شہ سلطان ابرار	قیام پاک سے کم تھا نہ زیادہ
	غرض اسقدر جھکائی پشت والا	رہے حضرت یہی الفاظ گویا	

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پھر اسکے بعد جب سجدہ میں آئے	رہے وہ دیر تک سر کو جھکائے	تو اسدم بھی حضور رب باری	زباں پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

لگے سجدوں سے فارغ جب ہوا	پڑھی پھر دوسری رکعت ابرار	پڑھی وہاں آل عمران کی قرأت	پڑھی پھر تیسری میں اور سورت
	چہارم جس گھڑی رکعت ادا کی	تو اسمیں اور ہی سورت ادا کی	

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان قرأت نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قرأت میں رسول اللہ کی حافظ ابو عیسیٰ		بتصریح بیاں کیا	کیا حدیثیں اب سناتا ہے
جناب ام سلمہ نے کہا ہے	کہ یوں قرآن حضرت نے پڑھا ہے	قرأت کا یہ آپکی ماجرا تھا	کہ ایک ایک حرف اس میں جدا تھا

(۲) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا	کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا	کہ فخر انبیا ختم رسالت	ادا کسطرح کرتے تھے قرأت
	انس بولا کہ تھی اسطور کی بات	پڑھا کرتے تھے حضرت مد کیساتھ	

(۳) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

جناب ام سلمہ سے روایت	ہوئی وارد با حوال قرأت	بیاں کرتی ہیں حال شہ کی قرأت	کہ قرآن یوں پڑھا کرتے شہ دین
	یہ دیکھا آنکا انداز قرأت	پڑھا کرتے جدا ایک ایک آیت	

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ کو	کہ اب کیجئے مجھے آگاہ۔ کبھی	کہ پڑھتے تھے آپ کیسی قرأت	بلندی یا کہ پستی کی قرأت

کہی بس عائشہ نے اُسنے یہ بات	کہ پڑھتے آپ تھے ہر طور کے ساتھ	کبھی پڑھنے میں وہ اسرار کرتے	کبھی آواز کو اظہار کرتے
غرض طرز بلندی اور پستی	قبول خاطر خیر الورا تھی	کہا سائل نے حمد کبریا ہے	کہ امر دیں میں گنجائش کیا ہے

ح عن ام ہانی قالت کنت اسمع قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل وانا علی عریشی ۵

یہاں راوی ہوئی ہیں ام ہانی	بیاں کرتی ہیں باشیریں زبانی	کہ میں نے آپکا پڑھنا سنا ہے	قرأت سے جو قرآن کو پڑھا ہے
	بوقت شب جو کرتے تھے تلاوت	تو میں سنتی تھی اپنے گھر قرأت	

ح عن معاویۃ بن قرۃ قال سمعت عبد اللہ بن مغفل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ ۶
یوم الفتح وھو یقرأ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر قال
فقرأ ورجّع قال وقال معاویۃ بن قرۃ لولا ان یجتمع الناس علی لأخذت لکم فی ذلک الصوت او قال اللحن

بیاں قرہ کی بیٹی نے کیا ہی	کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے	بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ تھے بیٹھے ہوئے بالائے ناقہ	رسول اللہ روز فتح مکہ	وہ اسدم پڑھ رہے تھے باخوشی کے	عجب لہجہ سے یہ آیات قرآن

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر الی آخرہ

پڑھی جاتی تھی اس ہنگام اوقات	نہایت خوش ادا ترصیع کیسات	کہا راوی نے جو مجھنے پہ او ...	تو میں ویسی قرأت پڑھ سناؤں
	ولیکن ہے یہاں اس بات کا ڈر	کہ مجھ کو گھیر لیں گے لوگ آکر	

ح عن قتادۃ قال ما بعث اللہ نبیا الا حسن الوجہ حسن الصوت وکان
نبیکم حسن الوجہ حسن الصوت وکان لا یرجّع ۷

قتادہ سے ہوئی مروی روایت	بیاں کرتا ہے خلاق رسالت	کہ جو پیغامبر دنیا میں آیا	خوش آوازی وہ اپنے ساتھ لایا
بحسن صورت و صوت آرا	ہوئے پیغامبر دنیا میں پیدا	تمہارے بھی نبی خیر البشر کو	ہوئی حاصل تمامی خوبی رو
ملی انکو خوش آوازی کی دولت	نہ پڑھتے پر مرصع وہ قرأت	بروز فتح جو ترصیع کی تھی	تو وہ ناقہ کے اوپر عارضی تھی

ح عن ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربما یسمعہا من فی الحجرۃ وھو فی البیت ۸

کہی عباس کے بیٹے نے یہ بات	کہ پڑھتے آپ تھے اس طور کیسات	سنا کرتے قرأت کو وہی تھا	کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

باب ما جاء فی بکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے رونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں ۶

ح عن عبد اللہ بن الشخیر قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱

وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ

ہوا ثابت مجھے شافع محشر سے یہ کافی | کہ رونا آپ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہے وہ احوال تحریر | کہ بادی جبکہ ہے فرزند تکبیر | کہا اُس نے سنو میری حقیقت | کہ گذری ایک دن ایسی حقیقت
کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا | تو وہاں مشغول طاعت انکو پایا | نماز اُس وقت جو پڑھتے تھے حضرت | تو تھی بس جوش رقت سے یہ حالت
| رودنِ سیدِ کونین سے وہاں | صدا آتی تھی شکل دیگ جوشاں |

ح۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ
حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

کہا مسعود کے دانا پسر نے | کہ مجھے یوں کہا میرے نبی نے | کہ تو آیات وحی آسمانی | بیاں کر سامنے میرے زبانی
کیا معروض جب پیش حضرت | کہ میرے واسطے کب ہے یہ قسمت | کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل | قرأت کی حقیقت تم کو حاصل
پڑھوں میں آپکے آگے قرأت | مجھے یعنی نہیں ایسی لیاقت | کیا ارشاد پھر خیر الورا نے | رسول اللہ ختم انبیاء نے
کہ میں آیات قرآنی کا سُننا | زبان غیر سے ہوں دوست رکھتا | جو سمجھا آپکے میں مدعا کو | وہیں پڑھنے لگا سورہ نساء کو
غرض جب پہنچتے پیش حضرت	زباں پر آگئی میری یہ آیت
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى	هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا
تو میں نے اس گھڑی دیکھا یہ عالم	کہ روتے تھے رسول اللہ پیہم

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَلَمْ
يَكَدْ اَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ
اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ
رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

کہا عمرو عبداللہ کہتا | وہ سچا اس بات کو ذکر کرتا | کہ یعنی ایک دن سورج گہا تھا | زمانہ وہ رسول اللہ کا تھا

غرض یہ دیکھ کے سورج کی بات	لگے پڑھنے نماز اُس وقت حضرت	قیام ایسا کیا اس طول کے ساتھ	کہ سمجھے لوگ ہاں اس طرح کی بات
کہ اب شاید کھڑے ہی رہینگے	رکوع و سجدہ کاہیکو کرینگے	جھکے حضرت جو پھر زانو پہ رکھ ہاتھ	رہے اتنا خشوع و عجز کے ساتھ
کہ یہ اُس دم گماں تھا ہر بشر کا	کہ اب تو سر میں آئینگے نہ اصلا	بحال قومہ جس دم آپ آئے	تو وہاں اتنا رہے جو سر کو اٹھا
کہ وقت قومہ پیدا تھی یہ حالت	کہ سجدہ کو نہیں جائینگے حضرت	غرض وہ آگئے سجدہ میں جس دم	جھکائے سر رہے با دیدۂ نم
گماں تھا دیکھکر حال طوالت	نہیں ہوئے کی سجدہ سے فراغت	غرض اُس وقت حضرت آہ بکا کیے	جاتے تھے یوں با دیدۂ تر

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِیْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُ

وہیں ہنگام اتمام دو رکعت	عیاں ہونے لگے آثار رحمت	گہن خورشید کی صورت سے چھوٹا	جہاں تاریکی و ظلمت سے چھوٹا
اُٹھے پھر حضرت محبوب سبحاں	ہوئے مشغول حمد و شکر یزداں	فراغت ہوکے حمد کبریا سے	کہی یہ بات مخلوق خدا سے
کہ ہو جو دیکھتے شمس و قمر کو	نشان قدرت ایزد ہے جانو	یہ دونوں جب گرفتار گہن ہوں	اسیر پنجۂ رنج و محن ہوں
	تمہیں اُس وقت میں لازم ہے یہ بات	رہاں جا ہو خدا کی یاد کیساتھ	

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَاتَتْ وَهِیَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْکِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْکِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْکِیْ اِنَّمَا هِیَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِکُلِّ خَیْرٍ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰی

پسر عباس کا راوی اخبار	یہاں کرتا ہے یہ احوال اظہار	کہ تھی حضرت نبی کے ایک دختر	بعمر خرد و ضعیف تن سے لاغر
مرض سے وہ گرفتار محن تھی	قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی	جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر	بغل میں لے لیا اُس کو اٹھا کر
پھر اس کے بعد جو خاطر میں آیا	نبی نے سامنے اپنے لٹایا	غرض اُس دختر حضرت کی رحلت	ہوئی پیش جناب شان رحمت
وہاں جو ام ایمن نے یہ دیکھا	لگی رونے کہ وا دردا و دریغا	کہا تب آپ نے اُس نیک زن سے	کہ تو روتی جو ہے رنج و محن سے
رسول اللہ کے نزدیک تجھکو	نہیں لازم کرے نوحہ گری کو	کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت	تمہیں بھی دیکھتی ہوں ایسا رقت
کہا حضرت نے رقت مجھکو کب ہے	یہ رونا عین رحمت کا سبب ہے	کہ ہے مومن کو حاصل خیر کی بات	بہر صورت تمامی حال کے ساتھ
بوقت مرگ جب پہلو سے اُس کے	بنہایت بیکلی سے جان نکلے	تو اُس دم بھی نہیں کرتا وہ زاری	ادا کرتا ہے حمد و شکر باری

۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ

مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تُهَرَاقَانِ

کہی ہے عائشہ نے یہ حقیقت	کہ خیر المرسلیں ختم نبوت	بوقت رحلت عثماں مظعون	ہوئے غمگیں نہایت اور محزوں
وہ عثماں جو پسر مظعون کا تھا	قضائے ایزدی سے جب موا تھا	رسول اللہ نے اُس وقت آکر	دیا بوسہ رُخ عثماں کے اوپر
جبھی اس یار کے مرنے پہ گریہ	مگر راوی نے لفظ شک لکھا یہاں	کہ آنکھیں یا جناب مصطفیٰ کی	ہوئی تھیں شدت وقت سے جاری

٦ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا	کہ میں بھی اس جگہ حاضر ہوا تھا	یہاں ختم رسل سردار عالم	جلیس قبر تھے با دیدۂ نم
جنازہ دختر خیر الوریٰ کا	برائے دفن وہاں لا کر رکھا تھا	رسول اللہ تھے با عین قربت	نہایت اشک ریزاں چشم حضرت
کیا ارشاد ایسا شاہ دیں نے	جناب پاک ختم المرسلیں نے	کہ ہے ایسا کوئی جو آج کی شب	ہوا ہووے نہ وہ خواہان مطلب
بابل خوردگی ہو یعنی قربت	اسے حاصل ہوا اس معنی سے قربت	ابو طلحہ ہوا اس وقت گویا	کہ میں ہوں یا رسول اللہ ایسا
ہوا اُن کے لیے پھر حکم حضرت	کہ بوطلحہ برائے دفن میت	شتابی قبر میں یعنی اُتر آ	ابو طلحہ وہیں مرقد میں اُترا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان بستر شریف رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

١ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم — جہاں کے منظور کو خواب غفلت سے جگاتا ہے

جناب عائشہؓ نے یہ خبر ہے	بیان بستر خیر البشر ہے	کہا اُس محرم راز نبی نے	وہ بستر جس پہ سوتے آپ یعنی
	بنا تھا نستر چرمی سے وہ بستر	بھرا تھا لیف خرما سے کے اندر (چھال)	

٢ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ مَا كَانَ
فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نَثْنِيْهِ ثِنْيَتَيْنِ
فَيَنَامُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَيْتَهُ اَرْبَعَ ثِنْيَاتٍ لَكَانَ اَوْطَأَ لَهُ فَثَنَيْنَاهُ لَهُ بِاَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ
فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ اِلَّا اَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِاَرْبَعِ
ثِنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ اَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالَتِهِ الْاُوْلٰى فَاِنَّهُ مَنَعَتْنِيْ وَطَاءَتُهُ صَلَاتِيَ اللَّيْلَةَ

کلام جعفر صادق زباں سے
کہ میرا باپ یوں کرتا بیاں ہے
کہ کیفیت فراش احمدی کی
کسی نے عائشہ سے جاکے پوچھی

کہ بستر سرور کون و مکاں کا
تمہارے گھر میں کیسی طرح کا تھا
کہا سائل سے ام مومناں نے
رسول اللہ کی آرام جاں نے

کہ تھا ہاں جنس چرمی کا وہ بستر
بھرا تھا لیف خرما سے سراسر
اسی صورت سے کوئی سائل حال
گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال

کہ ام المومنیں حضرت نبی کا
تمہارے گھر میں فرش خواب کیا تھا
کہا حفصہ نے یہ احوال سنکر
کہ قسم ٹاٹ تھا حضرت کا بستر

وہ بستر واسطے خیر البشر کے
بچھا دیتی تھی دوہرا اسکو کرکے
بوقت شب جناب نیک انجام
کیا کرتے تھے اس بستر پہ آرام

کیا میں نے یہ اندیشہ کسی رات
کہ سویا کریں آرام کے سات
یہ بستر چار تہ کرکے بچھاؤں
انہیں یاں بستر راحت سے سلاؤں

غرض جب چار تہ کرکے بچھایا
انہوں نے صبح تک آرام پایا
کہی وقت سحر حضرت نے یہ بات
بچھایا فرش کیسا آج کی رات

کہا حضرت نبی سے میں نے ایسا
وہی فرش قدیمی آپ کا تھا
مگر دل میں مرے آئی تھی یہ بات
کہ سو دیں آپ کچھ آرام کے سات

تو میں نے واسطے بستر تمہارا
بنا کر چار تہ شب کو بچھایا
جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر
کہ ہے یہ ٹاٹ کا میرا جو بستر

بچھایا کر اسے دوہرا ہی کرکے
کہ پیدا یا نہ پھر مجکو ضرر ہے
کہ جیسے نرمی بستر نے ہیہات
تہجد سے مجھے روکا اسی رات

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان فروتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بارہ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ

بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو
کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے

کہا خطاب کے بیٹے عمر نے
کہ مجھسے یوں کہا خیر البشر نے
کہ میرے واسطے ہنگام تعریف
نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف

کہ جیسی عیسی مریم کی بابت
نصاریٰ نے کہا ہے بے نہایت
بیاں تک ان کے درجہ کو بڑھایا
کہ آخر کہدیا بیٹا خدا کا

محمد بندۂ درگاہ رب ہے
خدا کی بندگی میں روز و شب ہے
کہو بندہ مجھے تم اس خدا کا
کہ جس نے مجھکو پیغمبر بنایا

۲ ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ أَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ

انس راوی بیاں کرتا ہے کیا کیا
رسول اللہ کے خلق حسن کا
کہ آئی کوئی عورت پیش حضرت
لگی کہنے کہ اے ختم رسالت

مجھے لاحق ہوا ہے ایک ہی کام
وہ یعنی آپ سے ہوویگا انجام
کہا حضرت نے اس عورت سے ایسا
مدینہ میں جہاں چاہے بٹھا جا

تیری خاطر سے میں بیٹھا رہونگا
کہیگی مجھ سے جو حاجت سنونگا

ح ۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيفٍ

انس راوی جو ہے مالک کا بیٹا
سنائی تھی یہ طرز انکساری
تو وہ اقبال کر لیتے تھے اس کا
حمار برق پیکر زیر راں تھا

بیاں کرتا ہے عادات نبی کا
حمر کی پشت پر کرتے سواری
کہ عاجز پروری سے مدعا تھا
خیال رزم قوم کافراں تھا
بجائے زین جو پالان کسا تھا

کہ کرتے تھے مریضوں کی عیادت
اگر کوئی غلام بے بضاعت
ہوئی قوم قریظہ سے لڑائی
کہوں کیا بات ان کی سادگی کی
تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تھا

جنازوں کے بھی جاتے ساتھ حضرت
رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت
تو مسکن بھی یہ ان کی طرز دیکھی
زمام لیف خرما ہاتھ میں تھی
بچھال

ح ۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى اِلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيبُ وَلَقَدْ كَانَتْ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ

انس یہ اور جو کرتا بیاں ہے
اگر ہوتی وہ دعوت اس طرح کی
بیاں یہ اور بھی کرتا ہے راوی

بیانِ علم ختم مرسلاں ہے
کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی
کہ تھی وہ جو زرہ حضرت نبی کی
رہی لاحق یہاں تک تنگیٔ عسرت

کہ تھا دستور یہ خیر الورا کا
بعین رحمت تشریف لاتے
یہودی سے قرض کچھ لیا تھا
نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت

کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا
زروئے حلم نانِ جو کو کھاتے
زرہ کو پاس اس کے رکھ دیا تھا

ح ۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَا تُسَاوِي اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةَ

ہوا معلوم یہ قول انس سے
وہ جب آپ حج ادا کرنے گئے تھے
بیاں بعضوں کی ہے یہ بھی گمانا

کہ رہ حج رسول اللہ آئے
تو یہ ہوتا تھا ثابت دیکھنے سے
نہ تھی اوڑھی وہ چادر شاہ والا

سواری کا یہ ان کی ماجرا تھا
کہ یہ جو چادر شاہِ امم ہے
پڑی تھی اونٹ پر وہ چادر پاک

جہاز کہنہ اشتر پر کسا تھا
بہا میں چار درہم سے بھی کم ہے
کہ بیٹھے جس پہ تھے شاہ لولاک

غرض اسدم جناب مصطفیٰ نے
دعا اس طرح کی خیر الورا نے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيهِ وَلَا سُمْعَةَ

ح ۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ

انس کہتا ہوا ایسی حقیقت
کہ تھی یاران حضرت کی یہ حالت
نہ رکھتے تھے کسی کو دوست اتنا
بجز ذات محب رب وہاب

فدا تھے آپ پر سو جان ہی سے	مگر باہر نہ تھے انکی خوشی سے ادا ہی سے وہ بچاتے تھے	غرض یہ ہے کہ باآں حب و الفت کرنا خوش آپ میں ایسی ادا سے	نہ اٹھتے تھے پئے تعظیم حضرت

ح عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّا
عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَذَكَ
الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ قَالَ الْحَسَنُ فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَ
عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ وَعَنْ مَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا
قَالَ الْحُسَيْنُ فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا أَوَى
إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُولَهُ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهِ وَجُزْءًا لِنَفْسِهِ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْءَهُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ النَّاسِ فَرَدَّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيْرَتِهِ فِي جُزْءِ الْأُ
إِيْثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ وَقَسْمُهُ عَلٰى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَ
مِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَيَشْغَلُهُمْ فِيْمَا يُصْلِحُهُمْ وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْأَلَتِهِمْ عَنْهُ وَإِخْبَارِهِمْ
بِالَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَيَقُوْلُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَأَبْلِغُوْنِيْ حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ إِبْلَا
فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ إِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُذْكَرُ
عِنْدَهُ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَهُ يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُوْنَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ
وَيَخْرُجُوْنَ أَدِلَّةً يَعْنِيْ عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيْهِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ وَ
يُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَلٰى
أَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ
الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوْا
وَيَمَلُّوْا لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ لَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ
أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ أَعَمُّهُمْ نَصِيْحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُؤَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

روایت ہے امام متقی سے
کہ حضرت مصطفیٰ کے وصف اکثر
کہا اُسنے کہ تھے فخر دو عالم
بطولانی حسن سے اس خبر کو
پس اتنا غرض میں نے یہ اخبار
بیاں کردے مرے مجھے بھی آکے
سبھی باتوں کا سائل ہو چکا تھا
سبھی شکل و شمائل مصطفیٰ کے
کہ جو کچھ باپ نے تیرے سنا ہے
ہوا تھا باپ میرا جنکا سائل
کہا میرے پدر نے مجھے ایسا
غرض اس حصہ اول میں حضرت
باآخر وہ جو حصہ تیسرا تھا
کہ تھے وہ جو نہایت خاص ان کا
خواص و عام سے حضرت نے خلا
تو سمجھا اہل فضل و علم اکثر
وہاں آتے تھے جو تھی اُنکی حاجت
جناب صاحب عالم سے

حسن ابن علی سعید نبی سے
بیاں کیجے ہمارے سامنے تم
بزرگ و نامور محمود و اکرم
کہا تھا ہند نے باطرز نیکو
حسین ابن علی سے کی جو انہا
سنا ہی تھا جو پوچھا شوق دل سے
اُسے سب حال حاصل ہو چکا تھا
پدر نے میرے بھائی کو بتائے
سنوں میں بھی بھلا وہ حال کہا ہے
کہ گھر میں جب نبی جاتے تھے تنہا
کہ یہ معمول تھا حضرت نبی کا
خدائے پاک کی کرتے عبادت
مقرر تھا برائے ذات والا
حضور اس میں آکر باخلاص
فیوض ظاہر و باطن نزد کا
باذن شاہ دیں آتے وہاں پر
کوئی رکھتا تھا جیسی کچھ حاجت
انہیں سے کرتے مشغول رہتے

کہ جس نے ہند سے اک بار پوچھا
سمجھ اس بات کی یعنی ہو چاہت
یہ تھا چہرہ کہ ان کے نور حاصل
حسن کہتے ہیں یہ اخبار میں نے
تو پایا اس طرح کو میں نے احوال
حقیقت اور بھی میں نے یہ پائی
کہ تھے کس طرح وہ گھر میں آتے
کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی
کہا شبیر نے ہاں لے برادر
تو اس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت
وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات
دوم حصہ کے اندر جاودانہ
مگر اس تیسرے حصہ کے اوقات
مشرف ہوتے تھے فیض احدی سے
رسول اللہ کی تھی یہ بھی سیرت
غرض ان پر بقدر فضل اسلام
کوئی دو حاجت کوئی تھا طلبگار
ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات

کہ وہ مداح ختم المرسلیں تھا
سنائے مجھکو کچھ تو نعت حضرت
کہ ہو جیسے فروغ ماہ کامل
چھپائی تھی حسین اپنے اخی سے
کہ ہند ابن ابی ہالہ سے یہ حال
کہ میرے باپ سے بھی میرا بھائی
وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے
بتا مجکو وہ حال مصطفائی
ہوئی تھی یہ حقیقت اسطرح پر
وہاں تھی آپکی کیا رسم و عادت
کہ تھے خوگر وہ اس اخلاق کے سات
ادا کرتے حقوق اہل خانہ
ہوئے تھے منقسم اس طرح کے سات
عوام الناس کو تعلیم کرتے
کہ وہ جو وقت تھا مخصوص حضرت
رسول اللہ فرماتے تھے انعام
کسی کے واسطے حاجات بسیار
رکھا کرتے انہیں مشغل کے سات

کسی سے اُن کے جو بات پوچھی ۔ بتاتے بات اُسکے فائدہ کی
انہیں لازم ہو جو کچھ سیکھ جائیں ۔ وہ ان لوگوں کو یہ باتیں سنائیں
نہ ہووے گر کسی میں اتنی طاقت ۔ کہ لاوے مجھ تلک وہ اپنی حاجت
سنو یہاں در ہے تحقیق کی بات ۔ کہ گر ہووے کوئی حاجت کے ساتھ
تو اُس بندہ کی حاجت کوئی لا کر ۔ سناوے خدمتِ سلطاں میں جا کر
قیامت میں خداوند تعالیٰ ۔ رکھے ثابت قدم حاجت رسا کا
غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا ۔ قبولِ خاطرِ خیر الوریٰ تھا
نہ ہوتے تھے جدا محبوب رب سے ۔ مگر وہ کھانے پینے کے سبب سے
کیا شبیر نے بھی مذکور ایسا ۔ کہ اپنے باپ سے پھر میں نے پوچھا
کیا میرے پدر نے تب یہ مذکور ۔ کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور
کیا کرتے تھے وہ یاروں کو باہم ۔ کہ اُلفت سے رہیں باہم فراہم
شریفِ قوم جو ہوتے تھے اشخاص ۔ باکرامِ رسول اللہ تھے خاص
سبھی لوگوں کو تھے حضرت ڈراتے ۔ عذابِ کبریا قہرِ خدا سے
نہ ہوتے وہ کسی سے بیمروت ۔ بحسنِ خلق فرماتے تھے شفقت
کیا کرتے سبھوں کی پرسشِ حال ۔ کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال
کلامِ احسن و بہتر کو حضرت ۔ بتائیدِ سخن دیتے تھے قوت
کلامِ زشت کی ختمِ رسالت ۔ کیا کرتے تھے سُستی و حقارت
مخالف تھا نہ انکا طور و دستور ۔ امورِ اختلافی سے رہے دور
اگر ڈر تھا انہیں اس بات کا تھا ۔ کہ یہ غافل نہ ہو جاویں مبادا
رسول اللہ رہتے تھے بہر حال ۔ امورِ لاہی سے فارغ البال
نہ وہ تقصیر میر دیں میں کرتے ۔ حدِ حق سے قدم باہر نہ دھرتے
کہ جو لوگوں کو کرتے تھے نصیحت ۔ نہ رہتے تھے امورِ دیں سے غفلت
مواسات و کرم سے پیش آتے ۔ بفضلِ رحمت و امداد لاتے

کہا کرتے تھے یہ بھی اشرف الناس ۔ کہ جو اشخاص آتے ہیں مرے پاس
کہ محفل سے مری جو لوگ ہیں دور ۔ رہے مجبور وہ ہو کر کے معذور
تو ہے لازم یہاں جو شخص آیا ۔ مجھے حاجات انکا سب خبر دیں
غرض ہووے وہ حاجتمند ایسا ۔ کہ سلطاں تک نہ ہو اسکا گذارا
یہ اسکا مرتبہ نزدِ خدا ہے ۔ کہ وہ ثابت قدم روزِ جزا ہے
نہ ہوتا ذکر کچھ نزدیک حضرت ۔ بجز ذکر و بیانِ اہلِ حاجت
حضورِ پاک میں ہوتے تھے داخل ۔ تمامی طالبانِ علم و فاضل
نکلتے واں سے وہ اہلِ سعادت ۔ تو ہوتے راہیِ راہِ ہدایت
کہ جب آتے تھے حضرت گھر سے باہر ۔ کیا کرتے تھے کیا باہر نکل کر
زبانِ پاک کو وہ بے ضرورت ۔ تکلم کی کبھی دیتے نہ رخصت
نہ تھی یہ بات حضرت کو گوارا ۔ کہ انمیں صورتِ نفرت ہو پیدا
شریفِ قوم کو کرتے تھے والی ۔ بافضالِ عنایاتِ توالی
وہ اپنی ذاتِ پاکِ باصفا کے ۔ نگہبان و امین و پاسباں تھے
تفقد آپکا اصحاب پر تھا ۔ بہت لطف و کرم اصحاب پر تھا
اگر سنتے کسی سے خیر کی بات ۔ تو آتے پیش وہ تحسین کے ساتھ
ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات ۔ نہ ہوتے متفق اُس بات کے ساتھ
طریقِ اوسط و امرِ میانہ ۔ وہ رکھتے تھے پسند و جاودانہ
نہ ہوتے تھے کبھی امت سے غافل ۔ لگا رہتا بہت اسکی طرف دل
امورِ دیں سے یعنی بغفلت ۔ نہ اپنے دل میں لا دیں یہ ملالت
غرض اسباب جو جس کام کا تھا ۔ وہاں رہتا تھا موجود و مہیا
بہ نزدیکِ شفیعِ روزِ محشر ۔ وہی اشخاص تھے بہتر سراسر
بزرگ نامور وہ شخص تھا واں ۔ کہ جو لوگوں سے ہو مصروفِ احساں
کہا پھر یوں حسین ابن علی نے ۔ کہ میں نے پھر یہ پوچھا تھا پدر سے

کہ تھا کیا مجلس حضرت کا دستور	کرو اس ذکر سے بھی مجکو مسرور	جواب ایسا پرسی میں نے پایا	کہ بزم پاک کا دستور یہ تھا
لیا کرتے تھے وہ اللہ کا نام	با آغاز و با انجام و با اتمام	اگر حضرت کسی محفل میں آتے	جہاں پاتے جگہ وہاں بیٹھ جاتے
صف آخر میں وہ لیتے تھے آرام	نشست صدر محفل شی تھا کام	کیا کرتے تھے اُمت کو بھی ارشاد	کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد
کسی کی تم اگر محفل میں آؤ	جہاں پاؤ جگہ وہاں بیٹھ جاؤ	جسی مجلس میں حضرت کی گذر تھا	نصیب اپنے سو ہوتا بہرہ ور تھا
شنو یہ اور بھی اعجاز کی بات	انہیں تھا یہ کرم ہر شخص کو ساتھ	کہ کرتا ہر ایک ایسا گماں تھا	کہ مجھ پر خاص بیحد اکرام اُن کا
بہ نزدیک تقسیم جو مثل کثر	گرامی کون ہے میری برابر	جناب سرور دنیا و دیں کا	جلیس و ہمنشیں جو شخص ہوتا
وہ ایسا شخص حاجتمند آتا	کہ لے کر آپ کو ہمراہ جاتا	تو ہنگام حضور اہل حاجت	بیاں تک صبر فرماتے تھے حضرت
کہ وہ اہل غرض اہل تمنا	وہاں سے آپ ہی تھا پھر آیا	سوال اُنسے کیا جس شخص نے جو	نہ خالی پھیرتے تھے آپ اُس کو
دیا اُس سائل حاجت سے حضرت	کیا کرتے کلام مہر و شفقت	یہ حسن خلق یہ صافی بیاں تھا	فصاحت جس نے کی لوگوں میں سب کا
سبھوں کے ساتھ تھے یوں مہرباں آپ	کہ ہو بیٹوں پہ جیسے مہرباں باپ	بانعام شفیع روز محشر	سبھی آپس میں تھے یکساں برابر
کہوں مجلس خیر الوریٰ تھی	مقام علم دین جائے حیا تھی	بیاں صبر و سکونت کا کروں کیا	بلند آواز وہاں کوئی نہ کرتا
یہ تھا بزم امانت کا تقاضا	کسی کا عیب وہاں ظاہر نہ ہوتا	حرام و فحش سے زنہار زنہار	نہ اُس مجلس میں کرتا کوئی گفتار
اگر اُس اہل بزم باصفا سے	کوئی تقصیر کرتا تھا خطا سے	تو اُس تقصیر کا چرچا زباں پر	نہ لاتا تھا کوئی باہر نکل کر
برابر تھے سبھی وہاں پیش حضرت	مگر وہ شخص رکھتے تھے فضیلت	کہ جو پرہیز و تقوی میں علم تھے	وہ خاص اُمت خیر الامم تھے
وہ اہل بزم احباب تواضع	ہم رکھتے تھے بیّن با ادب تواضع	کہ گر آتا بزرگ و پیر صورت	کیا کرتے بہت توقیر و عزت
جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر	وہ کرتے رحم و شفقت اسکے اوپر	وہ اہل حاجت اہل عجز کی	تمنا کو دلی کرتے تھے پوری
اگر ہوتا وہاں وارد مسافر			کیا کرتے تھے اُس کی پاس خاطر

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

انس کہ رہبر راہ ہدایت	بیاں کرتا ہے ایسی روایت	کہ فرمایا مہ برج کرم نے	جناب مصطفیٰ حامی ہم نے
کہ ہدیہ گر کوئی دے لا کے مجکو	وہ ہدیہ مختصر پائے بز ہو	تو میں اسکے تئیں کر لوں اجابت	نہ پھیروں بیشتے از راہ مروت
و یا وہ پائے بز کو پکا دے	کھلانے کو مجھ کو بلا دے	تو وہ دعوت بھی کر لونگا اجابت	پکا جاوے تکلف یعنی سو کو دعوت

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

یہ عبداللہ کا بیٹا ہے جابر جو	بیاں کرتا ہے یہ احوال ظاہر	کہ میری ہاں رسول اللہ آئے	بعین مرحمت تشریف لائے
یہ تھا حضرت نبی کا طور سادہ	کہ آئے بے تکلف پا پیادہ	نہ ترکی اسپ انکے زیر ران تھا	سواری میں نہ استر ہی یہاں تھا

ح عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ وَأَقْعَدَنِي فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي

بیاں کرتا ہے یوسف حال اپنا	کہ حضرت نے رکھا تھا نام میرا	بخود کنار پاک میں مجھ کو بٹھا کر	پھرایا دست اقدس میرے سر پر
غرض یہ ہے کہ ایسی مہر و شفقت			کیا کرتے تھے ہم لوگوں پہ حضرت

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ

انس کہتا ہے تھا وہ مرد درزی	کہ کی تھی جس نے دعوت مصطفےٰ کی	یہ نزدیک جناب سرور دین	رکھا لا کر ثرید اس نے کہ جس میں
ثرید اس طرح سے اس نے رکھا تھا	کہ اسپر کچھ کدو بھی چن دیا تھا	کدو سے بسکہ تھی حضرت کو رغبت	تو کرتے نوش جا بجا خوش ہو کے حضرت
انس کہتا ہے اب اپنا سنانا	کہ پکتا ہے مرے گھر جو کہ کھانا	اگر ممکن ہو آمیزش کدو کی	تو اس میں ڈالدیتا ہوں میں بھی
مری اس بات پر یعنی نظر ہے			کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہے

ح عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

کسی مشتاق حال مصطفےٰ نے	کہا تھا یہ جناب عائشہ سے	کہ گھر میں آپ تھے جس اوقات	رہا کرتے تھے واں کس شغل کیساتھ
کہا صدیقہ صادق زباں نے	کہ او سائل کہوں کیا حال تجھ کو	جناب مصطفےٰ کیا ہی بشر تھے	بعادات بشر ہر طرح پر تھے
چنا کرتے تھے جامہ سے شپش کو	غرض یہ ہے نہ تھی نخوت کی واں بو	وہ اکثر شیر بز کا کھینچتے تھے	غرض ہر کام کو انجام دیتے
بیاں جو واقف حال خبر ہے	وہ تحقیق کو کرتا ہے یوں طے	کہ پوشاک تن حضرت میں جو تھا	شپش ہوتے نہ تھے پیدا ہوا کا
ولیکن عادت محبوب باری	کہ تھی عین نیاز و خاکساری	تو فرط عجز سے سلطان معراج	لباس اہلبیت و ثوب ازواج
بدست پاک لیکر صاف کرتے			اگر نہ خالی از آسیب شپش تھے

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا

أَحَادِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب		بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہے	
کہا ہے زید کے بیٹے نے ایسا	کہ فرماتا تھا مجھ سے باپ میرا	کہ کچھ اشخاص میری پاس آئی	کہ دے ہم کو خبر حال نبی سے
کہی میں نے یہ بات اس قوم کے سنتے	بھلا تم کو سناؤں کونسی بات	کہ میں ہمسایہ خیر البشر میں	رہا کرتا تھا یعنے اپنے گھر میں
ہوا کرتا نزول وحی جس دم	تو بُلواتے مجھے سردار عالم	لکھا کرتا تھا میں آیات قرآں	رسول اللہ فرماتے جو تھے وہاں
کہوں کیا حسن خلق مصطفائی	کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی	اگر ہم لوگ کرتے ذکر دنیا	تو کرتے آپ بھی ویسا ہی چرچا
اگر ہم ذکر کرتے آخرت سے	تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتے	اگر کھانے کا کرتے تھے بیاں ہم	یہی مذکور کرتے وہ بھی باہم
اسی صورت غرض ہر حال کرتا	ہماری ساتھ تھے مصروف اوقات	نہایت لطف عین مرحمت سے	ہماری ساتھ تھے مشغول رہتے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَى أَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ فَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا خَيْرٌ أَوْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا خَيْرٌ أَمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَقَنِي فَلَوَدِدْتُ أَنِّي

بیاں کرتا ہے ایسا عمرو بن عاص	کہ رکھتا آپ کا انداز اخلاص	شریر قوم تھے جو لوگ مشہور	غرض تالیف تھی ان کی بھی منظور
وہ سب سے تھا با شیریں زبانی	کیا کرتے تھے بیاں تک مہربانی	کہ مجھ کو یہ گماں رہتا تھا اکثر	کہ ہوں سب قوم کے لوگوں سے بہتر
یہاں تک کہ گماں نے مجھ کو گھیرا	کہ میں نے ایک دن حضرت سے پوچھا	بتاؤ اب مجھے یعنے یہ تحقیق	کہ میں بہتر ہوں یا بوبکر صدیق
کہا مجھ سے جناب شاہ دیں نے	کہ ہاں بوبکر ہی بہتر ہے تجھ سے	کہا پھر میں نے یہ خیر البشر سے	کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمر سے
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا	کہ ہے تجھ سے بڑا درجہ عمر کا	کہا یا رسول پھر تیسرے میں نے	کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھ سے
کہا حضرت نے ہے عثمان بہتر	تو ہر وجہ سے اور سائل سراسر	عمرو بن عاص کہتا ہے کہ جب تم	یہ مجھ کو کہہ چکے سردار عالم
یقین آیا مجھ کو صادق ایسا	ہوا پر قول سے اپنے پشیماں	کہ جیسے کس لئے پوچھی تھی یہ بات	نہ ان سے پوچھتا اے کاش یہ بات

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ

وما قال لشئ صنعتہ لم صنعتہ ولا لشئ ترکتہ لم ترکتہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حریرا قط ولا شیئا کان الین من کف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انس کہتا ہے میں تو دس برس تک ۔ رہا ہوں خدمت حضرت میں بیشک ۔ کبھوں میں خلق کیا حضرت نبی کا ۔ مجھے اُف تک نہیں فرمایا اصلا
وہاں جس چیز کو میں نے بنایا ۔ نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا ۔ جو مجھ سے ترک ہوتا تھا کوئی کام ۔ نہ لیتے آپ بھی اس کام کا نام
کہوں کیا حسن خلق سرور دیں ۔ سزا ای حمد ہے شایاں تحسیں! ۔ وہ حسن خلق میں کیا ہی حسیں تھے ۔ کہ فخر اولین و آخریں تھے
ملائم جو ہتھیلی تھی نبی کی ۔ خز و دیبا میں وہ نرمی نہ پائی ۔ کف دست جناب مصطفےٰ کو ۔ کہو نسبت بھلا کس چیز سے ہو
پسینے کا یہ تھا حضرت کے عالم ۔ کہ بوئی عطر تھی اس سے بہت کم ۔ نہ بوئے مشک و عنبر کہتی تھی نسبت ۔ نہ بوئے گلستاں کہتی تھی نسبت

عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان عندہ رجل بہ اثر صفرۃ قال وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکاد یواجہ احدا بشئ یکرھہ فلما قام قال للقوم لو قلتم لہ یدع ھذہ الصفرۃ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا ۔ کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا ۔ ہوا جس دم جلیس بزم والا ۔ تو حضرت نے یہ اس کا حال دیکھا
کہ وہ آیا جو کپڑا پہن کر ۔ اثر زردی کا ہے کچھ اسکے اوپر ۔ تقاضا تھا یہ خلق احمدی کا ۔ کہ جو معیوب کوئی شخص ہو
نہ کہتے اسکے آگے عیب کی بات ۔ نہ کرتے اسکو شرمندہ اس وقت ۔ غرض جب اٹھ گیا وہ شخص والی ۔ کیا ارشاد حضرت نے زبان
ای لوگو اگر تم میں سے کوئی ۔ بیاں کرتا ہے یا حوال نہ کوئی ۔ تو بہ جواب بیاں سو اٹھ گیا مرد ۔ پہنتا پھر نہ شاید جامہ زرد

عن عائشۃ انہا قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا
صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح

جناب عائشہ شایاں توصیف ۔ بیاں کرتی ہیں حضرت کی تعریف ۔ کہ وہ معروف رحمت گستری تھے ۔ کلام فحش سے صافی بری تھے
کہوں کیا میں تکلف سے بھی زنہار ۔ وہ بدگوئی کی کرتے تھے نہ گفتار ۔ اگر بازار میں تشریف لاتے ۔ بلند آواز و داں کب تھے اٹھاتے
بدگوئی جو انکے ساتھ کرتا ۔ نہ دیتے تھے بدی کے ساتھ بدلا ۔ وہ کیا ہی عفو و بخشش میں علم تھے ۔ سراپا رحمت و فیض کرم تھے

عن عائشۃ قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ شیئا قط الا
ان یجاھد فی سبیل اللہ ولا ضرب خادما ولا امرأۃ

کلام عائشہ یہ دوسرا ہے ۔ مناقب صاحب معراج کا ہے ۔ کہ تھی نام خدا کیا آپ کی خو ۔ نہ مارا اپنے ہاتھوں سے کسی کو
اگر مارا تو مارا امر رب سے ۔ بہ ہنگام غزا عین غضب سے ۔ کسی خادم کو خدمت سے نہ مارا ۔ کسی عورت کو عبرت سے نہ مارا

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا

روایت عائشہ سے تیسری ہے | بیان حسن خلق احمدی ہے
وہ کبھی میں نہ دیکھا میں نے اصلا | کہ لیتے ہوں کسی سے آپ بدلا
کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا | عوض لیتے نہ حضرت اس خطا کا
مگر جس دم کوئی فحشا بدخو | روا رکھتا حرام و ناروا کو
تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی | کیا کرتے تبعیت امر رب کی
اگر حضرت بحکم رب غفار | لیے جاتے تو دو چیزوں میں مختار
تو یہی آپ کی فرخندہ عادات | پسند اس چیز کو کرتے تھے حضرت
کہ جو دونوں میں آسان تر ہو | گناہ و جرم سے خالی مگر ہو

ح۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ وَأَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

بہ نزدیک جناب سرور دیں | جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں
کہ دروازہ پر کوئی شخص آ کے | طلب گار اجازت تھا نبی سے
کہا حضرت نے یہ کیا مرد بد ہے | بدی کے بیچ یعنی مستند ہے
پھر اس کے بعد فرمائی اجازت | ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت
ملاطفت کہ اس سے شاہ ابرار | لگے کرنے بحسن خلق گفتار
وہاں سے جب گیا وہ مرد اٹھ کے | کہا حضرت سے حضرت عائشہ نے
کہ تھا یہ مرد جب تک یاں نہ آیا | غرض تم نے کہا جو کچھ کہ تھا
جو یہ آیا تو حضرت پیش آئے | ملائم گفتگو و خلق حسن سے
کہا حضرت نے ہاں ای عائشہ تم | سمجھو یا درکھنا یہ اسکو
کہ دنیا میں وہ شخص بدترین ہے | ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے
سبھی لوگوں سے ہو وہ شخص بدتر | کہ جس کو چھوڑ دیں بدخو سمجھ کر
کلام فحش ہو جس کی زباں پر | کہ بس پرہیز اس سے لوگ اکثر

ح۵ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مَشَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُخَيِّبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يَعِيْبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوْا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيْثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا

يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

روایت کی شہید کربلا نے حسین ابن علی مرتضیٰ نے کہ میں نے سیرت خیر البشر سے کیا تھا یہ سوال اپنے پدر سے
کہ بیٹے جو کوئی مجلس میں آتا نبی کا حال اُسکے ساتھ کیا تھا کہا مجھ سے علی حیدر پدر نے نہ تم محفل خیر البشر نے
کہ تھو بازمرۂ احباب حضرت کشادہ رو ملائم خو نہایت دُرشت و زشت خو حضرت نہیں تھو بحسن خلق ختم المرسلیں سے تھے
نکرتے تھو بلند آواز حضرت رہا کرتے تھو با صبر و سکونت نہ تھی جس چیز کی جانب کو رغبت کیا کرتے تھو اُس سے آپ غفلت
طبیعت تھی سخاوت پریہ نوس کہ ہوتا تھا نہ اُنسے کوئی مانوس وہاں جس چیز کا آتا تھا سائل نہوتی ناامیدی اُسکو حاصل
ریا و کبر و لا یعنی سخن سے مُبرّا ہی رہی ایسی چلن سے نکرتے تھو مذمت عیب گوئی نہ کی ہرگز کسی کی عیب جوئی
سخن جو کچھ زباں سے تہا نکلتا باُمید ثواب آخرت تھا کلام پاک فرماتے تھو جس دم تو ہوتا ہمنشینوں کا یہ عالم
کہ گویا جانور ہیں اُنکے سر پہ ہلاتے ہی نہیں جو مطلقًا سر یہ اُنکا حال تھا وقت سماعت کہ ہوجاتے غریق بحر حیرت
مگر خاموش ہوتے آپ جس دم تو باتیں سب کیا کرتے تھو باہم ولیکن زمرۂ اصحاب زنہار نکرتے سامنے حضرت کے تکرار
کوئی جو آپ سے کچھ عرض کرتا تو اُس ہنگام کا دستور یہ تھا کہ جب تک وہ بیاں کرتا تہا احوال تو رہتے سُننے والے ساکت و لال
غرض خورد و کلاں کا تھا جو مذکو بعین لطف وہاں ہوتا تھا منظور رسول اللہ ہنستے تھے بفرحت ہنسا کرتے تھو جب اصحاب حضرت
اگر کوئی عجائب حال ہوتا تعجب جانتے اصحاب جس کا تو حضرت بھی تعجب جانتے تھے عجائب چیز وہ پہچانتے تھے
اگر آتا وہاں ایک مسافر کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر غریب اہل حاجت بے محابا بگفتار درشتی پیش آتا
تو اُس جا صبر فرماتے تھو حضرت کہ ہیں معذور یعنی اہل حاجت مگر اصحاب حضرت اُسکو لاسے مسافر کے تئیں باہر کو لاتے
بحسن خلق عادت آپ کی تھی کیا کرتے نبی ارشاد یہ بھی کہ تم گر دیکھ پاؤ اہل حاجت کرو حاجت روائی پر اعانت
اگر ہوتا کوئی مرد مسلماں رسول اللہ کا اُس جا ثنا خواں تو وہ مرد مسلماں پیش حضرت ہوا کرتی بہر صورت اجابت
جو کوئی شخص اُن سے بات کرتا کلام اس کا نہ کرتے قطع اصلا اگر وہ بات ہوتی دور حق سے تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتے
بہ نہی و امر منکر قطع کرتے دیا حکم قیام امر حق سے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

یہ تقریر جابر کو زباں کی کہ جو سائل نے اُنسے چیز مانگی لب والا پہ حرف لا نہ آیا دیا اُس چیز کو بادلی زیبا

۱۱۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَاْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہوا مروی بقول ابن عباسؓ ۔ کہ تھے ختم رسالت اجود الناس
یہ بھی بہترین مردمان سے ۔ بجود و فضل فیاض جہاں تھے
ہمیشہ تھی بانذال سخاوت ۔ مگر ماہ مبارک میں بکثرت
وہ ماہ صوم میں آغاز و انجام ۔ کیا کرتے نہایت خیر و انعام
اسی ایام میں جبریل آتے ۔ کلام اللہ کو حضرت سناتے
غرض جس وقت باخیر و کرامات ۔ نبی جبریل سے کرتے ملاقات
تو ان روزوں عطا و جود و سخاوت ۔ رسول اللہ کرتے بے نہایت
بشکل آمد باد بہاری ۔ فیوض احمدی ہوتی تھی جاری

۱۱۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہے احوال توکل ۔ کہ تھا یہ آپ کا حال توکل
خیال جمع تھا نہ فکر انبار ۔ رہا دینے دلانے سے سروکار
رسول اللہ کوئی چیز اصلا ۔ نہ رکھتے تھے برائے روز فردا

۱۱۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ...

کہا حضرت عمرؓ نے حال ایسا ۔ کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا
کیا یوں عرض بحر عطا سے ۔ کہ کچھ دلوائیے میں نے گدا سے
کیا سائل سے حضرت نے یہ ظاہر ۔ نہیں اس وقت کوئی چیز حاضر
ولیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا ۔ کرض اس چیز کو تو مول لا آ
روا اس وقت تو کر اپنی غرض کو ۔ کرونگا میں ادا تیری قرض کو
عمرؓ نے تب کہا حضرت سے سرور ۔ کرم کس واسطے ہوئے ہو مقروض
اٹھاتے آپ کیوں رنج بابی ۔ نہیں جس چیز پر قدرت تمہاری
نہیں تکلیف دیتا رب عزت ۔ کرم ایسی کرو جود و سخاوت
سنا جب آپ نے کہنا عمرؓ کا ۔ تو ایسی بات کو مکروہ جانا
وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصار ۔ لگا کہنے کہ اے شاہان ابرار
دیئے جائیے جاد سخاوت ۔ نہ چھوڑو اپنی بخشش کی عادات
نہ کیجیے خوف خطرہ مفلسی کا ۔ کہ رب عرش ہے مالک تسلی
رسول اللہ سنکر مسکرائے ۔ کمال خوشی چہرہ پہ لائے
کہا اس مرد انصاری نے ایسا ۔ کہ میں مامور ہوں اسی عمل کا

۱۱۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا

ہوا ہے عائشہ سے قول منقول	کہ ہدیہ آپ کر لیتے تھے مقبول	مگر یہ حال بھی تو آپ کا تھا	کہ اُس ہدیہ کا وہ دیتے تھے بدلا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

١ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ ۔

حیا و شرم سن کر افتخار آفرینش کی	حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے

بیاں ہے بوسعید متقی کا	کہ اندازہ تھا شرم نبی کا	کہ جیسی دختر ناکتخدا ہو	بعین شرمگینی با حیا ہو
زیادہ اُس سے بھی خیر الوریٰ تھے	کمال شرم سے عین حیا تھے	اگر ناخوش کوئی شی جانتے تھے	تو ہم اس طرح سے پہچانتے تھے
کہ ہو جاتا روئے مصطفیٰ پر	تغیری کا اثر ظاہر سراسر	مگر شرم و حیا کے اقتضا سے	وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتے

٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	کہ تھی حضرت نبی کی شرم کی ذات	یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا	کہ میں نے بھی ستر ان کا نہ دیکھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے پچھنے لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

١ عَنْ أَنَسٍ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

ہوا معلوم ہے سنوں لینا خون فاسد کا	کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے

انس سے کسی سائل نے پوچھا	کہ ہاں کسب حجامت ہے یہ کیسا	انس بولا باظہار حقیقت	کہ سن او سائل حال حجامت
جناب سرور دنیا و دیں کی	ابو طیبہ نے تھی پچھنی لگائی	اسی حضرت نے از راہ عنایت	دیا دو صاع بھر غلہ باجرت
سفارش اور کی مالک سے اسکے	کہ تو لیتا ہے جو محصول اس سے	تو اس محصول سے اب کم لیا کر	یہ اس مملوک پر احسان کیا کر
پھر اُس کے بعد فرمانے لگے یوں	کہ یہ اچھی دوا لیتے رہو خوں	حجامت کر کے تم خوں لینا بھائی	کہ تمہارے واسطے اچھی دوا ہے

٢ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ ۔

ہوا منقول حیدر کی زباں سے
سنی جب بات یہ حضرت نبی کی
کہ تھی حضرت نے جب کھینچی لگائی
تو مجھکو حکم فرمایا اُس ہنگام
کہ دو حجام کو اب حقِ حجام
تو میں نے اُجرتِ حجام دیدی

۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

یہ عباس ابن عم حضرت
بیاں کرتے ہیں یوں حال حجامت
کہ تھی جب آپ نے کھینچی لگائی تو
لیا تھا خون فاسد دو جگہ سے
رگِ گردن کا حضرت نے لیا خون
میاں شانہ کے بھی لیا خون
ہوئی جب خون لینے سے فراغت
عطا حجام کو کی اس کی اُجرت
اگر ہوتا حرام ناروا کام
نہ دیتے آپ ہرگز مزد حجام

۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَاَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ اٰصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَاَعْطَاهُ اَجْرَهُ

کیا ابن عمرؓ سے ذکر اس کا
کہ ایک حجام حضرت نے بلایا
حجامت کر چکا جس وقت حجام
تو حضرت نے یہ فرمایا اُس ہنگام
کہ تیرے واسطے از روئے معمول
مقرر کس قدر ٹھہرا ہے محصول
کہا اُس نے کہ مجھ پہ ہے میرا مولا
خراج تین صاع ہے روز لیتا
کہا حجام سے حضرت نے ہاں تو
دیا کر آج سے دو صاع اُسکو
پھر اُسکے بعد اُزرہ عنایت
عطا کی پاس سے اپنے بھی اُجرت

۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ۔

انس کہتا تھی حضرت کی عادت
کہ کرتے دونوں شانوں میں حجامت
رگِ گردن سے بھی لیتے لہو تھے
جنابِ مصطفےٰ محبوبِ ربّ کے
کیا کرتے شفیع روزِ محشر
حجامت تین تاریخوں کے اندر
وہ سترویں ہے یا انیسویں ہے
پھر اُسکے بعد یا اکیسویں ہے

۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

انس یہ بعد کہتا ہے حقیقت
کہ در حالت احرام حضرت
فرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا
کہ پشت پا سے اپنے خوں لیا تھا
ملل ہے اُس جگہ کا نام مشہور
وہاں کی ہیں سنانا ہوں یہ کو
کہ اُس منزل میں جب آئے تو حضرت
ہوئے تھے آپ معروف حجامت

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب بیان اسمائے مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ

يَحْشُرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ ۔

درود رحمت و صلوات پڑھنا اب مناسب ہے ۔ کہ اسمائے مبارک کا شمار و صفت آچکا ہے

جبیر ابن معطم نے کہا ہے ۔ زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے ۔ کہ کہتے تھے قسیم حوض کوثر ۔ کہ میرے واسطے ہیں نام اکثر
محمد نام میرا اور احمد ۔ کہ ہیں میرے لیئے اوصاف بیحد ۔ ہوا موسوم میں با اسم ماحی ۔ کہ بیخ کفر کی تھی جو سیاہی
تو وہ ظلمت سبھی میرے ہی آکر ۔ مٹائی حق تعالےٰ نے جہاں سے ۔ مرا جو نام ہے حاشر مقرر ۔ اٹھیں گے لوگ سب میرے قدم پر
یہ میرا نام عاقب اسلیئے ہے ۔ کہ اب دور رسالت ہو چکا ہے ۔ مرے پیچھے نبی کوئی نہیں ہے ۔ یہ منصب ہاں تا میرے تئیں ہے

۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفِّيْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ ۔

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہ بات ۔ کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات ۔ بہنگامے کہ در راہ مدینہ ۔ چلے جاتے تھے وہ شاہ مدینہ
کہا یہ آپ نے مجھ سے اس ہنگام ۔ محمد اور احمد ہے مرا نام ۔ نبی رحمت کونین ہوں میں ۔ نبی توبہ ثقلین ہوں میں
کہ ہے توبہ مری امت کی مقبول ۔ بدرگاہ خدائے پاک موصول ۔ مقفی اس لیئے ہے نام میرا ۔ کہ مجھ سے بعد پیغمبر نہ ہوگا
نبی حاشر روز جزا ہوں ۔ سبھوں کا حشر کے دن پیشوا ہوں ۔ نبی الملحمہ توصیف آئی ۔ کہ کفاروں سے کرتا ہوں لڑائی
بوقت جنگ با اہل شقاوت ۔ اٹھاتا ہوں بہت سختی و شدت

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

بیاد عیش خیر المرسلیں اب کافی مسکیں ۔ ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات ۔ رہی کیا عسرت اوقات و نبات ۔ کہ تھے جو اہلبیت مصطفےٰ ہم ۔ تو مہینہ یہ رہا تنگی کا عالم
مہینے بھر تلک ہوتا تھا یہ حال ۔ کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال ۔ نہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاتے ۔ کہ جس کے واسطے آتش جلاتے
یہ ہمپر شدت عسرت مگر تھی ۔ چھوہاروں اور پانی پر گذر تھی

۳ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ ۔

ابی طلحہ بیاں کرتا ہے ایسا ۔ کہ ہم نے آپ سے شکوہ کیا تھا ۔ کہ مارے بھوک کے ہم نے شکم پر ۔ رکھا باندھ کر ایک ایک پتھر
شکم سے ہم نے جامہ بھی اٹھایا ۔ رسول اللہ کو پتھر دکھایا ۔ جناب سید کون و مکاں نے ۔ شفیق و دستگیر بیکساں نے

وہیں اپنا شکم ہم کو دکھایا بندھا واں ہم نے دو پتھر کو پایا

۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ
فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوا
إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوا
أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ
بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ
إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ
بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تَعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ
تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ
بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ

کہا ہے بوہریرہ نے یہ احوال / کہ ختم المرسلیں فرخندہ افعال
نکل آئے یکایک گھر سے باہر / نہ تھا وہ وقت آنیکا مقرر
کہوں کیا میں کہ اس ہنگام و اوقات / کوئی ان سے نہ کرسکتا ملاقات
غرض باہر وہ جب تشریف لائے / تو انکے سامنے بوبکر آئے
کہا بوبکر سے حضرت نے ایسا / کہ اس دم کیوں ہوا آنا تمہارا
کہا اس نے زمیں پہ آگیا ہوں / کہ روئے اطہر و اقدس کو دیکھوں
مجھے منظور تھا تسلیم کرنا / فقط اس واسطے حاضر ہوا تھا
پھر اسکے بعد کچھ عرصہ نہ گذرا / کہ وہاں آنا ہوا حضرت عمر کا
عمر سے بھی کہی حضرت نے یہ بات / کہ تم آئے ہو اب کس کام کے سات
عمر بولے مجھے ای فخر عالم / تمہاری پاس لائی بھوک اس دم
غرض یہ گفتگو جب ہوچکی تو / گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو
ابی ہیثم وہ مرد ہنرور تھا / بخوبی صاحب باغ و شجر تھا
وہ گلہ بکریوں کا اسکے یہاں تھا / کہ عین مالداری کا نشاں تھا
اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر میں / نہ تھا خادم ولیکن اسکے گھر میں
سخن کوتاہ وہاں آکر جو دیکھا / ابی ہیثم کو اسکے گھر نہ پایا
کہی یہ بات اس کی اہلیہ نے / کہاں خادم ہے تیرا تا بتا دے
کہا اس نے کہ ایسا ماجرا ہے / کہ وہ پانی کے لینے کو گیا ہے
نہ گذری تھی انہیں کچھ دیر باہر / کہ آیا اہل خانہ مشک لیکر
وہ لایا اس طرح سے مشک پر آب / کہ اسکے بوجھ سے تھا سخت بیتاب
رکھی جب مشک اسنے دوش پر سے / تو یوں کہنے لگا خیر البشر سے
فدا ہوں آپ پر سے میرے ماں باپ / زہے قسمت کہ یعنی آئے یہاں آپ
غرض از راہ تعظیم و مدارات / ملایا اسنے انکے ہاتھ سے ہاتھ
چلا پھر بعد اسکے انکو لیکر / بسوئے باغ وہ فرخندہ اختر
وہ نخلستان میں جس وقت آیا / بچھونا واسطے انکے بچھایا
گیا پھر وہ بسوئے نخل خرما / وہاں سے خوشہ تر لیکے آیا
رکھا انکو حضور مصطفیٰ میں / حضور شافع روز جزا میں
کیا ارشاد حضرت نے اس ہنگام / کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
مناسب تھا تجھے اس طرح لاتا / کہ کر لیتا جدا اچھے سے پکا
کہا اس نے کہ محبوب الٰہی / تیری خاطر میں ایسی بات آئی
کہ یہ خرما کے ہیں جو خوشہ تر / کچھ اک پختہ ہوئے ہیں کچھ ہیں گدر
تمہارے واسطے میں توڑ لایا / کہ جس جس طرح کا مرغوب خرما
تو ان خوشوں سے چن چن آپ کھا دیں / مذاق دل سے کیفیت اٹھا دیں
غرض کہائے انہوں نے خوشہ تر / پیا وہ آب شیریں اسکا دیا
پسند آئی جو یہ نعمت نہایت / تو فرمانے لگے اسوقت حضرت
کہ میں کھاتا قسم ہوں اس خدا کی / یہ قدرت میں ہے جس کی جان میری
کہ تمنے آج یہ نعمت جو کہائی / مزے سے اس کی کیفیت اٹھائی
سوال اس کا بروز حشر ہوگا / یہاں جو کچھ مزا تم نے اٹھایا
یہ سایہ سرد بیٹھے جسکے نیچے / یہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پیکے
یہ شیریں اور پاکیزہ چھوہارے / کہ آئے آج کہانے میں تمہارے
غرض پوچھیں گے تم سے حشر کے دن / سبھی اس نعمت الوان کو گن گن
ابو ہیثم ہوا وہاں سے روانہ / کہ تا انکے لیے پکوائے کھانا
کیا اسوقت حضرت نے یہ ارشاد / کہ رکھنا چاہیے اس بات کو یاد
نہ ہرگز ذبح اس بکری کو کیجیو / ترے گھر میں جو بکری دودھ کی ہو
کیا بس ذبح بزغالہ کو لیکر / نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نر
پکا کر سامنے حضرت کے لایا / انہوں نے اس کی خاطر وہ کھایا
ابو ہیثم سے پھر حضرت نے پوچھا / کہ خادم بھی ترے گھر کوئی ہوگا

کہا اس ذہن کوئی پرستار ‌ کہا حضرت نے اب ہنا خبردار
تو اُس ہنگام میری پاس آتا ‌ کہ تجھ میں ایک خادم بخش دونگا
وہ اُنکے ساتھ بردہ تیسرا تہا ‌ ابو ہیثم یہ چرچا سُنکے آیا
ابو ہیثم نے کی یہ عرض اُن سے ‌ کہ جو بہتر ہو اُنمیں سے وہ دیجئے
کہا پھر آپنے اُس سے کہ تو لے ‌ کہ مجھ سے اب جو تو نے مشورہ کی
کہ جس بردہ کا دیکھا میں نے یہ حال ‌ کہ پڑہتا تہا نماز رب متعال
ابو ہیثم پھر اپنے گھر کو آیا ‌ یہ سارا حال بی بی کو سُنایا
نہیں ممکن بجالاوی اُسے تو ‌ یہ بہتر ہے کہ کر آزاد اُسکو
کہ یہاں حق نے نبی ایسا بھیجا ‌ خلیفہ بھی کوئی ایسا نہ آیا
تو اُن دونوں سے ہے یہ ایک کا حال ‌ سمجھا تا ہے اُسے نیکی کے افعال
غرض جس شخص کو اُسکے خدا نے ‌ بچایا اُس شریر نابہنزا سے
رسول الله کا مقصود ارشاد ‌ دلاتا ہے یہاں اس بات کو یاد
کبھی کیا بات بی بی نے میاں سے

کہ تو جسوقت یہ احوال سن لے ‌ کہ آئی میری یہاں قیدی کہیں سے
پھر اُسکے بعد تھوڑی روز گذرے ‌ کہ دو بردہ کسی جانب سے آئے
کیا حضرت نے یہ ارشاد اُسکو ‌ کہ ان دو میں سے لیجا ایک کو تو
پسند خاطر والا جو آوے ‌ ابو ہیثم اسی کو لیکے جاوے
امین ہوتا ہے جو مجھ کو سمجھا ‌ تو میں کہتا ہوں اُس بردہ کو لیجا
ولیکن تجھ سے کرتا ہوں نصیحت ‌ کہ رہنا اُس کی مصروف رعایت
ابو ہیثم سے بولی اُس کی عورت ‌ کہ جو کچھ آپنے کی ہے نصیحت
کیا فی الفور ابو ہیثم نے آزاد ‌ وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد
کہ جسکے واسطے وہ صاحب راز ‌ برای مشورت ہو وے زبان ساز
وہ ہوگا دوسرا جو صاحب مال ‌ بتاتا ہے اُسے اطوار ناساز
رہا محفوظ وہ بند جہاں میں ‌ بری کاموں سے ہر زندگانی میں
کہ تھی وہ جا ابو ہیثم کی بی بی ‌ وہ تھی اُس کی مشیر راہ نیکی
کہ بردہ کردیا آزاد اُس نے

۳۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَغْزُوْ فِی الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْکُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِیْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ یُعَزِّرُوْنَنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِلْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ

ابی وقاص کا بیٹا ہے جو سعد ‌ بیاں کرتا ہے یہ احوال روداد
خدا میں جس نے اول تیر پھینکا ‌ وہ تیر انداز پہلے سب میں تہا
بحکم شاہ دیں کرتے غزا تھے ‌ مگر عسرت میں ایسی مبتلا تھے
وہ یا حبلہ ہمیں کہانے کو ملتا ‌ کہ وہ میوہ درخت خار کا تہا
کہ وقت دفع حاجات ضروری ‌ بجنس پشک بزیا پشک بچی
بآنجناب یہ کیسا ماجرا ہے ‌ بنی قوم اسد کیسی بڑا ہے

کہ میں اسلام میں ایسا بشر ہوں ‌ کیا اول خدا کی راہ میں خوں
بیاں کرتا ہوں میں اس وقت کا حال ‌ کہ جب تہوڑی سی تھی اصحاب خوش افعال
ہمیں کہانا میسر تھا نہ کچھ ہاں ‌ مگر کہاتے تھے برگ درختاں
یہاں تک بات پہنچی کی خورش کی ‌ کہ ہم سب کی یہ حالت ہو گئی تھی
ہوا کرتا تھا بس فضلہ لجابت ‌ رہی اس طرح کی لاحق صعوبت
کہ کہتے ہیں میاں نے رہ دین میں افعال ‌ گئے برباد کیا میرے وہ افعال

ح عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسًا اَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ قَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِيْ اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَ فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَا حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْ سَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ اُولٰئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَ

شویس و خالد بن عمیر راوی	ہوئی گویا یہ تقریر مساوی	کہ عتبہ وہ جو تھا غزواں کا بیٹا	عمر نے اُس کو نائب کرکے بھیجا
کہی ہنگام رخصت اس سے یہ بات	کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات	کیے سرعت چلے جاؤ وہاں تک	عرب کی حد کشور ہے جہاں تک
عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ	وہاں سے بڑھ کے تم آگے نہ جاؤ	غرض عتبہ ہوا وہاں سے روانہ	لیے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مربد تلک لوگوں نے آہنگ	نظر آیا انہیں ایک تودہ سنگ	ہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا	کوئی اُن میں سے بولا ہے یہ بصرا
پھر آگے کو چلے وہاں سے بھی بڑھ کر	ہوئے وارد غرض چھوٹے پل پر	وہاں کرنے لگے آپس میں کو	ہوئے تھے ہم اسی منزل کو مامور
انہوں نے کی غرض اُس جا اقامت	وہاں کا حال رکھتا ہے طوالت	کیا راوی نے یہاں مختصر سا [illegible]	کہ تھا اُس کے تئیں اس جا سے کام
کہ عتبہ نے وہاں اگلی حقیقت	بیاں اس طرح کی اپنی حقیقت	کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ	بہت تنگی و قلت کا زمانہ
کہ میں جس وقت ہمراہ نبی تھا	کہوں کیا کس طرح کا حال دیکھا	ہمراہ نبی ہم آدمی سات	بسر اس طرح کرتے تھے اوقات
کوئی کھانا نہ وہاں پر کبھی تھا	میسر تھا مگر پتوں کا کھانا	یہاں تک ہم نے کھائے برگ اشجار	کہ باچھیں ہوگئیں تھیں ریش افگار
وہیں میں نے پائی ایک چادر	کیا تقسیم اُس چادر کو لیکر	رکھی کچھ میں نے کچھ وہ سعد کو دی	شریک اُس میں ہوئے تو ہم دونوں ساتھی
یہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت	کہ اُن روزوں میں تھی مشکل بہت بات	پھر آیا جو کشائش کا زمانہ	تو دیکھا اس طرح کا کارخانہ
کہ تھے جو اُس جگہ وہ سات اشخاص	تو اُن ساتوں میں اب ایک ایک خاص	امیر شہر ہے صاحب خدم ہے	بسامان امارت محتشم ہے
رہے میں اور جو اشخاص باقی	ہماری بعد دیکھو گے کہ وہ بھی	ریاست میں امیر شہر ہونگے	امارت میں کبھی رئیس ہونگے

ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَ لَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

انس کہتا ہے حضرت نے کہا ہے	کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہے	خدا کی راہ میں جو مجھ میں ذی سختی	اٹھائی ہے اٹھا دیگا نہ کوئی
ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا	نہ پاویگا کوئی یہ رنج اصلا	گئے یوں میری اور تیس دن رات	کہ کھانیکو نہ آیا اس قدر ہات
کہ جو کھانا کوئی جاندار کہاوے	خیال بھوک کو جیسے بھلا دے	بلال اُسوقت تھا ہمراہ میرے	یہی تکلیف تھی اس کو بھی گھیرے
اگر تھوڑا سا کہانا ہات آتا	بلال اپنی بغل میں تہا چہپاتا	وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تھی	بغل میں اس کی چھپ جاتی بخوبی

۷۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَّلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

انس اظہار کرتا ہے حقیقت	کہ تھا یہ آپکا حال معیشت	کہ انکے پاس کہانا رات دن کا	رہا کرتا نہ تھا ہرگز کثیف
نہ نان و لحم کو آتا وہ پلتے	کہ دونوں وقت بھر کر پیٹ کہاتا	ولیکن شافع روز قیامت	یہ صورت دیکھے وقت ضیافت

۸۔ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَّكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَّلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اَرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا

ہوئی منقول یہ گفتار نوفل	کہ تھا جو عبد رحمٰن یار نوفل	وہ کیسا یار تھا ہمنشیں تھا	وہ کیسا ہمنشیں ہمرزم دیں تھا
بیان کرتا ہے قصہ ایکدن کا	کہ اپنے گھر ہمیں وہ لیکے آیا	گیا اندر ہمیں باہر بٹھا کے	پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے
رکھا پھر اس نے کاسہ ایک لاکر	کہ نان و لحم تھا کاسے کے اندر	غرض جب رکھ چکا لاکر یہ کھانا	تو وہ یار نبی پھر خوب رویا
سوال اس سے کیا ہمنے اُس وقت	کہ تم کو کیوں رلاتی کونسی بات	کہا اس نے کہ ہے اس بات کا غم	کہ دنیا سے گئے سردار عالم
ولیکن آپنے تا وقت رحلت	اٹھائی آہ کیا سختی مصیبت	کھائی نان جو بھی سیر ہو کر	انہوں نے اپنا اہلبیت کے ساتھ
گماں ہوتا نہیں مجھکو کبھی ہے	کہ دنیا میں جو یہ مہلت ملی تھی	بہلا میرے لیئے ہے کونسا کام	بھی ہے کون سا بہتر بھلا کام

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں چار حدیثیں ہیں۔

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی		باختلاف روایت اب بیاں راوی بتاتا ہے

کہا عباس کے بیٹے نے یہ حال گئے فردوس کو جب اس جہاں سے	رہے مکہ میں حضرت سیزدہ سال	غرض تیرہ برس تک انکو واں پر	نزول وحی تھا مکہ کے اندر ترسٹھ سال کے حضرت نبی تھے

۷۲ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ

جریر راوی احوال حضرت کہ جب دنیا سے فرمائی تھی رحلت ترسٹھ سال کا اب میں ہوا ہوں	بیان کرتا ہے ایسا حال حضرت ترسٹھ سال کی تھی عمر حضرت	کہ بوسفیان کے بیٹے سے سنا ہے ترسٹھ سال کی بوبکر کی تھی بھی	بوقت خطبہ یہ اس نے کہا ہے ترسٹھ سال کی عمر عمر کی تھی امید موت یعنی کر رہا ہوں

۷۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ جس دن آپ دنیا سے سدھارے	ترسٹھ سال کی عمر نبی تھی	کہ جس ہنگام میں رحلت ہوئی تھی

۷۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ

کہا عباس کے دانا پسر نے			کہ تھے حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۷۵ عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

کہا دغفل نے بھی مذکور ایسا	[illegible]		کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَاَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

قیامت ہے نہیں کم انتقال سرور عالم		کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رلاتا ہے

جہاں کا باغ تاراج خزاں ہے	اجڑتا ہے صفیر و گلستاں ہے	جناب سرور عالم کی رحلت	قیامت ہے قیامت ہے قیامت
رسول اللہ گر مانع نہ ہوتے	سراپا پیٹ کر ہم جان کھوتے	کہیں کیا بندگی بیچارگی ہے	فقط رونے ہی کی رخصت ملی ہے
محبت آپ کی ماتم میں رولو	مژہ میں اشک کے موتی پرولو	اگر کچھ الفت خیر الوریٰ ہے	مقام گریہ ہے رونے کی جا ہے
انس نے یہ خبر کیسی سنا دی	کہ فوج غم نے کی ہم پر چڑھائی	نظر میں چھا گیا سامان غم کا	مژہ پر آگیا دامان الم کا
انس کرتا ہے یہ تقریر پر غم	کہ مرض کی نظر حضرت پہ آخر	کہ جس دم در کا پردہ اٹھ گیا تھا	چاند سا منہ سامنے نکلا ہوا تھا

کیوں کیا مصحف نے نسخا کا حال	بشکل صورت مصحف ہوا حال	عجب اک نور روئے پاک تھا	ہدایت کا نمونہ سر بسر تھا
رقم کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ اکثر لوگ تھے بوبکر کے ساتھ	سمجھ کر انکو سر خیل صحابہ	ہوا تھا جمع ہر خیل صحابہ
کیا پھر سب کو حضرت نے اشارا	کہ جانو تم ثابت ہی رہنا	پھر اسکے بعد بھی بوبکر صدیق	امامت انکی کرتے تھے بہ تحقیق
اب آگے کیا کہوں ہے جا رقت	کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت	مقابل در کے اس پردہ کو چھوڑا	کہ جس کو پیشتر اٹھوا دیا تھا
	یہ ہے روز دو شنبہ کی حقیقت	اسی دن آپ نے فرمائی رحلت	

۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِيْ
اَوْ قَالَتْ اِلٰى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ با جان غمگین	بیاں کرتی ہیں یہ حال دین	کہ جب ہنگام رحلت سر پہ آیا	مرے سینہ کا تھا تکیہ لگایا
دیا اسوقت کا یہ ماجرا تھا	کہ میری گود کا تکیہ کیا تھا	منگا کر طشت پھر خیر الوریٰ نے	فراغت بول کی کی مصطفیٰ نے
	پھر اسکے بعد چھوڑا اس جہاں کو	گئے گلگشت گلزار جناں کو	

۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	نہایت حسرت و اندوہ کیساتھ	کہ دیکھا میں نے فخر انبیا کو	بحال قرب رحلت مصطفا
دھرا تھا پاس انکے کاسۂ آب	کہ ہوتے جب وہ تاب تپ سے بیتاب	تو اس پانی سے کر کے ہاتھ کو تر	پھراتے تھے رسول اللہ منہ پر
پھر اسکے بعد کہتے تھے خدایا	غرض یا رب ہے تیری مدد کا	مدد کر منکرات موت پر تو	شدائد کے تئیں آسان کر تو
دعا حضرت تھے فرماتے اس اوقات	بجائے منکرات موت سکرات	یہاں راوی جو دونوں لفظ لایا	سماعت میں اسے شک ہو گیا تھا

۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشہ با دیدۂ نم	بیاں کرتی ہیں یہ احوال پر غم	کہ میں نے موت کی شدت جو دیکھا	بظاہر جو نبی کی جان پہ تھی
	تو مجھ کو رشک پھر آسان نہ آیا	کہ جسکا دم بہ آسانی ہو نکلا	

۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ

جناب عائشہ نے آہ پیہم	اٹھائے دل پہ کیا صدمۂ غم	مصیبت کا عجب احوال دیکھا	لب پر درد کیا کیا حال دیکھا

وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی	ہوئے فردوس کو جس وقت راہی	رہی تکرار یہ خورد و کلاں میں	کہ کیجے دفن انکو کس مکاں میں
کہا بوبکر نے پیر و جواں سے	سنا ہے میں نے حضرت کی زباں سے	کہ جو کوئی نبی یہاں سے گیا ہے	تو اس جا نیکا ایسا ماجرا ہے
بوقتِ انتقال دار محنت	وہ اس مسکن سے رکھتا تھا محبت	کہ جسمیں چاہتا ہے دفن ہونا	قیامت تک بعین عیش سونا
غرض یہ ہے جنابِ نیک فرجام	جہاں کرتے ہیں اس ہنگام آرام	وہیں پر چاہیئے مدفن بنانا	وہیں ختم رسالت کو سلانا

۶ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ اَبَا بَکْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا مَاتَ

کہا عباس کی بیٹے نے ایسا	کہا ہے عائشہ نے یہ بھی چرچا	کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت	تو بوبکر نے باعین الفت
لیا بوسہ جبین مصطفا کا			جبین افتخار انبیا کا

۷ ح عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِہٖ فَوَضَعَ فَمَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی سَاعِدَیْہِ وَقَالَ وَا نَبِیَّاہُ وَا صَفِیَّاہُ وَا خَلِیْلَاہُ

عجب پر درد قول عائشہ ہے	اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے	کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تو	تو اسدم آئے تھے بوبکر صدیق
میانِ چشمِ حضرت رکھ دہن کو	رکھے ساعد پہ انکے ہاتھ دونوں	کہا پھر وا نبیا وا صفیا	کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا
	برائے سید و سردار ثقلین	کیے صدیق نے اس طرح بین	

۸ ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا

کہا راوی انس نے آپ جس روز	مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز	عجائب رونق و زینت فزا تھا	مدینہ مطلع نور و ضیا تھا
بیاں کیا کیجئے اسدن کی حالت	کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت	شب غم کا اندھیرا ہو گیا تھا	مگر بخت مدینہ سو گیا تھا
اداسی تیرگی کا تھا یہ عالم	دلوں پہ چھا گئی تھی ظلمت غم	ابھی ہم تھے بدفن شاہ لولاک	ابھی چھوٹی نہیں تھی ہاتھ سے خاک
	کہ ایسا تغیری آگئی تھی	دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی	

۹ ح عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ

	یہ قول عائشہ ہے کیا جگر سوز	کہ حضرت نے قضا کی پیر کے روز	

۱۰ ح عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَمَکَثَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَلَیْلَۃَ الثُّلٰثَاءِ وَیَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ سُفْیَانُ وَقَالَ غَیْرُہٗ سَمِعُوْا صَوْتَ الْمَسَاحِیْ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ

امام جعفر صادق بیاں نے	روایت کی ہے یوں اللہ اپنے	کہ وہ دن تو مقرر پیر کا تھا	کہ جسدن آپ نے دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اسدن ہوا تھا	سہ شنبہ کی بھی شب نہ دفن کیا تھا	نہ مرقد میں رکھا منگل کے دن بھی	ولیکن چارشنبہ کی جو شب تھی
تو اس شب میں کئے تھے دفن حضرت	جناب شافع روز قیامت	کہی سفیان نے اور روں کی یہ بات	کہ جسدم چارشنبہ کی ڈھلی رات
تو اسدم کان میں آنے لگی تھی	صدا آواز کسی پھاوڑے کی	لحد یعنی وہاں ہوتی تھی تیار	برائے خوابگاہ شاہ ابرار

ح عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلَثَاءِ

ابی سلمہ سے یوں آئی روایت	ہوئی روز دوشنبہ موت حضرت	ولیکن دفن منگل کو ہوئے تھے	اسی دن قبر میں رکھے گئے تھے

ح۱۲ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبِیْ رَجُلٌ اَسِیْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بَکٰی فَلَا یَسْتَطِیْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَیْرَهٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ یُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْ بَکْرٍ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا لِیْ مَنْ اَتَّکِئُ عَلَیْهِ فَجَاءَتْ بَرِیْرَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّکَاَ عَلَیْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَکْرٍ ذَهَبَ لِیَنْکُصَ فَاَوْمَاَ اِلَیْهِ اَنْ یَّثْبُتَ مَکَانَهٗ حَتّٰی قَضٰی اَبُوْ بَکْرٍ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَیْفِیْ هٰذَا قَالَ وَکَانَ النَّاسُ اُمِّیِّیْنَ لَمْ یَکُنْ فِیْهِمْ نَبِیٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوْا یَا سَالِمُ انْطَلِقْ اِلٰی صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهٗ فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَتَیْتُهٗ اَبْکِیْ دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ لِیْ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ یَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَیْفِیْ

هٰذا فقال لی انطلق فانطلقت معہ فجاء ھو والناس قد دخلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس افرجوا لی فافرجوا لہ فجاء حتی اکب علیہ ومسہ فقال انک میت وانہم میتون ثم قالوا یا صاحب رسول اللہ اقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم فعلموا ان قد صدق قالوا یا صاحب رسول اللہ ایصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قالوا وکیف قال یدخل قوم فیکبرون ویدعون ویصلون ثم یخرجون ثم یدخل قوم فیکبرون ویصلون ویدعون ثم یخرجون حتی یدخل الناس قالوا یا صاحب رسول اللہ ایدفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قالوا این قال فی المکان الذی قبض اللہ فیہ روحہ فان اللہ لم یقبض روحہ الا فی مکان طیب فعلموا انہ قد صدق ثم امرھم ان یغسلہ بنو ابیہ واجتمع المہاجرون یتشاورون فقالوا انطلق بنا الی اخواننا من الانصار ندخلہم معنا فی ھذا الامر فقالت الانصار منا امیر ومنکم امیر فقال عمر بن الخطاب من لہ مثل ھذہ الثلث ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا من ھما قال ثم بسط یدہ فبایعہ وبایعہ الناس بیعۃ حسنۃ جمیلۃ

ہوا منقول سالم کی زبانی	کہ ہے حضرت نبی کا وہ صحابی	کہ آئی جب مرض کی آنکے شدت	ہوئے بیہوش کچھ اسوقت حضرت
افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی	تو یہ بات آپنے لوگوں سے پوچھی	کہ کیا وقت نماز آیا ہی مرے	کہا لوگوں نے ہاں اے فخر محشر
کہا کہدو بلال اسدم اذان دے	نماز آکر ابو بکر اب پڑھاوے	کرے بوبکر لوگونکی امامت	ہے یعنی بجا قید جماعت
پھر اسکے بعد آئی کچھ غشی سی	ہوئی پھر آپکو لاحق بیہوشی سی	ہوئے جب آپ اس حالت سے بیدار	کیا ارشاد ویسا ہی بتکرار
سنا جب عائشہ نے حکم انکا	کہا بس نرم دل ہی باپ میرا	وہ ہوگا جب کھڑا بہر امامت	نہ دیکھیگا وہاں پھر تمکو حضرت
نہوگا اسکے دل پر یہ گوارا	نہایت درد سے رونے لگیگا	اگر یہ حکم کرتے اور کو آپ	تو بہتر تھا کہ ہے محزون وہ باپ
غشی کی سی پھر اسکے بعد حالت	ہوئی لاحق بحال آنحضرت	ہوئی جو پھر افاقت تیسری بار	ہوئی پھر آپکے ویسی ہی گفتار
کوئی یعنی کہو بوبکر آوے	نماز آکر وہ لوگوں کو پڑھاوے	سنے عائشہ کرکے اشارا	کیا ارشاد یہ بھی آشکارا
کہ تم جواب یہ باتیں کر رہی ہو	مثال صاحبات یوسفی ہو	کہ یعنی دل میں کچھ وہ بات جو ہے	بظاہر جسکو کہتے ہو نہیں ہے
غرض پہنچا مؤذن کو جو ارشاد	اذان دینے گیا باجان ناشاد	سنا صدیق نے جو حکم حضرت	بجا لائے پس حضرت کی امامت

پھر اسکے بعد ایسا ماجرا تھا
مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا

تو فرمایا کہ دیکھو اس بشر کو
کہ تکیہ آج میرے واسطے ہو

سنا یہ آپکا جو قول ظاہر
بریدہ وہاں پہنچے فی الفور حاضر

وہیں پھر دوسرا بھی شخص آیا
کہ تکیہ آپ نے آ کر لگایا

ہوئے اسطور سے باہر برآمد
جناب شاہ دیں حضرت محمد

ہوئے صدیق جب آگاہ اس سے
ارادہ یہ کیا پیچھے کو پھر لے

کیا بس آپنے انکو اشارا
کہ تم ثابت رہو پیچھے نہ ہٹنا

غرض صدیق غمگیں نے بنا کام
نماز اپنی کو پہنچایا باتمام

پھر اس کے بعد یہ کہتا ہے راوی
ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کی

کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا
کہ تھے وہ آپ پر کس درجہ شیدا

یہ انکو جوشش الفت تھی آئی
کہ سوگند خدائے پاک کھائی

کہ گر کوئی کہے گا یہ زباں سے
کہ کی رحلت نبی نے اس جہاں سے

تو میں کھینچے ہوئے ہوں آج تلوار
کروں گا مار کر اسکو نگونسار

جو تھے موجود اشخاص وہاں جا
تحیر ہو گیا انکو سراپا

کہ حضرت کے سوا کوئی پیمبر
نہ دیکھا تھا نہ آیا تھا وہاں پر

تو وہ اسواسطے فوت نبی سے
بہت حیران تھے ششدر کھڑے تھے

کہا سالم سے پھر لوگوں نے ایسا
کہ تو یار نبی کو جا بلا لا

بیاں کرتا ہے سالم اب حقیقت
کہیں آیا بنزد یار حضرت

تو وہ بوبکر جو یار نبی تھے
وہ اس ہنگام تھے مسجد میں بیٹھے

گیا میں پاس آنکے زار گریاں
نہایت مضطرب حیراں پریشاں

مجھے صدیق نے جس وقت دیکھا
کہا حضرت تو جنت کو گئے کیا

کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے
عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے

کہ گر کوئی کریگا یہ حکایت
کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت

تو میں فی الفور قتل اسکو کروں گا
امان دم لینے کی ہرگز نہ دوں گا

اٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ
کہا سالم سے چل تو میرے ہمراہ

وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا
ہجوم و ازدحام مرداں تھا

کہا صدیق نے سنتے ہو لوگو
ذرا آنیکا مجھ کو راستا دو

ملا رستہ تو وہ یار پیمبر
گیا نزد شفیع روز محشر

بعین بیقراری گر پڑا وہاں
پریشاں حال حیراں چشم گریاں

چھوا پھر تن جناب شاہ دیں کا
لیا بوسہ جبین نازنین کا

سنبھلکر پھر یہ تسکین امت
ثنا ای پڑھ کے یہ مصحف کی آیت

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

کہا لوگوں نے تب اے یار حضرت
ہوئی کیا آپ کی تحقیق رحلت

کہا صدیق نے لوگو تم سن لو
سدھارے آپ فردوس بریں کو

یہ سنکر سب نے لوگوں نے جانا
کہ جنت کو ہوئے حضرت روانہ

یقیں اس بات کا جب انکو آیا
تو یہ صدیق سے احوال پوچھا

کہ کیا ہم سب نماز میت اسدم
پڑھیں با قلب محزوں چشم پرنم

کہا صدیق نے لوگوں سے پڑھ لو
نماز میت ختم رسل کو

کہا لوگوں نے کیفیت بتا دو
پڑھیں کس طرح سے اسکا پتا دو

کہا صدیق نے ان سب کو ارشاد
کہ یہ انداز پڑھنے کا رکھو یاد

کہ تم سب میں سے اک اک قوم آئے
نماز اسطرح سے وہ پڑھکے جائے

شروع ابتدا تکبیر سے ہو
پڑھیں پھر وہ درود باصفا کو

دعا سے جبکہ ہو جاوے فراغت
تو باہر کو نکل آوے وہ میت

غرض پھر دوسرے جو لوگ آئیں
اسی صورت وہ بھی پڑھتے جائیں

کہا بوبکر نے خیر الوریٰ کو
کریں گے دفن دیں کے پیشوا کو

کہا لوگوں نے اب یہ بھی بتادو
کریں گے کس مکاں میں دفن انکو

کہا صدیق نے وہ جو مکاں ہے
کہ جائے فوت ختم مرسلاں ہے

خدا نے روح اطہر کو بدن سے
نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے

بخوبی ہے وہ جا طیب و پاک
وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک

غرض بوبکر کا یہ جو بیاں تھا
بصدق دل یقیں لوگوں کو آیا

ہوئی موقوف جب تکرار گفتار
ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار

غرض مصروف غسل مصطفےٰ تھے
چچا حضرت کے اور بیٹے چچا کے

لکھا ہے شارح غسل نبی نے
دیا تھا غسل عباسؓ و علیؓ نے

ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل
قثم بھی تھا بکار غسل داخل

کہ یہ دونوں ہیں فرزندان عباس
قرابت میں قریب اشرف الناس

اسامہ اور صالح بھی وہاں پر
معاون تھے بغسل ذات اطہر

یہاں اجمال تھا راوی کو منظور
کہ اب کرنے لگا کچھ اور مذکور

کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیران
ہوئے آپس میں گرم مشورت تھے

کہا صدیق سے بہتر ہے یہ بات
چلو انصار کے یہاں تم ابی قات

کہ تا انصار کو ہم مشورت میں
کریں اپنا شریک اس مصلحت میں

کہ ہو قائم مگر امر خلافت
سبھی اشخاص آویں زیر بیعت

غرض انصار سے جب مشورت کی
تو ان لوگوں نے ایسی مصلحت دی

کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ
مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ

جواب انکو دیا حضرت عمر نے
نبی کے یار مخلص باخبر نے

کہ ہے کس کے لئے یہ بات حاصل
کہ ہو ان تین خصلت میں فاضل

خدا نے کس طرح کس کو کہا ہے
کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے

گئے تھے غار میں حضرت جب اک رات
بجز بوبکر تھا کب دوسرا ساتھ

فضیلت دوسری یہ برملا ہے
کہ اسکو امر لاتحزن کیا ہے

کہا تھا غار میں اے یار ہمدم
نکر اس وقت میں زنہار تو غم

فضیلت تیسری ہے یہ ہویدا
کہا بوبکر سے حضرت نے یاسی

کہ یعنی غم نہ کھا ہرگز اس اوقات
کہ بس اللہ ہم دونوں کے ہے ساتھ

ہوئی جب اسکی ثابت یہ فضیلت
تو ہے صدیق شایان خلافت

عمر نے پھر تو ہاتھ اپنا بڑھایا
کف صدیق پر بیعت کو لایا

ہوئی صدیق سے تقدیم بیعت
پھر اسکے بعد تھی تعمیم بیعت

کہ جو اشخاص تھے حاضر وہاں پر
سبھی داخل ہوئے بیعت کے اندر

کہ کی صدیق سے ان سب کی بیعت
باخلاص دل و حسن عقیدت

ح۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ اَحَدًا الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انس کہتا ہے یہ بادیدہ نم
کہ یعنی شدت و سختی کا عالم

رسول اللہ پر درد ادریغا
بیاں کیا کیجئے گزرا سو گزرا

جناب فاطمہ بنت شہ دین
نہایت مضطرب محزون و غمگین

یہ کہتی تھیں کہ کیا ہی کرب و محنت
ہوئی لاحق بجان پاک حضرت

یہ سنکر انسے بولے شاہ معراج
کہ ہے سختی جو تیرے باپ کو آج

پھر اسکے بعد یہ شدت نہوگی
یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی

وہ ہے لاحق ترے بابا ہی کو
نہیں جس چیز سے چارہ کسی کو

قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہے
کہ جس پر موت کا صدمہ نہیں ہے

ح ۱۲ عن ابن عباس يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة قالت فمن لم يكن له فرط من امتك فانا فرط لامتي لن يصابوا بمثلي

کہا فرزند نے عباس کے حال	کہ حضرت سے سنا میں نے یہ احوال	زبان اطہر و اقدس نبی کی	بایں گفتار یعنی درفشاں تھی
کہ امت میں جو میری جس کسی کا	مریں دو بچے آگے باپ ماں کے	خدا مادر پدر کو اُنکے جنت	کریگا اُنکے باعث سے عنایت
کہا تب عائشہ نے بھی کہ جسکا	کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو	فرط وہ ایک بھی ہوئیگا یونہی	کہا حضرت نے او توفیق والی
وہ بچہ ایک جسکا مر گیا ہے	غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہے	جناب عائشہ نے پھر یہ پوچھا	کہ ہو جو امتی ایسا تمہارا
کہ جس نے ایک بھی فرزند کا غم	نہ دیکھا ہو بھلا اے سردار عالم	تو اسکا حال کیا ہوگا وہاں پر	وسیلہ کونسا ہے روز محشر
کہا حضرت نے میں اسکا فرط ہوں	دل امت میری غم سے ہوا خوں	اٹھائی میری فرقت کی مصیبت	کہاں ہے دوسری ایسی مصیبت

جہاں میں شور محشر گھر بگھر ہے	غزل	قیامت رحلت خیر البشر ہے

ملک جن و بشر ہیں زار و نالاں	زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے	رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا	اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے
وفات سید کون و مکاں سے	سر شوریدہ عین درد سر ہے	اندھیرا کیوں نہ ہو سارے جہاں میں	چھپا پردہ میں وہ رشک قمر ہے
نہیں گر سامنے وہ رشک گلشن	رگ گل چشم تر میں نیشتر ہے	کسی کے روئے اطہر کا تصور	ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے
کہاں تک صدمۂ فرقت اٹھاؤں	کدھر او جذبہ آہ سحر ہے	تڑپتا ہے تب فرقت میں کاملی	کوئی وہاں تک نہیں کرتا خبر ہے

باب ما جاء في ميراث رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان میں میراث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن عمرو بن الحارث اخي جويرية له صحبة قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة

رسول اللہ کی میراث	عین ترک دنیا ہے	محبوں کو یہ چرچا حب	دنیا سے چھڑاتا ہے
بیاں کرتا ہے عمرو ایسا ہوا تھا	کہ حضرت نے نہ کچھ ایسا چھوڑا	مگر وہ تھے جو انکے پاس ہتھیار	کہ ہوتے تھے بوقت جنگ درکار
دیا بغلہ کہ ہنگام سواری	کہ جاتا تھا بعین راہواری	دیا کچھ وہ جو مزروعہ زمیں تھی	کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دیں تھی

ح عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى ابي بكر رضي الله عنهما فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي فقالت ما لي لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنِّىْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ

بیانِ بوہریرہ ہے بتحقیق | کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق | کہا اُس نائب خیر الورٰی سے | جناب فاطمہ خیر النسا نے
کہ موؑ دنیا سے جب جانا تمہارا | بھلا ترکہ کا وارث کون ہوگا | کہا صدیق نے بنت نبی سے | مرے فرزند و زن وارث ہیں میرے
کہا یہ بات سن کے فاطمہ نے | جناب نور چشم مصطفا نے | کہ اے صدیق ہوا سکا سبب کیا | کہ لوں ترکہ نہ میں اپنے پدر کا
کہا صدیق نے خیر النسا سے | کہ میں نے یوں سنا ہے مصطفا سے | کہ ہم سے جو رہے باقی کوئی شے | تو ہرگز حق وارث وہ نہیں ہے
وہی یعنی فقط صدقہ و خیرات | نہیں ہے اس میں کچھ تشکیک کی بات | ولیکن میں جو ہوں نائب نبی کا | خبر گیراں ہونگا اُس کسی کا
کہ وہ کرتے تھے جسکی غمگساری | کرونگا اُسکی میں تیمار داری | دیا کرتے تھے جسکو نفقہ و نان | کرونگا میں بھی حاضر اُسکا سامان

٣ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِىِّ اَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَا اِلٰى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَنْتَ كَذَا اَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مَالِ نَبِىٍّ صَدَقَةٌ اِلَّا مَا اَطْعَمَهٗ اِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِى الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

بیاں راوی پدر ہے بختری کا | کہ اس قصہ کو ہے مذکور کرتا | کہ یعنی ایک دن عباس و حیدر | ہوئے حاضر عمر کے پاس آکر
ہوا تھا اس لیے وہاں انکا آنا | کہ قصہ تھا بھتیجے سے چچا کا | بہم انمیں کچھ ایسی گفتگو تھی | کہ آئی رنجش خاطر کی بو بھی
جو آئے مرتضیٰ ہمراہ عباس | تو اس ہنگام میں حضرت عمر پاس | زبیر و طلحہ و سعد و عبد رحمان | یہ چاروں جنتی اصحاب تھے واں
عمر نے انکے ایسی التجا کی | کہ ہے تجھکو قسم اپنے خدا کی | کہ تم نے یہ سنا ہے مصطفا سے | کہ رہتا ہے جو ترکہ انبیا سے
وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہے | وہ ترکہ وارثوں کو نا روا ہے | مگر اس مال سے جو کچھ کھلاؤ | مری ازواج کو جائز ہے تمکو
دیا جو کچھ کہ حق عاملاں ہے | روا اس مال سے دینا وہاں ہے | ہمارے مال ہیں لیکن وراثت | کرے کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض یہاں ہی جو راوی نے روایت | بیاں کرتا ہے وہ اپنی حقیقت | کہ ہے مذکور کچھ آگے کو قصہ | نہ کی تقریر یہاں لیکن زیادہ

٤ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ

زبان عائشہ سے ہے یہ مذکور | کہ حضرت نے کہا ٹھہرا یہ دستور | کہ ہم سے جو کہ رہجاتا ہے ترکہ | نہ سمجھو اُس کو ورثہ ہے وہ صدقہ

٥ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِىْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِىْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِىْ فَهُوَ صَدَقَةٌ

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا | کہا کرتا تھا وہ خادم نبی کا | کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم | کہ مجھ سے جو بچے دینار و درہم
مرے وارث انھیں مال وراثت | نہ ٹھہراویں کریں ہرگز نہ قسمت | مگر نفقہ مری ازواج کو دیں | حقوق اپنے مرے عامل بھی لیں
جو ان خرچوں سے رہ جاوے زیادہ | بہر صورت وہ ہے خیرات و صدقہ

(۶) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

یہ ہے جو مالک ابن اوس راوی | روایت اس نے کہا ایسی بیاں کی | کہ میں آیا عمر کے پاس جس دم | تو سعد و عبد رحمٰن طلحہ باہم
وہیں حضرت عمر کے پاس آئے | علی عباس بھی تشریف لائے | کہ اس ہنگام عباس و علی میں | ہم تکرار تھی مال نبی میں
ہوئے وارد جو واں عباس و حیدر | عمر اس بات کو لائے زباں پر | کہ اے طلحہ سعد و عبد رحماں | قسم اسکی دلاتا ہوں تمہیں یہاں
کہ جسکے حکم سے قائم سما ہے | زمیں بھی اسی سے اسکے بجا ہے | کہ تم تینوں کو ہے یہ بات معلوم | کہ کہتے تھے رسول پاک معصوم
کہ ہم چھوڑتے ہیں جاتے ہر جو شی | وہ صدقہ ہے مگر ورثہ نہیں ہے | لیا تینوں نے نام ایزد پاک | کہ جسکے حکم میں ہے دور افلاک
کہ یعنی تو عمر کہتا بجا ہے | رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے | حدیثوں کی کتابوں میں یہ مذکور | طوالت سے ہوا مرقوم و مسطور

(۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا قَالَ وَلَا أَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ

زبان عائشہ سے ہے یہ اخبار | کہ چھوڑا آپ نے درہم نہ دینار | کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چھوڑا | گئے ایسے مجرد پیش مولا
کہا راوی نے حضرت عائشہ سے | مجھے شک ہے نہ تھا یہ بھی | کہ حضرت نے بوقت ترک دنیا | غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنَامِ

یہ باب ہے بیان خواب میں دیکھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

مددگار ہے جس کی طالع بیدار اسے کافی | رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار ہوتا ہے
بیان روایت حضرت نبی ہے | یہ حالت طالب بیدار کی ہے | ہوا جاتا ہے دل غم سے دو پارہ | کہ تھا ممکن کسی کا بیان نظارہ

ولیکن بخت ایسا سو گیا ہے	ہمیں دیدار مشکل ہو گیا ہے	کہوں کیا آہ مایوسی کی یہ بات	گئی یہ عمر یوں برباد ہیہات
کہ اب تک روئے اقدس کو نہ دیکھا	اویس آسے بہ مقصود کو نہ دیکھا	یہ خوبی طالع ناساز کی تھی	نہ دیکھا روئے اطہر خواب میں بھی
تسلی بھی کوئی کرتا نہیں ہے	کہ یہ جو بیکلی تیرے تئیں ہے	خدائے معطی و وہاب و جواد	عجب کیا ہے اگر مجھ کو کرے شاد
کہ اس روئے مبارک کو دکھا کر	غم حرمان ہجراں سے چھڑا دے	بس اب اسکا فی الکرم کردہ مقصود	کہ لکھنی ہے حدیث ابن مسعود
بیاں کرتا ہے وہ راوی اُستاد	کہ یوں حضرت نے فرمایا ہے ارشاد	کہ دیکھی جس کسی نے میری صورت	مجھے گو اس نے دیکھا بالضرورت
	کہ یعنی خواب میں ابلیس مردود	نہیں ہوتا مری صورت میں موجود	

٢ ح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتصوّر او قال لا یتشبّہ بی

کلام بوہریرہ معتمد ہے	زبانِ پاک سے اُسکو سنا ہے	وہ کہتا تھا کہ حضرت نے کہا تھا	کہ جسنے خواب میں ہو مجھ کو دیکھا
مجھی کو اُسنے دیکھا ہے بتحقیق	کہ شیطاں کو نہیں حاصل یہ توفیق	کہ میری شکل کی تصویر لا وے	و یا تشبیہ میری سی بنا وے

٣ ح عن کلیب انہ سمع ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثّلنی قال ابی فحدّثت بہ ابن عباس فقلت قد رأیتہ فذکرت الحسن بن علی فقلت شبّہتہ بہ فقال ابن عباس انہ کان یشبہہ ․

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا	کہ میں نے بوہریرہ سے سنا تھا	وہ کہتا تھا سنا میں نے نبی سے	کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے
وہ اُسکا خواب سچا ہے بتصدیق	بیاں کرتا ہے وہ تحقیق تحقیق	کہ شیطاں کو نہیں ہے اتنی طاقت	کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت
کلیب ایسا بیاں کرتا ہے لوگو	کہ عبداللہ سے کی میں نے گفتگو	کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا	حسن ابن علی کی شکل میں تھا
یہ سنکر مجھ سے عبداللہ بولے	کہ یعنی یہ سچا دیکھا ہے تو نے	کہ تھی حضرت حسن کو اُسکی حال	رسول اللہ سے تشبیہ کامل

٤ ح عن یزید الفارسی وکان یکتب المصاحف قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام زمن ابن عباس رضی اللہ عنہما فقلت لابن عباس انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ان الشیطان لا یستطیع ان یتشبّہ بی فمن رآنی فی النوم فقد رآنی ہل تستطیع ان تنعت ہذا الرجل الذی رأیتہ فی النوم قال نعم انعت لک رجلا بین الرجلین جسمہ ولحمہ اسمر الی البیاض اکحل العینین حسن الضحک جمیل دوائر

الوَجْہِ فَکَ مَلَأَتْ لِحْیَتُہٗ مَا بَیْنَ ہٰذِہٖ اِلٰی ہٰذِہٖ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَہٗ قَالَ عَوْفٌ وَلَا اَدْرِیْ مَا کَانَ مَعَ ہٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ رَاَیْتَہٗ فِی الْیَقْظَۃِ مَا اسْتَطَعْتَ اَنْ تَنْعَتَہٗ فَوْقَ ھٰذَا

یزید فارسی راوی کا ہے نام	کہ تھا وہ کاتب مصحف اُس ایام	کہا اُس سے کہ میں نے خواب میں تھا	جناب سرور عالم کو دیکھا
ہوا حاضر بنزد ابن عباس	کہا یہ خواب اُن سے بیکم و کاست	کہا عباس کی بیٹی نے اُس دم	کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم
کہ شیطاں میں نہیں ہرگز یہ طاقت	کہ بن آوے وہ میری شکل و صورت	غرض سوتے میں جسنے مجکو دیکھا	مجھی کو اُسنے دیکھا بے محابا
ہوئے پھر مجیبی عبداللہ مخاطب	کہ ہاں سنتا ہوا و مصحف کے کاتب	کہ تو نے خواب میں جو شخص دیکھا	بیاں کچھ وصف کر سکتا ہی اُسکا
کہا ہیں نے کہ تھا وہ مرد ایسا	خوش اندامی میں وسط جسم والا	نہ فربہ جسم تھا نے لاغر اندام	رکھے تھا اعتدال حال سے کام
وہ بھی جو گندمی رنگت بدن کی	دکھتا اُس میں تھا نور سپیدی	سیہ چشمی کا عالم آنکھ پر تھا	لبوں پر کچھ تبسم کا اثر تھا
عیاں چہرہ پہ تھا تدویر کا حال	مگر تدویر سے تھا فارغ البال	عریض و خوشنما ریش مبارک	کہ تھے اس گوش سے اُس گوش تک
وہ سینہ آپکا تھا جو مصفا	بانبوہ محاسن چھپ رہا تھا	کہا ہے عوف راوی نے یہاں پر	کہ اس توصیف سے کچھ اور بہتر
غرض ہے یہ نہیں میں جانتا ہوں	کہ یعنی جو بیاں کر کے سناؤں	پھر عبداللہ نے یہ بات سنکے	کہا ایسا یزید فارسی سے
کہ تو یہ وصف ہے جسکا سناتا	جو بیداری میں بھی تک دیکھ پاتا	زیادہ اِس سے کر سکتا نہ تعریف	بیاں کی جسقدر تعریف و توصیف

ح ۵ عَنْ اَبُو قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ

بیانِ بو قتادہ بھی بجا ہے	کہ اُنے آپ سے ایسا سنا ہے	کہ یعنی جس کسی نے مجھ کو دیکھا	تو یہ جانو کہ اُسنے حق کو دیکھا
	میاں خواب بھی حضرت کی صورت	ہوا ثابت کہ رکھتی ہے حقیقت	

ح ۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ قَالَ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ

انس نے بھی کیا مذکور ایسا	کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا	کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجکو	بلاشک مجکو دیکھا ہے یہ سن لو
سبب یہ ہے کہ شیطان لعیں کا	نہیں سکتا کہ باندھے میری نقشا	کیا ارشاد یہ بھی آپنے ہے	کہ مومن خواب میں بھی جو کچھ دیکھے
حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت	نبوت سے ہے اُسے حال نسبت	نبوت کے چھ حصے اور چالیس	اگر کیجئے تو ہووے ہیں چھیالیس
تو اُس سے ایک حصہ وہ بجا ہی	کہ مومن خواب جو دیکھتا ہے	خدا نے ہمکو دکھائے یہ ایام	کہ نظم ترمذی پہنچا بانجام
	لکھے ہیں اور جو دو قول باقی	انھیں بھی کیجئے اتمام کافی	

ح ۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْاَثَرِ

بیاں ابن مبارک نے کیا ہے	کہ یہ دردِ مصیبت کی دوا ہے عجب یہ شافی و کافی دوا ہے	جو تو امراض میں مبتلا ہو مریضانِ مصیبت کی شفا ہے	تلاوت کر حدیثِ مصطفیٰ کو
ح عن ابن سیرین قال هذا الحدیث دین فانظروا عمن تاخذون دینکم			
بیاں کرتا ہے ایسا ابن سیریں	کہ ہے یہ جو حدیثِ سرورِ دیں کرو اب لے کسی سے دین حاصل	یہ عینِ دیں ہے دیکھو عزیزو کہ ہو یعنی وہ دینداری کامل	تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو
سر اب کافی یہ ہنگامِ دعا ہے	غزل		کہ تو نظمِ شمائل لکھ چکا ہے
لکھا ہے وصفِ محبوبِ خدا کا درود لیکے تیرے رب منان کیا جو نظم میں نظمِ احادیث	خدا کا فضل ہی تیرا صلہ ہے کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے نہ پکڑے وہ خطا میری نبی کی	عطا کر فضل و رحمت کے الٰہی مجھے بھی تو نکر محروم و مایوس کہ اس تقصیر کو بھی بخش دیوے کہ ہنس کی زباں عینِ خطا ہے	دلِ مشتاق کا جو مدعا ہے غنی میں آپ یہ بنس گدا ہے کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے
	قطعۂ تاریخ		
ہوئی اتمام جو نظمِ شمائل	بہارِ خلد اس کا نام رکھا	کہی کافی نے حسبِ حال تاریخ	بیاں ہے عادتِ خوبِ نبی کا ۱۲۵۸ھ

تمت

کتب ردِ وہابیہ ملنے کا پتہ

مولانا اختصاص الدین صاحب مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں شش محل مرادآباد

طابع

مولانا محمد ظفر الدین احمد صاحب

ناشر

مولانا مولوی محمد یونس صاحب

لا یرد الطیب فانہ خفیف المحمل

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ در بارۂ جواز صندل و اتارات طیبات اولیائے عظام علمائے کرام و صلحائے کرام جسمیں نہ صرف ثبوت جواز بلکہ بتصریح علمائے اہلسنت اثبات استحسان و استحباب ہے

مسمّٰی بنام تاریخی مشعر سال اختتام تالیف

عطر الصندل فی انہا یجوز علی قبر الولی الصندل

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال ابتدائے تالیف

پاکیزہ قول فیصل در استحسان صندل

۱۳۰۹ھ

رسالہ میں عجب زور دیا بیت مکمل ہے
وہابی پیچ کھائیں اسکو پڑھ کر اسمیں بل ہے
وہابی دود جو صندل پڑھا نیکو کہیں بدعت
مگر سب سنیوں کیواسطے خوشبوئے صندل ہے

مرتبہ

حامی سنیت ماحی دیوبندیت حضرت مولٰنا مولوی حاجی محمد عباس میاں صاحب
خلف مولوی حاجی محمد علی میاں قادری سنی حنفی دام مجدہم اللہ تعالٰی

الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ میں لو طبع سے آراستہ ہوا
بار اول ۱۰۰۰
قیمت فی جلد ۴

جمیع حمد وسپاس اُس پروردگار عالم باقی بلا فنا وقائم بلا زوال جل شانہٗ کو سزاوار ہے اور معطر درود اور مہکتے سلام کی بوچھار اُسکی سلطنت کے دولہا محمد رسول اللہ صلعم پر جو اُسکی عطا سے اُسکے تمام خزانوں کا مالک ومختار ہے اور اُسکی آل واصحاب پر اور جملہ اتباع واحزاب پر اما بعد فقیر حقیر خادم العلماء محمد عباس میاں خلف مولانا حاجی محمد علی میاں صدیقی سنی حنفی قادری عفا اللہ عنہ برادران اہلسنت کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض رسا ہے کہ حضور پرنور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک فرقہ زمانہ آخر میں آئیگا جو تمہارے سامنے ایسی باتیں پیش کریگا جو نہ تم نے سُنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے وہ اگلے بزرگان دین پر لعن طعن کرینگے اور اُنکی زبان خیریں ہوگی مگر اُنکے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے قرآن پڑھینگے مگر وہ اُنکی حلق کے نیچے نہیں اُتریگا بات بات پر حدیثیں پڑھینگے دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر نشانے سے پھر لوٹ کر نہیں آئینگے اُن سے دور بھاگو اُنکو دور کردو ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کردیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈالدیں حضور عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرقہ ملعونہ وہابیہ دیوبندیہ پیدا ہوا جو اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنے لگتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل اور شیطان کے علم سے کم ٹھہراتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونے کو جائز بتاتا ہے اور بات بات پر سُنی مسلمانوں کو کافر ومشرک بتاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے راندیر ضلع سورت سے جو دیوبندی دھرم کے دھرم پرچاریوں کا ایک بڑا مرکز ہے ایک کتاب بزبان گجراتی شائع ہوئی جسمیں اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں کو بت بنا لینا بزرگان دین کی قبروں پر صندل لگانا انکو حرام اور مشرکین کا طریقہ اور فعل کفار بتایا اور یہ چیلنج بھی دیا کہ جو لوگ مزارات طیبہ پر صندل چڑھانا جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہوکر آئیں اور مقابلہ کرلیں فقیر نے ہندوستان کے چند اکابر علمائے اہلسنت کی خدمات بابرکات میں استفتاء روانہ کئے اُن علماء دامت برکاتہم کی طرف سے جو جوابات آئے سب کو بشکل رسالہ جمع کرکے اپنے سُنی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہے فقیر اپنے رب کریم جل جلالہ کی حمد بجا لاتا ہے کہ بعونہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وباعانۃ غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسنے یہ رسالہ مبارکہ پاکیزہ قول الفصل در استحسان صندل اس گنہگار کے ناچیز ہاتھوں سے مرتب کرادیا میرے تمام سُنی مسلمان بھائی اس رسالہ کو پڑھ کر فیض اٹھائیں اور فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ومولوی حاجی فقیر محمد عباس میاں ابن مولوی حاجی محمد علی میاں غفرلہ لال بازار چڑا ... اڑسہ بھرونچ

دیوبندی صندل نامہ

فعلِ کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل
نہ تو قرآن سے ملتی ہے سند کچھ اسکی
فعل بوبکرؓ و عمرؓ یہ نہیں ہرگز لوگو
نہ علیؓ نے کہیں اسکے لیے کچھ فرمایا
تھے مزارات صحابہ کے زمانہ میں بہت
تابعیوں میں نشاں اس کا نہیں ملتا ہے
مالک و شافعی احمد کہ امامِ اعظمؒ
سہروردی ہو کہ چشتی ہو کہ نقشبندی
ہو اگر قادری کوئی تو بتائے ہمکو
ان کا تو حکم یہ ہے قبر کے آگے نہ جھکو
نہ شریعت کی اجازت نہ طریقت کا مجاز
جز خدا کے نہیں جائز ہے کسی کی بھی نیاز
جو چیز قبر پہ چڑھتی ہو وہ ہوتی ہے حرام
اپنے ہاتھوں سے نہ اے مومنو اسکو گھسنا
اس کو لاسکتے نہیں حور و ملائک غلماں
یہ طریقہ نہیں اسلام کا چھوڑو اس کو

مشرکوں کا ہے طریقہ یہ چڑھانا صندل
نہ حدیثوں میں ہے قبروں پہ لگانا صندل
قول عثمانؓ کا نہیں ہے کہ چڑھانا صندل
نہ صحابہ سے ہے ثابت کہ لگانا صندل
کوئی تبلائے ہمیں ان سے چڑھانا صندل
نہ اماموں نے بتایا ہے لگانا صندل
ان سے ہرگز نہیں ثابت کہ چڑھانا صندل
کوئی کہتا نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
غوثِ اعظمؒ نے بتایا ہے لگانا صندل
ہاتھ اس پہ نہ رکھو کیسا چڑھانا صندل
نہ حقیقت نے بتایا ہے لگانا صندل
ہے حرام اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل
دیکھو زنہار تبرک نہ بنانا صندل
نہ کسی اور سے زنہار گھسانا صندل
کیوں کہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
فعلِ کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

حکم اسے عقل شریعت کا سنا دو سب کو
کہ بتایا نہیں حضرت نے لگانا صندل

نوٹ:۔ جن شخصوں کو اس صندل نامہ میں کوئی بھی بات شک شبہ ہو یا جو لوگ صندل لگانے کو جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئمۂ اربعہ قرآن و حدیث و صحابہ و آئمہ کے قول سے ثابت کر دکھائیں۔ المشتہر:۔ انجمن اصلاح الکلام کے مبلغ انعام مقرر

پتہ:۔ ایم۔ ایم۔ عربیہ مانڈویہ مسلم گجرات پریس سورت

اور صحابہ و تابعین سے بہیئت کذائی ثابت نہیں لہٰذا شاعر کے تمام ہفوات باطل و خلاف شرع ہیں واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم العبد المعتصم بحبلہ المتین۔

کتبہ محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین | مہر | الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ

فتویٰ علمائے خانقاہِ مارہرہ شریف

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم دار قطنی نے ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ فرض فرائض افلا تضیعوھا و حرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا و سکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا فی المرقاۃ دل علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کقولہ تعالیٰ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان پر جرأت نہ کرو۔ اور حدود مقرر کیں اُن سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھول کے سکوت فرمایا (یعنی انھیں نہ فرض بیان فرمایا نہ حرام) تو اُن سے بحث نہ کرو (انھیں اپنی طرف سے فرض و حرام نہ ٹھہراؤ) مرقات میں فرمایا یہ حدیث اس پر دال ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جیسا کہ یہ ارشاد ربانی کہ وہی اللہ ہے جس نے تمھارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے یہ بھی اسی پر دال ہے۔ تو ہمارے لیے صندل چڑھانے کی اباحت میں دلیل اتنی کافی ہے کہ شریعت نے اُسے حرام نہ فرمایا۔ جو حرمت اور کراہت کا مدعی ہو وہ نص شرعی پیش کرے ملا علی قاری حنفی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد والکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب والسنۃ او اجماع الامۃ کیا ہے کسی وہابی میں دم کہ وہ مزاراتِ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر صندل چڑھانے کے حرام (چہ جائیکہ کفر و شرک) ہونے پر کتاب و سنت و اجماع اُمت سے کوئی نص پیش کرے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور قطعاً نہیں

پیش کرسکتا تو شریعت پر اپنے دل سے افترا کیوں گڑھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیٰتِ اللہ واولٰئک ھم الکٰذبون واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم فقیر اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خانقاہِ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

مہر

فتویٰ علمائے کچھوچھہ مقدسہ

الجواب بعون الوھاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم قبروں پر صندل لگانا نہ کفار کا فعل ہے نہ مشرکوں کا طریقہ اور نہ اس پر کوئی دلیل حرمت راندیری صاحب نے دلیل حرمت تشبہ بالمشرکین قرار دیکر حرام بتایا ہے یعنے چونکہ ہندو بتوں پر صندل چڑھاتے ہیں اسلئے انکے ساتھ تشبہ کیوجہ سے قبروں پر صندل چڑھانا حرام ہے مگر یہاں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ وہی تشبہ ہے جو منع ہے اسلئے کہ ہر تشبہ منع نہیں ہے چنانچہ وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صـ۱۲۱ میں لکھتے ہیں

جس شئے شعار میں تشبہ ہے اسمیں کل الوجوہ تشبہ ہو تو منع ہے جیسا مثلاً تمام دردی نصاریٰ میں سے ایک کلاہ پہنی تو کلاہ من کل الوجوہ مشابہ ہوا اگر اس کلاہ میں بعض وجہ تشابہ کی ہوگی تو حرام نہ ہووے گی انتہیٰ کلامہ اگر کسی اور کتاب کے حوالہ سے یہ بات لکھی جاتی تو وہابیوں کو اعتراض کا موقعہ تھا مگر ان کے پیشوا کی کتاب مُسلم نے قصہ طے کر دیا اب مسلمانوں کے مزارات پر صندل لگانے کو ہندوں کے بتوں پر صندل چڑھانے کو ملا کر دیکھیں کہ من کل الوجوہ تشبہ ہے بالکل تشبہ ہے ہی نہیں وہ بتوں پر ان کو معبود سمجھ کر تقرب کی نیت سے صندل چڑھاتے ہیں اور یہاں کوئی جاہل مسلمان بھی صاحب مزار کو معبود نہیں سمجھتا تو پھر تشبہ کیسا اور حرمت کیسی اسی کتاب براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صـ۱۱۳ میں ہے تشبہ کے لفظ ہیں

اخذ بتکلف ہے سو قصد اور فعل بتکلف کا اسمیں ہونا چاہیے پس اسکی صورت یہ ہے کہ اگر

کسی نے کوئی کام نادانستہ کیا اور پھر اس کو خبر ہوئی تو ازالہ کرلے ورنہ اب بعد علم متشبہ

ہوگا پہلے متشبہ نہ تھا اور اپنے فعل میں عاصی بھی نہ تھا (انتہیٰ بلفظہٖ) اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ جن امور میں کفار کے ساتھ تشبہ لازم آتا ہی اگر آدمی نہ جانتا ہو کہ ان میں تشبہ ہے اور نادانستگی کی حالت میں یہ فعل کرتا رہے تو جبتک اُسے تشبہ کا علم نہ ہوگا اُسوقت تک وہ متشبہ نہ ہوگا کہ جو مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ میں داخل ہو اور نہ گنہگار ہوگا وہابیوں کے پیشوا کی تحریر کے موافق جو مسلمان مزارات پر صندل لگاتے ہیں وہ بالکل بری ہیں وہ ہرگز مزارات پر صندل لگانا تشبہ بالہنود نہیں جانتے اور جب اُن کو ثبوت تشبہ نہیں ہوا تو باقرار مصنف براہین قاطعہ وہ لوگ نہ متشبہ ہوئے اور نہ عاصی اسکو تو ایسی مثال ہوئی کہ کوئی بیہودہ کہنے لگے کہ حجاج بیت اللہ شریف سے واپس ہوتے ہوئے آبِ زمزم لاتے ہیں یہ تو ہنود سے تشبہ ہے کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی عبادت گاہ سے واپس ہوتے ہوئے گنگا کا پانی لاتے ہیں تو ہر صاحب عقل اسکے جواب میں سوا بریں عقل و دانش بباید گریست کے کیا کہے گا۔ اَب رہی یہ بات کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ دین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ اسے خود کیا نہ کرنے کا حکم دیا نہ اُن کے زمانہ میں اس کا رواج تھا لہذا حرام و بدعت ہے تو کیا ہر وہ فعل جو قرونِ ثلثہ کے بعد ہو وہ مطلقاً حرام و بدعت ہے تو اِس قاعدہ سے وہابیوں کے مدارس ان کے وعظ کے جلسے جو بڑے بڑے پنڈالوں میں ہیئت خاصہ کے ساتھ ہوتے ہیں ضرور بدعت و حرام ہونگے کیونکہ تینوں زمانہ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ مدارس و جلسے نہ ہوتے تھے ایسی طرح ان کے لباس انکے مکانات نیز لباس و مکان کے سامان آرائش اور یہ انواع و اقسام کے کھانے خود ان کے قاعدہ کلیہ کے حکم سے بدعت و حرام ہوجائینگے کیونکہ قرون ثلثہ میں ان کا پتہ نہیں اور جو قرون ثلثہ میں نہ ہو یہ لوگ اُسے حرام و بدعت کہتے ہیں۔ لہذا یہ چیزیں بھی حرام و بدعت ہوئیں مگر انہوں نے یہ ٹھانی ہے کہ بدعت دوسرے کے لیے اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت ہے اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا

ہے اُسے عرف میں اور بانذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں اب رہا ایصال ثواب تو اسکی شریعت میں تعلیم دی گئی ہے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ اقدس میں بھی اموات کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھدوایا اور کہا ہٰذہ لام سعد یہ حضرت سعد کی والدہ کے لیے ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی سے ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جو چیز ہو اُس کو میت کی طرف منسوب کرنا یہ بھی شرع میں جائز بلکہ حضور نے اس کا حکم فرمایا اس سے وہابیوں کا یہ خیال باطل ہو گیا کہ غیر خدا کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم کے صـ۶۳ میں بایں الفاظ لکھا ہے۔

فرمود چاہ بکن وبگو برائے مادر سعد است اسی صفحہ میں لکھتے ہیں بر ہمیں قیاس باید کرد

سائر عبادات را ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آں بروح کسی از گذشتگان برساند یعنی حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اُس کا ثواب گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کی روح کو پہنچائے۔

صراط مستقیم کے اسی صفحہ پر یہ بھی ہے پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہائے اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست اب تو مسئلہ ہی صاف ہو گیا خود وہابیوں کے امام نے فاتحہ مروجہ و عرس و نیاز حسب رواج سب کو جائز بتا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نانذیری اپنے امام پر کیا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایصال ثواب کو نذر و نیاز لکھا ہے اور نانذیری وہابی نے اُسے حرام بتایا ہے مزارات پر لیجا کر جن چیزوں پر فاتحہ دیجاتی ہے

لہ حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کا بھی گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۹ پر انبیاء و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و نیاز کرنیوالوں کو ابوجہل کے برابر کا فر و مشرک لکھ چکا ہے اب اگر صراط مستقیم سچی ہے تو امام الوہابیہ مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک لکھ کر خود کافر و مرتد ہو گیا اور اگر تقویۃ الایمان سچی ہے تو امام الوہابیہ نذر و نیاز کو جائز لکھ کر اپنے ہی فتوے سے ابوجہل کے برابر کافر و مشرک ہو گیا بہر حال دیوبندیوں کے دونوں راستے انکا امام بند کر چکا والحمد للہ

وہ حلال و طیب ہیں جو شخص انھیں حرام بتائے اس سے دلیل حرمت پوچھی جائے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا مَاۤ اَحَلَّ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنی اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ ان پاک چیزوں کو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال فرمایا اور حد سے نہ گزرو بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(تنبیہ) خوشبو کے لیے مزارات پر صندل لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر گاتے بجاتے ہوئے بازاروں میں پھرانا جائز نہیں خاندان چشت اہل بہشت میں جو سماع جائز رکھا ہے وہ بھی شروط بشرائط ہے بازاروں میں عام گزرگاہوں میں جس طرح آجکل گاتے پھرتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں لہٰذا اس سے احتیاط کی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد عبد الرشید فتحپوری مدرس و مفتی جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ۵ صفر المظفر [illegible]

فتویٰ علمائے شہر لودھیانہ (ضلع پنجاب)

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ صندل چڑھانا قبور اولیائے کرام و علماء و صلحاء رحمہم اللہ تعالےٰ پر تعظیماً واعزازاً جائز ہے جبکہ نیت میں مقصد تعظیم و عزت ولی اللہ مقصود ہو چونکہ اہلسنت وجماعت کو بزرگان دین اولیائے کرام و علماء و صلحائے عظام سے قلبی محبت ہے اسلیے وہ ان کے ارواح طیبات کی خوشنودی کے لیے تعظیماً و تادباً ایسا کرتے ہیں اور عوام کے لیے انکی عزت و جلال کا اظہار کرتے ہیں یہی ان کی نیت اور مقصود ہے جسکے لیے صحیح حدیث شریف الاعمال بالنیات موجود ہے پھر کسی فعل کو حرام کہہ دینا (جو نص صریح کا محتاج ہے) خاص فرقہ وہابیہ کا ہی حوصلہ ہے کیا کسی آیت شریف میں یا حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ قبور اولیاء پر صندل چڑھانا حرام ہے ہرگز نہیں اسی طرح قبور اولیاء و علماء و صلحاء رحمہم اللہ پر قبہ بنانا فرش بچھانا چراغ جلانا۔ قندیل جلانا۔ روغن زیتون جلانا یا نذر کے طور پر چڑھانا اور اسی قبیل سے ہے صندل چڑھانا جائز ہے تاکہ صاحب قبر کی

تعظیم اور عزت ہو اور عوام کی نظروں میں کسی قسم کی حقارت پیدا نہ ہو اور کفار پر بھی اسلام اور خادمان اسلام کا رعب اور شان و شوکت ظاہر ہو بالکل جائز اور مستحسن ہے۔ تفسیر روح البیان جلد اول ص ۸۴۹ ان البدعۃ الحسنۃ الموافقۃ لمقصود الشرع تسمی السنۃ فبناء القباب علی قبور العلماء والاولیاء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثیاب علی قبورهم امر جائز اذا کان القصد بذلک التعظیم والاجلال فی اعین العامۃ حتی لا یحتقروا صاحب هذا القبر وکذا ایقاد القنادیل والشمع عند قبور الاولیاء والصلحاء من باب التعظیم والاجلال ایضا فالمقصد فیها مقصد حسن ونذر الزیت والشمع للاولیاء یوقد عند قبورهم تعظیما لهم ومحبۃ فیهم جائز

ترجمہ:۔ بدعت حسنہ وہ ہے جو مقصود شرع کے موافق ہو اسکو سنت کہتے ہیں پس علماء و اولیاء و صلحاء کی قبروں پر قبوں کا بنانا جائز ہے جبکہ صاحب قبر کی تعظیم عوام کی نظروں میں مقصود ہو تاکہ صاحب قبر کو وہ حقیر نہ سمجھیں اور اسی طرح قندیلوں اور چراغوں کا اولیاء و صلحاء کی قبروں کے پاس جلانا بغرض تعظیم اور محبت جائز ہے اھ یہی نیک مقصود ہے صندل چڑھانے کا۔ ۲۔ شرح طریقہ محمدیہ حضرت امام نابلسی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۲۹ مطبوعہ مصر

ذلک ان الشیخ عبد الغنی النابلسی رحمہ اللہ من مسائل متفرقۃ اخراج الشموع الی راس القبور بدعۃ واتلاف المال کذا فی البزازیۃ وهذا کلہ اذا خلا عن فائدۃ واما اذا کان موضع القبور مسجدا او علی طریق او کان هناک احد جالسا او کان قبر ولی من الاولیاء او عالم من المحققین تعظیما لروحہ المشرقۃ علی تراب جسدہ کاشراق الشمس علی الارض اعلاما للناس انہ ولی لیتبرکوا بہ ویدعوا اللہ عندہ فیستجاب لهم فهو امر جائز لا منع منہ وانما الاعمال بالنیات

ترجمہ: کہا والد نے اپنی شرح میں جو درر پر لکھی ہے متفرقہ میں سے کہ قبروں کے سرہانے چراغوں کا جلانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہے بزازیہ میں یہ بات اسوقت ہے کہ جب کسی فائدہ سے خالی ہو لیکن جب وہاں قبروں کے پاس مسجد ہو یا راستے پر ہو یا کوئی وہاں بیٹھتا ہو یا کوئی قبر کسی ولی کی ہو اولیاء اللہ میں سے یا کسی عالم محقق کی قبر ہو تو ان کی ارواح کی تعظیم کے واسطے جو اس مٹی کو روشن کر رہی ہیں جو ان کے جسم کی

پرسے مثل آفتاب روشن ہے کہ زمین پر لوگوں کے جتلانے کے لیے کہ یہ ولی ہیں کہ وہاں سے برکت حاصل کریں اور اسکے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا قبول فرمائے پس یہ امر جائز ہے اسمیں کوئی بات مانع نہیں اور مدار اعمال نیتوں پر ہے اسی طرح صورت ہے اولیاء کرام کی قبروں پر صندل چڑھاتے ہیں۔ ۳۲۔ شرح سفر السعادت شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷۲ عبارت متن نہی فرمود بر سر قبرہا مساجد بنا کنند یا بر گورہا چراغ افروزند بر فاعل آں لعنت کرد و عبارت شرح تنبیہ آنچہ مصنف ذکر کرد حق است احادیث صحیحہ دریں باب وارد و اصل سنت در زمان نبوت و خلفاے راشدین و صحابہ ہمیں بود لیکن بعد ازاں ایں تکلفات در مقابر پیدا شد و مفاخرت و مباہات بداں راہ یافتہ و در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہد و مقابر مشائخ عظام دیدہ چیزہا افزودند از انجا ابہت و شوکت اہل اسلام و ارباب صلاح پیدا آید خصوصاً در دیار ہندوستان کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار اند و ترویج و اعلائے شان ایں مقامات باعث رعب و انقیاد ایشاں است و بسا اعمال و افعال و اوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بودہ در آخر زمان از مستحسنات گشتہ و دفن در جوار قبور صلحاء و حضور و شہود در ساحت عزت ایشاں موجب برکت و نورانیت و صفا است و زیارت مقامات متبرکہ و دعا در آنجا متوارث است و امام شافعی گفتہ کہ قبر امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الکرام تریاق مجرب است برائے اجابت دعا و زیارت قبور و احترام اہل آں در استقبال و جلوس و تادب ہماں حکم است کہ در حیات بود بلفظہٖ

ترجمہ تنبیہ جو مصنف نے لکھا ہے وہ صحیح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد مقابر میں تکلفات پیدا ہوئے اور فخر و ناز کا طریقہ نکالا اور آخر زمانہ میں عوام کی نظروں پر خیال کرکے ظاہر مصلحت تعمیر و ترویج مشاہد اور قبور مشائخ پر نظر کرکے اکثر چیزوں کو زیادہ کیا گیا تاکہ بزرگی اور شان و شوکت اہل اسلام اور نیکوکاروں کی ظاہر ہو خصوصاً ملک کفار

ہندوستان میں جہاں کثرت سے دشمنانِ دین اہل ہنود کفار رہتے ہیں اِن چیزوں کی ترویج اور شکوہِ شان اِن مقامات کا باعثِ رعب و انقیاد کفار ہے اور اکثر اعمال و افعال اور طریقے جو زمانہ سلف میں مکروہات میں سے تھے آخر زمانہ میں نیک اور مستحسن ہوگئے اور دفن کرنا قریب یا قبرستان صلحاء میں اور اُن کی قبور پر حاضر ہونا عزت و برکت و نورانیت اور صفائی کا موجب ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا اور وہاں دعا مانگنا متوارث چلا آتا ہے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر حضرت امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ کی قبولیت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے زیارت قبور میں احترام اولیاء کرام اِن کے استقبال اور جلوس میں ایسا ہی حکم ہے جیسا اُن کی زندگی کی حالت میں تھا فقط واللہ اعلم بالصواب

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی

مقیم لودھیانہ ۶۔ جمادی الآخری ۱۳۵۱ھ [مہر]

فتویٰ علمائے شہر کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

الجواب وباللہ التوفیق کوئی چیز منع یا حرام نہیں ہو سکتی جب تک کہ شریعت میں اسکی ممانعت ثابت نہ ہو۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے جلد اول میں لکھتے ہیں وکا صل ان لامنع حتے یثبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ماحرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خدا تعالیٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ذرونی ما ترکتکم قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم پس یہ اصل ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن باتوں کے متعلق قرآن و حدیث میں ممانعت نہیں وہ اپنی اصل جواز پر ہیں قرآن و حدیث سے جس بات کی بھلائی معلوم ہو وہ بھلی ہوگی اور جس کی برائی ثابت ہو وہ بری اور جسکی نسبت

سکوت ہے وہ جائز اور مباح رہیگی اس کو حرام یا ممنوع کہنا شریعت پر افترا ہوگا اللہ فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۔ صندل چڑھانے کی ممانعت نہ کسی آیت میں نہ حدیث میں اسیلیے اپنے اصل پر جائز و مباح ہے حرام کے کہنے والا اسکی حرمت کی دلیل بیان کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ

فتویٰ مفتی اجمیر شریف درگاہ شریف

الجواب ۔ صندل چڑھانے کی حرمت کا قول محض افترا ہے اگر یہ حرام ہے تو اسکی دلیل لائیں ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ۔ یقیناً اسکی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لاسکتے یوہیں جو چیز قبر پر چڑھائی جائے اوسے حرام کہنا بالکل غلط ہے اگر یہ لوگ دین رکھتے ہوں تو ایسے اباطیل سے توبہ کرنے کو لازم سمجھیں گے واللہ تعالےٰ اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ ۱۳۲۹ھ

فتویٰ علمائے کاٹھیاواڑ شہر دھوراجی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم اقوالنا وا قلامنا من الزال والخطاء اولیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات مبارکہ پر صندل اور دیگر خوشبو کی چیزوں کا چڑھانا اور لگانا بالکل جائز اور مباح ہے اور نیت خیر ہو تو مستحسن اور باعث اجر و ثواب ہے اسیلیے کہ شریعت مطہرہ نے اس فعل کو صراحۃً و اشارۃً کسی طرح ممنوع قرار نہیں دیا ہے نہ تو خود یہ شرعاً ممنوع اور نہ کوئی ممنوع چیز اسمیں جز ملی ہو کر داخل اور نہ کوئی ممنوع چیز اس کو لازم غیر منفک جب ان تین امور میں سے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مباح ہے اس کو ناجائز کہنے والے پر لازم ہے کہ اسکی ممانعت دکھائے کہ کہاں سے ثابت ہے آیا قرآن مجید میں اس کو حرام بتایا گیا ہے یا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت ثابت یا کہ اقوال صحابہ کرام سویا کہ اقوال

تابعین وتبع تابعین وائمہ دین سے جب کسی سے بھی اسکی حرمت اور ممانعت ثابت نہیں تو اسکو ناجائز کہنا اور حرام قرار دینا شریعت پاک پر بہتان باندھنا ہے اور ایسا شخص گویا اپنی نئی شریعت گھڑتا ہے۔ شریعت پاک کا قاعدہ ہے کہ جس امر کو ممنوع قرار نہیں دیا جاتا اس کو جائز قرار دیتی ہے۔ خواہ تو اسکا جائز ہونا صراحۃً ثابت ہو یا شریعت میں اس سے سکوت ہو یعنی نہ اس کو جائز فرمایا ہو اور نہ ناجائز بلکہ اس کا ذکر ہی نہ ہو۔ اس قاعدہ کو خوب ہی سمجھنا چاہیے کہ جس سے شریعت میں خاموشی ہے وہ مباح اور جائز ہے الا ان یحرمہ نص ظاہر بلفظہ ومہ کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اب یہ قاعدہ جو کہ ہم نے بیان کیا کسی کے گھر کا بنایا ہوا نہیں بلکہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور اقوال مفسرین ومحدثین واقوال فقہاء سے صراحۃً ثابت ہے اب اس قاعدہ کا انکار کرنا گویا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک کا انکار ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم رب العالمین ارشاد فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا خداوند عالم وہ ذات ہے کہ جس نے تمہارے واسطے تمام چیزیں پیدا فرمائیں معلوم ہوا کہ اصل کے اعتبار سے ہر چیز ہمارے استعمال اور نفع کے لیے بنائی گئی ہے جس طرح جس کو چاہیں استعمال کریں جبتک کوئی حرام فرمانے والی دلیل نہ آئے لہذا اگر کوئی حرام فرمانے والی دلیل آگئی تو تو وہ چیز حرام ہوگی ورنہ اباحت کے حکم میں داخل رہی رب اکرم الاکرمین ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ۔ اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ جو اگر ظاہر فرمادی جائیں تو تم کو ناگوار معلوم ہوں (یعنی ان سے تم مشقت میں پڑ جاؤ) جن کو کہ خداوند تعالے معاف فرما چکا ہے اگر تم قرآن کے نازل ہونے کے وقت میں دریافت کروگے تو ظاہر کردی جائینگی الخ۔ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے وہ چیزیں معاف فرمادی گئی ہیں کہ جو بیان میں نہ آئیں صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کا ذکر شریعت پاک میں نہ آیا ہو وہ درجۂ معافی میں ہے تو صندل جبکہ اسکی حرمت یا کہ اباحت شریعت میں صراحۃً نہ ہوئی تو اس قاعدے سے جائز ہو

ٹھہرانہ کہ ناجائز۔ جو کہ ناجائز قرار دے وہ اوّل درجہ کا جاہل ہے مسلم و بخاری میں ہے عن سعد ابن ابی وقاص اَنَّ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ اعظم المسلمین فی المسلمین جرمًا من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے کہ جو اس چیز کے بارے میں سوال کرے کہ جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی ہو اور وہ چیز اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی جائے و عن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما قد عفا عنہ فلا تتکلفو رواہ فی جامع الاصول یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال چند چیزوں کے بارے میں کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ ہے کہ جسے اللہ نے حلال فرمایا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے کہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے اللہ نے سکوت فرمایا وہ اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو معاف فرما دیا۔ لہٰذا اُن کے حرام کرنے میں تکلف نہ کرو اِن حدیثوں سے آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ جو چیز شریعت میں ذکر نہ آئی وہ اللہ نے معاف کی ہے اور جو چیز کہ اللہ نے معاف فرمائی وہ کسی مرتد دیوبندی قادیانی وغیرہ کے کہنے سے حرام نہیں ہو سکتی اب سنیے اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں وبالجملۃ ففی ہٰذہ الآیۃ دلیل علی کون الاباحۃ اصلاً فی الاشیاء ظاھریۃ کہ اس آیت کریمہ میں اس بات پر دلیل ہے کہ چیز وہ اصل اباحت ہے تفسیر بیضاوی صفحہ ۹ میں ہے وھو یقتضی اباحۃ الاشیاء النافعۃ یہ آیت کریمہ نافع چیزوں کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے تفسیر روح البیان صفحہ ۹ میں ہے وقد یستدل بھذا علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کما فی الکواشی۔ یعنی اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہوتا ہے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں صفحہ ۹ واحتج بھذا الحدیث من قال الاصل فی الاشیاء الاباحۃ قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر

قبل ورود الشرع حتیٰ یقوم دلیل الحظر اسی حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل پکڑی کہ جو کہتے ہیں کہ حکم شرعی وارد ہونے سے پہلے اصل حالت تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے یہاں تک کہ ممانعت کی دلیل قیام ہو جائے رد المحتار صفحہ ٩٥ میں ہے وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ - یعنی تحریر میں اسکی تصریح کی گئی ہے کہ جمہور حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک حالت اصل تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے - الحمد للہ رب العالمین کہ آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ و اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام نہ فرمایا اور اُن کا ذکر نہ آیا وہ جائز اور مباح ہیں لہذا صندل کسی قبر پر ملنا جو حکم قرآن کریم حدیث شریف اقوال ائمہ اقوال صحابہ سے اسکی ممانعت ثابت نہیں لہذا بالکل جائز ہی اب اگر اِس میں نیت خیر ہو تو بہتر اور مستحسن ہے جیسا کہ مرقاۃ صفحہ ٢٥ میں ہے فانہا تنقلب بالنیات حسنات کما انہا تنقلب سیئات یعنی یہ مباح چیزیں نیتوں سے مستحسن بن جاتی ہیں جس طرح سے کہ خراب نیتوں سے مباح چیزیں گناہ بن جاتی ہیں اِس سے معلوم ہوا کہ ہر جائز کام نیت نیک سے مستحسن بن جاتا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ صندل کو مزارات اولیاء کرام پر کیوں چڑھایا جاتا ہے اور کیوں لگایا جاتا ہے اسمیں مصلحت یہ ہے کہ صندل ایک اچھی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہے اور مزارات اولیائے کرام زیارت گاہِ خاص و عام ہیں تو اِس جگہ عرس وغیرہ کے موقع پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اِس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ اِس خوشبو سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اِس سے نفع حاصل ہو اور جو چیزیں نفع اہل اسلام کے لیے صرف کی جائیں وہ مباح اور مستحسن ہیں دوسرے خود صاحب قبر قبر میں اِس سے خوشبو حاصل فرماتے ہیں اور یہ خوشبو وغیرہ اُن کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ اولاً تو عام طور سے صاحب قبور اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں وفیہ دلالۃ علی حیاۃ المیت فی القبر لان الاحساس بدون الحیاۃ ممتنع اِس حدیث شریف میں میت کے قبر میں زندہ ہونے پر دلالت ہے کیونکہ بغیر زندگی احساس عادۃً محال ہے دلالت ظاہرہ

ہے کہ عام میت اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصًا اولیائے کرام و علمائے عظام و مشائخ کرام اپنی کامل زندگی کے ساتھ مع اجسام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان حضرات کی موت کیا ہے بس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے ورنہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں رزق کھاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، مرقاۃ میں ہے وکذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں بل احیاء ولکن لا تشعرون دوسرے مقام پر مرقاۃ میں ہے فان سائر الاموات فی القبر یسمعون الکلام والسلام الی ان قال نعم ان الانبیاء تکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل ویحصل بعض ثمراتہم فی الشہداء والاولیاء والعلماء الخلف الادنی بحفظ ابدانہم انہا ترک بل بالتلذذ بالصلوۃ والقرأۃ وغیرہا بخلاف الطاہر فی القبر سامح کچھ آگے جاکر فرماتے ہیں یتعبدون ویصلون فی قبورہم مع استغنائہم عن الطعام والشراب کالملٰئکۃ یعنی تمام مردے کلام وسلام سنتے ہیں انبیائے کرام کی زندگی بہت کامل طرح پر ہوتی ہے اور ان کے بعض ورثاء یعنی شہداء، اولیاء اور علمائے کرام کو حیاتِ انبیاء سے پورا حصہ ملتا ہے ان کے ظاہری بدنوں کو محفوظ رکھ کر بلکہ نماز و تلاوتِ قرآن وغیرہ سے لذت حاصل کرتے ہیں اپنی مبارک قبروں میں الی یوم القیام یہ حضرات اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں باوجودیکہ ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اس سے صاف طور سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی زندگی قبروں میں بطریق کامل ہے لہذا خود صاحب قبر بھی اس صندل کی خوشبو وغیرہ سے نفع حاصل فرماتے ہیں تو اب صندل کا قبروں پر لگانا بیکار نہیں ہے بلکہ اس سے اتنے فائدے ہیں اسکو بلا دلیل شرعی حرام بنانا جو کہ دنیا سراسر جہالت ہے ہاں دیوبندی وغیرہ دیگر جہلاء اس طرح اسکو ناجائز کہتے ہیں کہ یہ کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ نیز خلفائے راشدین و ائمہ دین کے زمانہ میں نہ ہوا لہذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ناجائز و حرام تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے اس

کلام میں جو جہالت ہے وہ ظاہر ہی ہے کیونکہ ہر بدعت حرام نہیں جب تک کہ وہ بدعت سیئہ یعنے مقابل سنت نہ ہو جو بدعت کہ حسنہ یعنی اچھی ہو تو اُس میں اس بدعت کے نکالنے والے اور اُس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اُس کو اس ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو اُس پر عمل کرے اُس کا ثواب ملیگا بلکہ بدعت تو کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی مستحب اور کبھی مباح تو ہر بدعت کو حرام کہہ دینا حدیث صحیح کی مخالفت اور احکام شرعیہ سے جہالت ہے مرقاۃ میں ہے البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفہم کلام اللہ تعالیٰ ورسولہ واما محرمۃ کمذہب الجبریۃ واما مندوبۃ کاحداث المدارس وکالتراویح بالجماعۃ العامۃ واما مکروھۃ ملخصًا بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ کلام خدا اور رسول کے سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ وغیرہ کا مذہب یا مستحب ہے جیسے کہ مدرسوں کا تعلیم کے لیے بنانا اور تمام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور یا مکروہ ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ہر بدعت حرام نہیں تو قندیل کو فقط بدعت کہکر حرام کہہ دینا سراسر ظلم ہے اشعۃ اللمعات میں ہے ص۱۲۵ بدانکہ ہر چہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است و از انچہ موافق اصول و سنت اوست و قیاس کردہ شدہ بر آں آنرا بدعت حسنہ گویند و آنچہ مخالف آں باشد بدعت و ضلالت خوانند و کل بدعۃ ضلالۃ محمول بر این است و بعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم و تعلم نحو و بعض مستحسن مستحب و بعض مکروہ و بعض مباح ملخصًا جاننا چاہیئے کہ جو کچھ کہ حضور علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے ان بدعتوں سے جو بدعت کہ سنت و قواعد کے مطابق ہے اور اس پر قیاس کی گئی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اسکے خلاف ہو اسکو بدعت ضلالہ کہتے ہیں اور یہ حدیث کہ ہر بدعت گمراہی ہے اس بدعت ضلالہ پر محمول ہے باقی ترجمہ مثل سابق رد المحتار میں ہے ص۴۲۱ ج۱ نقل لکون واجبۃ و مندوبۃ و مکروھۃ و مباحۃ

ترجمہ اسی کی مثل کہ جو اوپر گذرا اب کہاں گئے وہ ملاجی کہ جو کہہ رہے تھے کہ ہر بدعت
گمراہی ہے اور حرام ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول اور محدثین و فقہاء کے
اقوال سے صاف صاف ظاہر ہے کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہاں جو بدعت کہ سیئہ ہو وہ ضرور
ناجائز ہے اور گمراہی ہے جیسے خدا میں جھوٹ جیسے عیب کا امکان نکالنا یا حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا کہ یہ ضرور بالضرور گمراہی کفر اور بدعت سیئہ ہے کہ
جس کو دیوبندی علماء نے ایجاد کیا ہے صندل لگانا ضرور بالضرور بدعت حسنہ ہے کہ جس سے
زائرین اور صاحب قبر کی روح خوش ہوا اچھا اگر ہم مان لیں کہ ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے
اور جہنم میں لیجانے والی تو یہ حرام ہونے کا حکم کیا صرف صندل اور عرس و تعظیم اولیائے
کرام پر ہی لگے گا یا مدرسہ دیوبند کی عمارت اور اس کے لیے چندہ کرنا اور وہاں تعلیم کا
نصاب مقرر کرنا اور سالانہ امتحان کے انتظامات کرنا پڑھنے پڑھانے کے ریل گاڑی میں
سفر کرنا بذریعہ خطوط اور تار کے باتیں کرنا ان امور پر کیوں یہ حکم جاری نہ ہوگا بتایئے کہ
مدرسہ دیوبند اور وہاں کی طرح تعلیمی انتظامات اسی طرح ریل کی سواری اور ڈاک کا انتظام
کیا کسی زمانہ میں تھا آیا حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس یا خلفائے راشدین کے زمانہ
میں اس طرح تعلیمی درسگاہیں ہوا کرتی تھیں کیا اوس زمانہ میں ریل کے سفر اور خطوط اور
ٹکٹ وغیرہ کام میں آتے تھے تو صندل کو حرام اور ناجائز کہنے والے پر واجب ہے کہ پہلے
مدرسہ دیوبند کو پھاوڑے سے ڈھادے بعد میں اس طرف توجہ کرے کیا صندل تو بدعت
ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور مدرسہ دیوبند جو ہزارہا بدعتوں کا مجموعہ ہے وہ جائز اور
مباح اور باعث خیر ہی بنا رہے اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ حرام اور حلال ہونا دیوبندی صاحب
کے فرمانے پر موقوف رہا جسے چاہا اور جس سے راضی ہوئے وہ تو حلال ہو گیا اور جسے چاہا
اور جس سے خفا ہوئے اوس پر بدعت کا کوڑا مارا اور حرام ٹھہرا دیا اللہ ایسی ہٹ دھرمی
سے بچائے خلاصہ یہ ہے کہ اولیائے کرام کے مزاروں پر صندل وغیرہ خوشبو چڑھانا نا شرعاً

بالکل جائز اور مستحسن ہے اسکی کوئی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اور جس کی ممانعت ثابت نہیں وہ جائز ہے واللہ اعلم جس طرح سے صندل ایک خوشبو اور اس سے صاحب قبر اور زائرین خوش ہوتے ہیں اسی طرح پھول بھی ایک خوشبو ہے اسکی بھی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اس سے منع کرنا بھی جہالت ہے دوسرا نفع اسمیں یہ ہے کہ یہ ایک تر چیز ہے اور جب تک تر چیز تر رہتی ہے تسبیح کرتی ہے اور تسبیح سے صاحب قبر کو انس اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو تخفیف ہوتی ہے حدیث شریف سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو لیکر دو ٹکڑے فرما کر دو قبروں پر گاڑ دے اور فرمایا کہ جب تک تر رہیگی تسبیح پڑھیگی اور مردے کے عذاب میں تخفیف ہوگی اسی طرح یہاں بھی یہ صورت حاصل ہے نیز فقہائے صراحۃً اسکے جواز کا حکم دیا ہے علامہ ابن عابدین رد المحتار ص۶۴۲ میں فرماتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زمانا من وضع اغصان الآس و نحوہ یعنی اس قبر کے گھاس کے مسئلہ پر قیاس کیا جائیگا ان باتوں کا جس کا ہمارے زمانہ میں رواج ہوگیا ہے یعنے آس وغیرہ خوشبودار چیزوں کی شاخیں قبر پر رکھنا معلوم ہوا کہ پھول وغیرہ خوشبودار چیزوں کا قبر پر رکھنا باعث برکت ہے واللہ اعلم

حررہ العبد المعتصم بذیل نبی آخر الزمان احمد یار خاں مدرس مدرسہ مسکینیہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ ۱۳ رمضان المبارک یوم جمعہ مبارکہ ۱۳۵۰ھ

مہر

فتویٰ علمائے بڑودہ

نعم ما اجاب وھو الصواب احقر محمد صدیق بڑودی غفر اللہ لہٗ مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

سید قطب الدین متخلص بہ نیر عفا اللہ عنہ بڑودہ ناگرواڑہ

فتویٰ علمائے سورت

صورت مسئولہ میں صندل لگانا نہ حرام ہے اور نہ منع۔ کتب فقہیہ میں صاف تصریح موجود کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنے جائز جبتک کہ شریعت مطہرہ سے کسی چیز کے حرام یا

منع ہونے کی تصریح نہ ہو وہاں تک کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اسکو حرام یا منع کہے جیسا ردالمحتار میں ہے وصرح بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ یعنی علمائے حنفیہ و شافعیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اصل (اشیاء میں) اباحت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا لاتحرموا ما احل اللہ لکم اے ایمان والو اس چیز کو حرام نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے قرآن کریم اور احادیث شریفہ و کتب فقہیہ میں کسی جگہ صندل لگانے کے متعلق حرمت یا منع کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ خوشبو کے محبوب ہونے کی تصریح موجود واللہ اعلم سید جعفر علی عفی عنہ (مصنف رسائل تعلیم المسلمین و سیر رسول کریم)

فتویٰ ایلی بھیت

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات طیبہ پر صندل لگانا اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اور اسکے ساتھ نعت شریف یا اشعار منقبت بزرگان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پڑھنا یقیناً جائز و مباح ہے شریعت مطہرہ سے اسکی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں جو اسکو ناجائز کہتا ہو وہ ثبوت پیش کرے کونسی آیت یا حدیث میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل لگانے کو منع فرمایا ہے ائمہ شریعت و اکابر طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کس بزرگ نے کس کتاب میں ناجائز بتایا ہے یا شریعت مطہرہ معاذ اللہ وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو معاذاللہ اختیار حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حرام کر دے اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ہ۔ (اے وہابیو) کیا اللہ نے تم کو خبر دی ہے (کہ صندل لگانا حرام ہے) یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو و لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال و ھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون اور جن چیزوں کو تمہاری زبانیں جھوٹ کہہ دیں ان کو مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اسلئے کہ اللہ پر جھوٹ افترا باندھو بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیاء پر صندل لگانے یا اوسکے گشت کرانے کو منع نہیں فرمایا جو اسکو جائز کہتا ہے اُسے اتنا ہی کافی ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بار ثبوت اُسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاء اللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا تو مکّ سے نئی شریعت گڑھتا خود شارع بنتا اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرتا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں حرام نہیں فرمایا یہ اُسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْہَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْہَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ یعنی اے ایمان والو اُن باتو کو نہ پوچھو جن کا حکم اگر تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اُس زمانہ میں پوچھوگے جس وقت قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ اُن چیزوں کو معاف کر چکا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا حلم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جبتک قرآن پاک نازل ہو رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شاکر نہو کر کوئی پوچھتا اُسکے سُوال کی وجہ سے منع فرما دی جاتی اب کہ قرآن عظیم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا اُن کی معافی ہو چکی جس میں اب تبدیل نہوگی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے واللہ الحمد اور اللہ عزوجل فرماتا ہے مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا یعنی میرا رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تو تم اسکو لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اُس سے باز رہو یہ آیت کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کہ جن امور کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ فرائض واجبات مستحبات ہیں اور جن چیزوں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ منہیات مکروہات ہیں تو درمیان میں وہ چیزیں رہ گئیں جن کا حضور انور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی
ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہوں گی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر
مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرما دیتے واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرما دیتے۔
حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کہ سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اُٹھانے کا نہ
حکم دیا نہ منع فرمایا لاجرم جائز و مباح ہے ہاں وہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی رانڈیری
ڈابھیلی تھانوی گنگوہی انبہٹی اندھی کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ صندل اُٹھانے
کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اُسکی ممانعت پر کوئی حدیث لائے حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام سے صندل اُٹھانے کی اِس کیفیت کا عدم جواز بتائے
ورنہ اپنے گھر میں مونھ چھپائے آئندہ سے شیران بیشۂ سنت کو اپنی صورت ہرگز نہ دکھائے
حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِی
کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ
یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب
میں حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ
عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ
یعنی جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا
وہ معاف ہے رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحمدہٖ تعالیٰ احادیث
کریمہ ان آیات عظیمہ کی تصدیق و تفسیر اور صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ شریعت نے جس
بات کا ذکر نہیں فرمایا وہ معافی میں ہے اب ہم دیوبندی رانڈیری سے پوچھتے ہیں کہ اولیاء
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اس طریقہ سے اُٹھانا جو ہم بیان کر چکے
قرآن عظیم و حدیث کریم میں کہیں اُس کی حلت و حرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے تو مرد میدان

بنے اور بہت جلد وہ آیت یا حدیث پیش کرے جسمیں جھنڈا اٹھانے کا تذکرہ ہو اور اگر کہے نہیں تو احادیث و آیت نے فرما دیا کہ شریعت نے جس بات کا کچھ تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز و مباح اور اللہ کی معافی میں داخل ہے اللہ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی یا رافضی شرع سے جاہل یا قصداً متجاہل اور شریعت مطہرہ پر صائل ہے والحمد للہ یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا استحباب تو جب جھنڈا اٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز و حرام نہیں اور مسلمانانِ اہل سنت اوسے نیت حسنِ محمود سے کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے داخل سنت ہے اگرچہ زمانہ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں یسمون بفعلہم السنۃ الحسنۃ وان کانت بدعۃ اہل السنۃ لا اہل البدعۃ لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من سن سنۃ حسنۃ فسمی المبتدع المحسن مستنا فادخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السنۃ فقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی ابتداع السنۃ الحسنۃ الی یوم الدین وانہ ماجور علیہا مع العاملین لہا ابدا فانہ یدخل فی السنۃ کل حدث مستحسن قال الامام النووی کان لہ مثل اجور تابعیہ سواء کان ہو الذی ابتدأہ او کان منسوبا الیہ وسواء کان عبادۃ او ادبا او غیر ذلک اھ ملتقطا یعنی نیک بات اگرچہ بدعت و نو پیدا ہو اوس کا کرنے والا سنی ہی کہلائیگا نہ بدعتی اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا اور اسی ارشاد اقدس میں قیامت تک نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنیکی اجازت فرمائی اور بتایا کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب پائیگا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملیگا تو اچھی بدعت سنت ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جتنے اوس پر عمل کرینگے سب کا ثواب اسے ملیگا خواہ اسنے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اسکی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور والحمد للہ اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ علماء صلحاء مشائخ کے

یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس معمول ہے کہیں عرس میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت جانتے ہیں مستحسن سمجھتے ہیں تو کافۂ اہل اسلام کا عمل اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کے لیے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن یعنی جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب و مستحسن ہے وللہ الحمد اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنی اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہتر ہے اور شک نہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو ان کی تعظیم یقیناً دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لیجانے کے لیے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا یہ سب امور ایسی تعظیم ہیں جن سے نہی نہیں ان سے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز و مستحب و مستحسن ہیں وللہ الحمد عرس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ الٰہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکا کر یا شیرینی منگا کر ان سب چیزوں یعنی خیرات و حسنات کا ثواب اُن بزرگ کی روح کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کیے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت حقہ یقیناً بلاشک و شبہ جائز و مستحسن و مستحب و ثواب اور درحقیقت

ذکر ملک عزیز وہاب ہے جل جلالہ وعم نوالہ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکور کی طرف بلانا اور اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہے یقیناً احسن وافضل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی اور اس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر وچادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگانِ دین نے ایجاد فرمائے اور مصالح کی علاوہ ایک عظیم مصلحت اُنکے پیش نظر یہ بھی تھی کہ اسطرح ساری آبادی میں اعلان اور بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہو جائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہے اور مزار پر حاضر ہوں صاحب مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا اور رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحسن ومستحب ہیں وللہ الحمد شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنانِ اسلام جلیں جنھیں اُنکے دلوں میں غیظ وغضب کے انگارے بھڑکیں اس کو افضل ٹھہرا دیتی ہے مستحب ومستحسن و باعثِ ثواب قرار دیتی ہے اگرچہ فی نفسہٖ وہ شئے مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لیے تین روز اور مقیم کے لیے ایک دن وضو میں موزوں پر اُن کے شرائط کے ساتھ مسح کرنا جائز ہے لیکن اُن کو اُتار کر پاؤں دھونا افضل ہے مگر روافض ملاعنہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اسلئے وضو کرتے وقت اگر کوئی رافضی دیکھ رہا ہو تو اس کو جلانے کے لیے موزوں پہ مسح کرنا ہی افضل ہے اور اسوقت اسی میں زیادہ ثواب ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ حوض سے وضو جائز ہے لیکن نہر سے وضو کرنا افضل ہے مگر معتزلہ مخذولہ کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اسلیے اگر وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اس کو جلانے کے لیے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے وضو کرنا افضل اور باعث ثواب ہے کما نص علیہا ائمۃ المسلمین الفقہاء الکرام فی مصنفاتہم

اور خود قرآن عظیم سے اسکی اصل ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یُصِیۡبُہُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخۡمَصَۃٌ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا یَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا یَّغِیۡظُ الۡکُفَّارَ وَ لَا یَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّیۡلًا اِلَّا کُتِبَ لَہُمۡ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ یعنی مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں نہ پیاس پہنچتی ہے نہ بھوک اور نہ کوئی رنج اور نہیں چلتے ہیں وہ کوئی ایسی رفتار جس سے کفار کو جلن ہو اور نہیں پاتے ہیں وہ دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف مگر اُن میں سے ہر ایک بات کے بدلے میں اُن کے لیے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا اور شک نہیں کہ صندل گاگر چادر اُٹھانے سے کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ دشمنان حضرت الہیہ و اعدائے آستانہ نبویہ اپنے غم و غصہ میں گھٹ گھٹ کر مرتے ہیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفعت شان دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل و گاگر و چادر اُٹھانا مستحسن و مستحب و باعث ثواب و رضائے رب الارباب ہے و للہ الحمد۔

قال الراندیری مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل مشرکوں کا یہ طریقہ ہی چڑھانا صندل

اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر باتیں رائج ہوں کیا وہ سب شرعاً حرام و ناجائز ہوتی ہیں اگر ایسا ہے تو کڑھی کھچڑی بھی کھانا حرام ہوگا گجراتی زبان بولنا بھی ناجائز ٹھہریگا گجراتی زبان میں اخبار و اشتہار چھاپنا بھی گناہ ہو جائیگا کہ کڑھی کھانا گجراتی میں بات چیت کرنا گجراتی میں اخبار و اشتہار نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوں کے طریقے ہیں اور انہیں کچھ پر راندیری جی نہ بدکیں وہ ذرا کھل کر اقرار تو دیں پھر دیکھیں کہ اُن کا پاخانہ پیشاب بند ہو جائیگا کھانا پینا حرام ٹھہریگا اُٹھنا بیٹھنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہوگا کیوں کہ یہ سب باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکوں کے ان سب طریقوں کو چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں سنی مسلمانوں کو بھی ہر وقت انکے پیچھے لگے رہنے سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سنی مسلمان جو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے

ہوئے ہیں اُن پر بابِ ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلٹا کھائیں آور کہیں کہ یہ تمام باتیں اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر اُن کے ساتھ خاص نہیں اور اُن کے کرنے کے وقت ہیں موافقتِ مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اسلیے یہ تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک اب ٹھکانے سے آگئے کسی قوم کے ساتھ تشبہ اُسی بات میں ہو سکتا ہے جو اُس قوم کے ساتھ خاص ہو یا اوس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل نہیں آور بالفرض ہوتا بھی تو ان کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سُنّی مسلمان اُنکی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں قال الراندیری صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن وحدیث سے ہے نہ صحابہ وتابعین سے نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نہ مشائخ چشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ سے لہذا صندل چڑھانا حرام ہے۔ اقول یہ راندیری کی ہوس خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم وحدیث کریم سے ثابت کر چکے کہ بزرگانِ دین کے مزاراتِ طیبہ پر صندل چڑھانا اگربتی جلانا چادر چڑھانا جائز ومستحسن ومستحب وثواب وباعثِ خوشنودیٔ ذی الجلال والاکرام ہے اِن دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل چڑھانے کی اصل قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کسقدر ظلم شدید اور شریعتِ مطہرہ پر افترائے ناکام ہے دیوبندی ملا ہمیشہ دعوتوں میں شیرمال قورمہ اوڑاتے مرغ مسلّم کھاتے گھاس کا حلوا متنجن مزعفر وغیرہ سبھی ہڑپ کر جاتے ہیں مگر کبھی اپنی اِس انوکھی بانکی ترچھی انیلی ربیلی نرالی اچھوتی دلیل کو یاد نہیں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اِن غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین واولیائے عارفین رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اِن کھانوں کا کھانا ثابت ہے انھیں کی دلیل اِن کھانوں کو حرام کر رہی ہے کیسی کور باطنی ہے کہ اپنے پیٹ بھرنے کے لیے قرآن وحدیث وغیرہ کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی جلالت دیکھ کر اپنی بوٹیاں چبالتے اور غیظ وغضب کی آگ میں بھن جاتے ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ۰ قال الراندیری جو خدا کے نہیں جائز ہو

کسی کی بھی نیاز ۔ اقول مگر دیوبندی دھرم میں کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرنیوالا ابوجہل کے برابر مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸) اسی وہابی دھرم میں بزرگانِ دین کا عرس کرنے والا کافر مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی کی تذکیر الاخوان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۰ تک) اور گنگوہی و نانوتوی و تھانوی کے پیر اور انبیٹھی و رانڈیری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائم امدادیہ مصدقہ اشرفعلی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کیجاویگی گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھکر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہونچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اسمیں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تعاون عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آں حضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اسمیں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اوس سردار عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا الی قولہ جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومۃ العروس عرس کہ رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اُس دن کو خیال رکھے اور اُس میں عرس کرے تو کونسا گناہ لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے حاصل ہوئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیاز جائز ہے اوسمیں کوئی خرابی نہیں شیرینی اور کھانا سامنے رکھکر فاتحہ دینا جائز ہے میلاد شریف جائز ہے بوقت ذکر ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

نیازِ اولیاء و میلاد شریف سے روکنا خیرِ کثیر سے باز رکھنا ہے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کا عرس دن مقرر کر کے کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ لازم بھی نہیں آتا عرس کی اصل حدیث
شریف سے ماخوذ ہے عرس یا میلاد شریف یا نیاز اولیاء میں اگر جاہل لوگ خلافِ شریعت
باتیں شامل کر دیں تو بھی عرس و میلاد شریف اور نیاز اولیاء کو روکنا جائز نہیں بلکہ اُن ناجائز
باتوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اب حاجی صاحب نیاز اولیاء و عرس بزرگان
دین کو جائز کہکر اسمٰعیل دہلوی کے فتویٰ سے ڈبل کافر و مشرک ہوئے اور سارے کے
سارے وہابیہ دیوبندیہ اُن سب کا اپنا دینی پیشوا مان کر چھ ڈبل کافر و مشرک ہوئے ہاں
راندیری جی بولو اور جلد بولو دیوبندی دھرم کے نئے قرآن تقویۃ الایمان پر سر منڈا کر
حاجی صاحب اور گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی و تھانوی سب کے کافر مشرک جہنمی ہونے پر
ایمان لاتے ہو یا اِن پانچوں کو مسلمان کہہ کر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر مرتد
دوزخی بتاتے ہو۔ الحمد للہ دیوبندیت ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ نے بند کر دیا
اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی بند کر چکا اب نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مشکل کشائی
کرائینگے۔ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ہ قال الراندیری
چیز جو قبر پر چڑھتی ہے وہ ہوتی ہے حرام اقول ولا دیو کے بندے جو مزاراتِ اولیاء کو
معاذ اللہ بُت جانتے ہیں وہ آپ ہی تبرکِ مزاراتِ بزرگان کو بُت کے چڑھاوے کی
طرح حرام جانیں گے مگر وہ ملعون ہیں اللہ انہیں ہمارے کمال اور دھے جاتے ہیں۔
محبوبانِ الٰہی کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام
اجل سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں ذمن
ھذا القبیل زیارۃ القبور والتبرک بضرائح الاولیاء والصالحین والنذر لھم بتعلیق ذالک
علی حصول شفاء او قدوم غائب فانہ مجاز عن الصدقۃ علی الخادمین لقبورھم کما قال الفقھاء فی من
دفع الزکاۃ لفقیر وسماھا قرضاصح لان العبرۃ بالمعنی لا باللفظ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے

زیارتِ قبور اور اولیاء و صلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے
پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض اُن کے مزارات کے خادموں پر
تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکاۃ دے اور قرض کا نام لے زکاۃ ادا
ہو گئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں راندیری جی اب سمجھے نذرِ اولیاء نذرِ فقہی
نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیاء پر تصدق ہے دا قول ثانیاً راندیری جی! کچھ گھر کے
اندر کی بھی خبر ہے تمہارے گرو گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم
مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۱۹ پر لکھا مسئلہ ہنود تیوہار ہولی یا دیوالی میں
اوستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں
کا لینا اور کھانا اوستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب درست ہے
کیوں راندیری جی! جب تمہارے ناپاک دھرم میں اون پوریوں کچوریوں کا کھانا جائز
ہے جو ہولی دیوالی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں تو تبرکِ مزاراتِ اولیاء کو کس منہ سے
حرام کراتے ہو مگر ہاں تم کو صرف محبوبانِ خدا سے عداوت ہے شیطانوں اور مشرکین کے
دیوتاؤں سے تو تمھیں گہری الفت ہے اسی لیے تمہارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی
نے فتاوے رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۲۵ پر لکھا۔ محرم میں
ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا
یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ
سے حرام ہیں مسلمان سُنی بھائیو! گنگوہی خانگی شریعت تو دیکھو امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ذکر شہادت بروایت صحیحہ اور حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی نیاز کے شربت کے حرام کرانے کو رافضیوں کے ساتھ تشبہ سوجھا مگر ہولی دیوالی کی
پوریوں کچوریوں سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے وقت ہندوؤں کے ساتھ تشبہ
دکھائی نہ دیا کیا دیوبندی دھرم میں رافضیوں کے ساتھ تشبہ حرام اور ہندوؤں کے

ساتھ تشبیہ حلال ہے حالانکہ حضور شہید کربلا رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر شہادت بروایات صحیحہ بیان کرنا یا حضور کی نیاز دلانا ہرگز روافض کے ساتھ خاص نہیں عامۂ اہل سنت میں یہ امور بلا نکیر رائج ہیں نہ اہلسنت ان باتوں میں روافض ملاعنہ کی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں مگر ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں تو یقیناً ہندوؤں ہی کے ساتھ خاص ہیں مگر ہے یہ کہ دیو کے بندوں کو مہادیو کے بندوں کی طرفداری اور اُن کے دیوتاؤں کی حمایت اور اہل اللہ کی عداوت و مخالفت لازم ہے خذلھم اللہ تعالٰی قال الرانديری جو شخص

صندل لگانے کو جائز مانتا ہو وہ مرد میدان ہو کر آئے اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائے۔ اقول ارے بیدینو اصندل کے جائز اور عدم جواز پر بحث کرنے کے لیے اسقدر بہکتے ہو اور اپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کے نام ہی سے اپنے گھروں میں دبکتے ہو تم نے خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا کہا حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کیا حضور مالک دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم مبارک کو اپنے پیر ابلیس ملعون سے کم بتایا اپنے بزرگ ابلیس ملعون کو خدا کا شریک ٹھہرایا حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل گایا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے اور ہند و سندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات کے دو سو اڑسٹھ علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت نے تم پر اور جو تمھارے ان کفریات پر مطلع ہو کر تمھارے کافر مرتد ہونے میں شک رکھیں ان سب پر کفر و ارتداد کا فتوٰی صادر فرمایا دیکھو حسام الحرمین شریف والصوارم الہندیہ۔ دیو کے بندو یا عقیدہ دل کے گندو اپنی چند و اصندل یا گیا چادر یا عرس کو متعین حرام کرانے کا کیا حق ہے پہلے اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان تو بنو مسلمانی کے سایہ میں تو آؤ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دو اپنے اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے

دیوبندیت و وہابیت کے کالے ٹیکے تو مٹاؤ اسکے بعد پھر جس مسئلہ پر تمہاری خواہش ہو گی سنیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ و بعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری دہن دوزی و سرکوبی کے لیے آمادہ و طیار ہے والحمد للہ العزیز الغفار والصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ المالک المختار المطلع علی الغیوب والاسرار وآلہ واصحابہ الاخیار وابنہ الغوث الاعظم واولیاء امتہ الاطہار وعلینا وعلی سائر امتہ الی یوم القرار امین واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ بنعم دوامہ رقمہ وصححہ بقلمہ کلب من کلاب الحضرۃ النبویۃ عبد من عباد الحضرۃ القادریۃ احد فقراء الاستانۃ الرضویۃ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد المدعو بحشمت علیخان القادری الرضوی المکنوی عفرلہ مولاہ بوسیط حبیبہ واہلہ پیلی بھیتی القوی بحرمۃ النبی والولی علی جلالہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

فتویٰ علمائے بریلی شریف

مہر

الجواب سبحنہ و نصلی علی رسولہ الکریم صندل پڑھانے کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں لاسکتا قائل جواز متمسک بالاصل ہو کہ اصل اباحت ہے اثبات ممانعت ذمہ مانع ہے خالی دعویٰ کب قابل قبول اہل خرد ہوئے صندل چڑھانا نہ حرام نہ مکروہ جو اسے حرام بتاتا ہو مکروہ کہتا ہے۔ دلیل پیش کرے ہرگز کوئی آیت کوئی حدیث اس کی حرمت میں پیش نہیں کی جا سکتی یونہی دعویٰ کراہت باطل کہ بتصریح علمائے اسکے لیے بھی دلیل خاص درکار لابد لہا من دلیل خاص جو منع کرتا ہے اگر اپنے گھر سے منع کرتا ہے مردود علیہ ہے اور اگر شریعت سے منع کرتا ہے مفتری ہے بتائے کہاں قرآن و حدیث نے اس کی ممانعت فرمائی کس عالم معتمد نے کس دلیل سے اسے منع فرمایا تو اُسے حرام و مکروہ بتانا نئی شریعت گڑھنا شریعت طاہرہ پر افترا کرنا اور بے علم غلط و باطل فتویٰ دینا ہے جس کی نسبت حدیث میں فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السموات والارض جو بے علم فتویٰ دے ملعون ملائکہ زمین و آسمان ٹھہرے تو اُس کا کیا پوچھنا جو غلط و

باطل فتویٰ دے اور پھر اُس کا کیا پوچھنا جو زبردستی مسلمانوں کو بدعتی و مشرک بتائے۔

واللہ تعالےٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا القادری البرکاتی النوری عفی عنہ مہر

صندل چڑھانے کی حرمت کسی سے ثابت نہیں فقط واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب عبد العزیز غفرلہٗ مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی

صح الجواب محمد ابراہیم غفرلہٗ سمتی پوری لقد اصاب من اجاب سردار علی غفرلہ۔

صح الجواب محمد حسنین رضا قادری نوری رضوی غفرلہ لقد اصاب من اجاب فقیر تقدس علی رضوی دار العلوم منظر اسلام بریلی ذالک کذالک ابرار حسن صدیقی ذالک کذالک وانی مصدق لذالک فقیر محمد سردار احمد غفرلہٗ اللہ احد لاریب فیہ واللہ تعالےٰ اعلم۔

فقیر محمد عبد الولی حسنی رحمانی لکھنوی عفا عنہ

تصدیقات رنگون

حضرت سیدی و استاذی شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل حق و صواب ہے اُس کا منکر وہابی دیوبندی مستحق عذاب ہے میرا کیا منہ کہ حضرت قبلہ کے فتویٰ مبارک پر تصدیق و تقریظ لکھوں البتہ راندیری صندل نامہ کا رد لکھ دینا اور ضمناً فتویٰ مبارکہ کے مضامین کیطرف اشارہ کرنا مناسب فاقول و التوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

نظم:۔ دوزخی ہو گئے تم کفر ہے بانا صندل

سنیو شوکت و عظمت سے اُٹھانا صندل
باوضو تربت اقدس پہ لگانا صندل

ہے قرآن اور حدیثوں سے یہ بیشک ثابت
مستحب قبر ولی پر ہے چڑھانا صندل

حکم تعظیم شعائر کا خدا نے ہے دیا
ہم نے اِس واسطے مندوب ہے مانا صندل

جو مسلمانوں کو محبوب ہے رب کو ہے پسند
مستحب اسلیے ہے گشت لگانا صندل

دیکھ کر ساتھ ہوں شامل ہوں عبادت میں لوگ
اسلیے جائز و بہتر ہے پھیرانا صندل

منع فرمایا صحابہ نہ اماموں نے کہیں
کس لیے پھر ہوا ممنوع چڑھانا صندل

منع آیا نہ شریعت و طریقت میں کہیں
نہ حقیقت میں ہے ممنوع لگانا صندل

نقشبندی ہو کہ چشتی ہو سہروردی ہو
کوئی کہتا نہیں ممنوع اُٹھانا صندل

حنفی شافعی و مالک و احمد حنبل
کس کے مذہب میں ہے ممنوع لگانا صندل

غوث اعظم نے اسے منع کہاں فرمایا
قادریوں کی سعادت ہے یہ لانا صندل

دیو کے بندے اسے دیکھ کے جل مرتے ہیں
اسلیے افضل و بہتر ہے اٹھانا صندل

مستحب جانتے ہیں ربؐ و نبی کے بندے
دیو کے بندوں نے بس شرک ہی جانا صندل

اولیا سے جسے نسبت ہو تبرک ہے وہ شے
اے مسلماں تو تبرک بھی بنانا صندل

اولیا کے لیے جائز ہے شریعت میں نیاز
ہے حلال اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

دیو کے بندو ذرا پہلے مسلمان بنو
لاؤ ایماں تو پھر ہم کو ستانا صندل

پھر بھی عرس کو جائز نہیں کافر بنے تم
دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

حکم طیب یہ شریعت کا سنا دو سب کو
جائز و افضل و بہتر ہے سجانا صندل

اطلاع

رانڈیر وڈابھیل کے تمام وہابیوں دیوبندیوں بالخصوص ابراہیم رانڈیری و احمد اللہ رانڈیری و عبدالرحیم رانڈیری و عزیز گل کابلی و محمدی حسین شاہجہاں پوری و احمد بزرگ ڈابھیلی و انورشاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ اگر تم کو اس صندل نامہ میں کچھ شک و شبہ ہو تو اپنے طاغوت اکبر تھانوی کو مرد بناؤ۔ اسکے

پاؤں کی مہندی چھڑاؤ۔ اُس کو گھر سے نکال کر میدان میں لاؤ۔ شیرانِ بیشۂ سنیت کے مقابلہ میں کفارِ دیوبندیہ و مرتدین وہابیہ کے کفر و ارتداد پر تھانوی سے مناظرہ کراؤ اور اگر اسکی ہمت تم کو نہ ہو اور ہم کے دیتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہ ہوگی تو پھر تمھیں مرد کے بچے بن کر آگے آؤ۔ اور سب سے پہلے اپنے بڑوں کے سر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ ہٹاؤ۔ اپنی اور اُن پیشانیوں سے کفریات کے کالے ناپاک ٹیکے مٹاؤ۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دلواؤ۔ وہ اکیس مطالبات قاہرہ جو مناظرہ راندیر میں گجرات کے سب دیوبندیوں پر حجارۃ من سجیل منضود کی طرح نازل ہوئے اور رسالہ مبارکہ راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب میں چھپ کر شائع ہوئے کم از کم انھیں کے جواب لاؤ ورنہ مسلمانی کے سایہ میں آجاؤ۔ اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان بن کر پھر صندل نامہ سناؤ۔ یا جھوٹے ناپاک درس توحید کے گیت گاؤ۔ یا تحفۂ عرس کے نام سے اپنی دو دو ورقیاں چھ ورقیاں بازاروں میں گشت کراؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمھارے تسکین بالغ کر دینے کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ایک کفش بردار آمادہ و طیار ہے والحمد للہ الواحد القہار۔

فقیر محمد طیب قادری برکاتی نوری دانا پوری غفرلہ ذنبہ المعنوی و الصوری

سیکریٹری انجمن نوجوانانِ اہل سنت برما رنگون

فتوائے علمائے بنگال

بلا شک و شبہ مزارات طیبۂ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اُن کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لیے اُس طریقہ سے جو فتوائے پیلی بھیت میں مذکور ہوا یقیناً جائز و مستحسن و مستحب و روا ہے اسکو ناجائز و حرام کہنا شریعت مطہرہ پر کھلا افترا ہے جو وہابی دیوبندی بغیر کسی دلیل شرعی کے محض اپنے جی سے اسکو حرام ٹھہرائے وہ پکا بیدین اور بلوا بیچا ہے۔ آپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کرنے سے اپنے گھر کے اندر دبکنا اور اس

قسم کے مسائل فرعیہ پر بکنا دیوبندی بیحیائی کا عجیب مظاہرہ ہے علمائے اہلسنت نے اپنے فتاوی مبارکہ میں ان تمام باتوں کا آفتاب سے زائد روشن ثبوت دیا ہے۔ لہذا کچھ اور لکھنا بے ضرورت سمجھ کر صرف انھیں فتاوی مبارکہ کی تصدیق پر اکتفا ہے۔
واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فقیر محمد نور احمد قادری اسلام آبادی

الجواب صحیح
فقیر عبدالرحمن بنگالی اسلام آبوی
ساکن جھورہ

الجواب صحیح وخلافہ قبیح
کتبہ احقر الناس محمد عزیز الحق عفی عنہ
خادم مدرسہ امداد العلوم میکھل تھریانہ الہزاری
چاٹگام

الجواب:۔ اولیائے کرام کے مقبروں پر صندل چڑھانا پھول چڑھانا لوبان کا جسلانا بلاشک جائز ہے کیونکہ نص صریح اس کی ممانعت پر دال نہیں ہے اور اصل اشیاء کا مباح ہے۔ فقط
احقر العباد نذیر احمد نظام پوری اسلام آبادی

تتمہ

قطعہ تاریخ از حضرت وصاف الحبیب فاضل نوجوان واعظ خوش بیان جناب مولانا حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی زید مجدہم العالی فی الحال ساکن گونڈل (کاٹھیاواڑ)

قبر کا مل پہ لو از صندل
عزّ و توقیر ہے راز صندل

نفع زائر کے لئے ہم نے کیا
عطر و خوشبو سے گذا صندل

منع کیوں کرتا ہے اس کو نجدی
اصل اباحت میں مجاز صندل

شوخ نجدی کو سنا دو خنجر
دیکھ ظاہر ہے جواز صندل

۱۳ھ

نظم مقید بیک قافیہ

منجانب انجمن امداد الاسلام شہر بھڑوچ

اہلسنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

مومنو قبر پہ اچھا ہے چڑھانا صندل — اور حدیثوں میں بھی جائز ہی چڑھانا صندل
نیک بختوں سے محبت کی نشانی یہ ہے — شوق سے قبر پہ جا جا کے چڑھانا صندل
وہ کیے جاتے ہیں مولا کے محبوں میں شمار — جو سمجھتے ہیں کہ اچھا ہے چڑھانا صندل
جو کوئی چاہے کہ بگڑی مری بن جائے ابھی — اُسکو لازم ہے یہ تربت پہ چڑھانا صندل
تم جو چاہو کہ ہر ایک کام تمہارے بنجائیں — چاہیے روضۂ حضرت پہ چڑھانا صندل
آج کل دیو کے بندوں نے یونہیں لکھا ہے — مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل
جب ولیوں کو سمجھتے ہیں یہ مردہ بالکل — اسلیے شرک بتاتے ہیں چڑھانا صندل
اولیاء سے ہے انہیں سخت عداوت ایسی — کہتے ہیں شرک ہے بدعت ہے چڑھانا صندل
کونسی آیت قرآں سے ہے مانع اِس سے — منع کب ہے یہ حدیثوں میں چڑھانا صندل
یا صحابہ میں کسی نے بھی کہا اِس کو حرام — کس بنا پر نہیں جائز ہے چڑھانا صندل
کوئی بتلائے تو حدیثوں میں کہاں لکھا ہے — کہ یہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
چار ائمہ میں کسی نے نہ بتایا ایسا — شرک ہے قبر پہ گھس گھس کے چڑھانا صندل
نہ بتایا قادری چشتی نے سہروردی نے — نقشبندی نے کہا ہو نہ چڑھانا صندل
جسکے ناپاک دھرم میں ہے گوتا بھی حلال — اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
کونسے مذہب میں ہے یہ کہ خدا جھوٹا ہے — اُسکو دشوار گزرتا ہے چڑھانا صندل
کہتے ہیں ظالم نبی کو جو بھلا ہم جیسا — اُن خبیثوں میں بُرا ہے یہ چڑھانا صندل

جن کی فاسد ہوں نمازیں بخیالِ حضرت — اُن خبیثوں کو روا کیوں ہو چڑھانا صندل
علم شیطان کا بڑھ کر جو نبی سے مانے — اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
یہ عقیدہ رہے مسلم کا یہی ہو پہچان — قبر پر سمجھے کہ اچھا ہے چڑھانا صندل
اپنی رحمت کا الٰہی انہیں دے یہ صدقہ — اچھا سمجھیں یہ مسلمان چڑھانا صندل
دیوبند کے بندوں کو معلوم ہو کیا اس کا مزا — اہل سنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

تو تو ہر وقت یہ کرتا رہے اے "عبد رحیم"
پڑھنا صلوات و سلام اور چڑھانا صندل

نوٹ

جن صاحبوں کو کسی طرح کا شک و شبہ ہو اگر جو لوگ صندل چڑھانے کو حرام کہتے ہیں اُن لوگوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ وہ مرد ہو کر میدان میں آئیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف و صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور آئمہ رحمۃ اللہ علیہم کے قول سے ثابت کر دیں کہ قبروں پر صندل لگانا حرام ہے تو ہماری طرف سے انعام پانچ آنہ اور پانچ پائی نقد لیجائیں۔

المشتہر

انجمن امداد الاسلام کے ممبران پتھروا و نقدا والی بلڈنگ قطب پور بازار

بھڑوچ

نعیمی کتب خانہ

نعیمی کتب خانہ

۵ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اُردو بازار، لاہور۔
فون: 042-37248927